حقایق مصحف فاطمہ

علیہا السلام

تألیف:
کرار حسین اظہری مبارکپوری

حقائق

مصحف فاطمه علیها السلام

تالیف

کرّار حسین اظہری مبارکپوری نزیل حوزۂ علمیہ قم مقدسہ ایران

مؤسسۃ الامام المنتظر
خیابان چهارمردان - کوچه ۱۷ مقابل مسجد گذر قلعه ایران - قم
فون:۰۰۹۸-۲۵۱-۷۷۷۲۶۷۸ موبائل:۰۹۱۲۱۱۲۰۹۳۵
تلفن : ۷۷۳۶۷۶۰ فاکس : ۷۷۴۵۶۴۰

شناسنامه

نام کتاب:............حقائق مصحف فاطمہ علیہا السلام

مؤلف:............کرار حسین اظہری مبارکپوری نزیل حوزۂ علمیہ قم مقدسہ ایران

اصلاح ونظر ثانی:....صدر العلماء حجۃ الاسلام الحاج علامہ مسرور حسن صاحب قبلہ مجیدی مبارکپوری واعظاتی

ناشر:............مؤسسہ امام المنتظر (عج) قم مقدسہ ایران

تعداد:............ایک ہزار

کمپوزنگ:............محمد رضا اظہری (فرزند مؤلف ودیگر افراد خانوادہ)

مطبع:............وفا - جزایری

طبع اوّل:............۱۳۸۶ھ ش، ۱۴۲۷ھ

شابک:............۹۶۴-۷۴۰۸-۸۰-۳

قیمت: ۲۷۰۰ تومان

مؤلف سے خط وکتابت کا پتہ

اظہری کتب خانہ محلہ شاہ محمد پور مبارک پور

کرار حسین اظہری ابن جناب حزل حسین صاحب جنرل مرچنٹ مبارک پور ضلع اعظم گڈھ (یوپی) ہندوستان، پن کوڈ 276404 فون: 0091.5462.329259

ایران قم۔ میدان سعیدی انتہائے کوچۂ رزّاقی (9) پلاک 146۔ فون وفیکس نمبر: 0098.251.6610614 (اظہری فون: 6629643)

ناشر سے خط وکتابت کا پتہ

ایران: قم۔ خیابان انقلاب کوچہ نمبر (17) روبروئے مسجد گذر قلعہ مؤسسہ امام المنتظر (عج) فون نمبر 7736760

پاکستان: لاہور ماڈل ٹاؤن ایچ بلاک حوزۂ علمیہ جامعۃ المنتظر موبائل: 3004132218

اهداء

حضرت صدیقۂ طاہرہ، جناب فاطمہ زہرا سَلامُ اللهِ عَلَيهَا جن کے نام نامی

سے یہ ''مصحف مقدس'' منسوب ہے.........................اوران کے دوفرزند

مداردہر، ولی عصر، منجی بشر، وارثِ قرآن، صاحبُ الزمان حضرت بقیۃ اللہ

عَجَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَرَجَهُ الشَّرِيف جواس ''مصحف'' کے محافظ ہیں............

نیز ان کے نائب برحق، بانی انقلابِ اسلامی ایران، روح اللہ

امام خمینی رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو، جواِس ''مصحف مقدس'' پر مفتخر تھے اپنی

یہ حقیر کاوش، نذر کرتا ہوں۔ ''گر قبول افتد زہے عز و شرف''
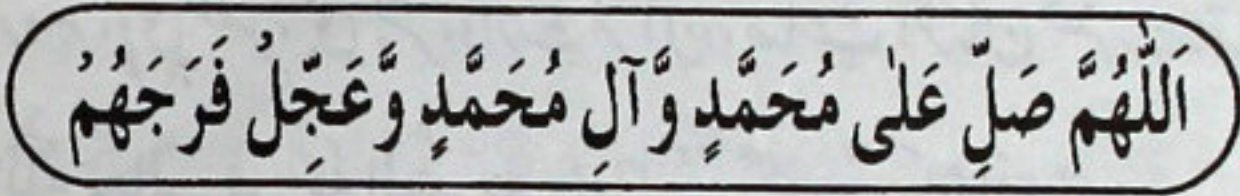
کرار حسین اظہری مبارک پوری

عکس مؤلف، ولادت: ۲۱؍محرم ۱۳۸۵ھ ق

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ

حقائق مصحف فاطمہ علیہا السلام

NAME:..نام:

FATHER'S NAME:...نام والد:

DATE:..تاریخ:

TEL:...فون نمبر:

ADDRESS:...پتہ:

....

....

....

﴿قَالَ النَّبیَّ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلّم﴾

نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا وَ بَلَّغَهَا مَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا : خدا خوش کرے اس بندہ کو جو میری باتوں (حدیثوں) کو سنے (لکھے) اور جس نے نہیں سنا ہے اس تک پہنچائے. (رسالہ پیامبر امیؑ: شہید مطہریؒ، ص ۶۴، بحوالہ کافی: ۱/۴۰۳)

﴿دعائے سلامتئ امام زمان علیہ السلام﴾

محدث قمیؒ نے تیئیسویں (۲۳) شب قدر کے اعمال میں تحریر فرمایا ہے: اِس شب بلکہ ہروقت امام زمانہ حضرت حجت (عَجَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَرَجَهُ الشَّرِيْف) کی سلامتی کے لئے اس دعا کی تکرار کرتا رہے: اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهِ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِیْ كُلِّ سَاعَةٍ وَّلِيًّا وَّحَافِظًا وَّ قَائِدًا وَّ نَاصِرًا وَّ دَلِيْلًا وَّعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلًا. (مفاتیح الجنان: محدث قمیؒ، باب ۲، فصل ۳، ص ۲۱۷، ۲۲۶ نمبر ۴)

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ﴾

مومنین کرام ہر شب و روز کم سے کم ایک مرتبہ ضرور یہ دعا پڑھیں

۵ ذیقعدہ ۱۴۲۷
تاریخ ۶ - آذر ۱۳۸۵
شماره ۶۸۰۶۴-۱۲-۱۲ الف

باسمه تعالی
مرکز جهانی علوم اسلامی
مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی (حجتیه)
پیوست ...

﴿اللهم صل علی محمد و آل محمد﴾

با احترام. بدینوسیله از طرف مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی مجوز داده می شود که طلبه محترم جناب آقای کرار حسین اظهری پایان‌نامه خویش را با عنوان «حقایق مصحف حضرت فاطمه(س)» به زبان اردو در داخل کشور جمهوری اسلامی ایران و یا خارج از کشور به چاپ برساند.

به امید توفیقات بیشتر
مصطفی محامی
مدیر مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی

آدرس: قم - خیابان حجتیه - مدرسه مبارکه حجتیه - تلفن: ۷۷۴۲۰۸۶ - فکس: ۷۷۴۶۸۵۵
IRAN - QOM - Tel: 7742086 - Fax: 7746855

.... اجازت اشاعت ....

احترام کے ساتھ "مدرسہ عالی فقہ ومعارف اسلامی" (سابق مدرسہ حجتیہ) کی جانب سے محترم طالب علم جناب کرار حسین اظہری کو یہ اجازت دی جارہی ہے کہ وہ "حقائق مصحف فاطمہ علیہا السلام" نام کے اپنے "پایان نامہ" (تھیسز) کو اردو زبان میں جمہوری اسلامی ایران کے اندر اور بیرونی ممالک میں نشر کریں، روز بروز ان کی توفیقات میں اضافہ ہو۔

(حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے) مصطفیٰ محامی (دام ظلہ العالی)

مدیر مدرسہ عالی فقہ ومعارف اسلامی۔ (۲۷ نومبر ۲۰۰۶ء ۵ ذیقعدہ ۱۴۲۷ھ ق)

عرض ناشر

مؤسسہ امام المنتظر (عج) نے معارف الٰہی سے فیضیاب ہونے والے مومنین کے لئے علمی اور تحقیقی موضوعات پر مشتمل کتب کی نشر واشاعت کی سعادت حاصل کی ہے۔

ان میں سے ایک موجودہ کتاب ''حقائق مصحف فاطمہ سلام اللہ علیہا'' ہے یہ اردو معاشرہ میں اپنی نوعیت میں ایک منفرد کتاب ہے جو شائع ہو رہی ہے اس میں تمام بحثوں کو مختلف ابواب میں ہر پہلو سے تحقیق کر کے علماء اور مؤلفین کے نظریات کو پیش کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں جو بعض اعتراضات کئے گئے ہیں ادلہ کے ساتھ ان کے محکم جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔

مصحف فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام:

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا:

''نَحنُ حُجَجُ اللهِ عَلَی البَرَایَا وَ جَدَّتُنا فَاطِمَةُ سَلامُ اللهِ عَلَيهَا حُجَّةٌ عَلَينا۔''

''ہم لوگوں پر خدا کی حجت ہیں اور ہماری جدہ حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام ہم پر حجت ہیں۔''

معصوم علیہ السلام کے اس فرمان کی روشنی میں جو بات واضح اور آشکار ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا ''علم'' ہماری ''جدہ ماجدہ'' کی جانب سے ہے۔

مصحف فاطمہ علیہا السلام پر ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی خاص توجہ تھی اور اس مضمون پر یہ جملہ ملتا ہے: ''مصحف ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔''

کتاب مصحف کا شمار، ودائع (وتبرکاتِ) امامت میں ہے جو وراثت کے طور پر ائمہ علیہم السلام کو ملی ہے جو اِس وقت امام عصر حضرت حجۃ بن حسن عسکری علیہما السلام کے پاس موجود و محفوظ ہے۔

مصحف اور مکتب تشیع:

’’مصحف‘‘ مکتب تشیع پر تہمت نہیں بلکہ ایک فخریہ اعزاز ہے جسے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصیت نامہ میں ذکر فرمایا ہے: ’’ہمیں فخر ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام جس کے مطالب ومندرجات حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو الہام کیے گئے یہ کتاب ہماری ہے۔‘‘

حقیقت مصحف:

مصحف ایک واضح اور آشکار حقیقت ہے جس کے مطالب، قرآن مجید میں نہیں ہیں اس کا حجم، قرآن مجید کے تین (۳) برابر ہے، پیغمبر اسلامؐ کی وفات کے بعد ملائکہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی تسلی ودلاسہ کے لئے روزانہ آتے، آپ کے غم کو ہلکا کرتے اور گفتگو میں قیامت تک زمین پر ہونے والے چھوٹے بڑے واقعات کو بیان کرتے تھے اسی وقت حضرت علیؑ اپنے قلم مبارک سے ان مطالب کو تحریر فرمالیتے تھے خلاصہ یہ کہ ’’مصحف‘‘ کے تمام مطالب ومضامین صرف تاریخی حوادث اور ملاحم وفتن پر مشتمل ہیں.

آخر میں مؤسسہ امام المنتظر (عج) اس تحقیقی مجموعہ کے مؤلف حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ کرار حسین اظہری (مبارک پوری اعظمی ہندی نزیل قم مقدسہ) دامت توفیقاتہ کا شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے بہت زیادہ زحمت اور کوششوں کے نتیجہ میں اسے تکمیل کے مرحلہ تک پہنچایا ہماری دعا ہے کہ خداوند متعال ان کی توفیقات خیر میں مزید اضافہ کرے. (آمین)

مؤسسہ امام المنتظر (عج) قم مقدسہ ایران

مورخہ ۱۱/ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۲۷ھ قمری، ۱۳۸۵/۹/۱۲ھ شمسی

روز ولادت باسعادت حضرت امام علی رضاؑ

فہرست عناوین

باب اوّل

تعریف مصحف

میں زیادہ چھان بین کی ضرورت نہیں پھر بھی مزید اطمینان ویقین کے لئے دونوں گروہ کے اقوال کوذیل میں نقل کیا جارہا ہے:

عدم تحریف قرآن کے سلسلے میں اقوال علمائے اہل سنت:

(۱) عبدالرحمن جزیری نے کتاب ''الفقه علیٰ المذاهب الاربعة'' میں کہا: جو روایات بتاتی ہیں کہ قرآن کے بعض حصے، قرآن میں داخل نہیں یا اس کا کچھ حصہ حذف ہوگیا ہے تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسی روایات کو جھٹلائیں اور ان کو بیان کرنے والے راویوں کے لئے بددعا کریں کہ ان کا ٹھکانا برا ہو.[۱۷]

(۲) زرکشی نے کتاب برہان میں آیہ ''اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ [۱۸] وَ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهُ وَ قُرْآنَهُ [۱۹]: بیشک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی تو اس کے نگہبان بھی ہیں. اس کا جمع کردینا اور پڑھوا دینا تو یقینی ہمارے ذمہ ہے.'' کے بعد کہا: امت کا اجماع ہے کہ اس سے مراد قرآن مجید کا محفوظ ہونا ہے تاکہ مکلفین اس پر عمل کرسکیں نیز اسی طرح قرآن مجید، وجوہ غلط وتخلیط سے محفوظ ہے.[۲۰]

(۳) قاضی نے کہا: اخبار آحاد کو دیکھ کر یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ عبداللہ، ابی بن کعب، زید، عثمان، علیؑ یا ان کی کسی اولاد یا ان کے خاندان کی طرف یہ نسبت دیں کہ وہ خدا کی کتاب کی کسی آیت یا کسی حرف کا انکار کرتے ہیں یا بدلتے

ہیں یا جو قرائت رائج ہے اس کے خلاف پڑھتے ہیں یہ بات بہت نامناسب ہے سننے کے قابل نہیں بلکہ ہمارے زمانہ میں ادنیٰ مومنین کے بارے میں ایسی نسبت دینا مناسب نہیں ہے.... [۲۱]

(۴) ابوالحسن علی بن اسماعیل اشعری کہتے ہیں:... قطعاً قرآن مجید میں کچھ اضافہ نہیں ہوا ہے اور قاعدۃً ایسی چیز ممکن ہی نہیں. [۲۲]

یہ وہ حقائق ہیں جنھیں علمائے اہل سنت نے قبول کیا ہے ان کے علاوہ خود اہل سنت میں کچھ ایسے علماء بھی موجود ہیں جو صرف اس بات کے قائل نہیں کہ قرآن مجید میں تحریف نہیں ہوئی بلکہ وہ اس سے بھی بڑھ کر کہتے ہیں: ''شیعہ بھی تحریف کے قائل نہیں ہیں.'' ذیل میں ان کے کلمات اور نظریات کو نقل کیا جا رہا ہے: [۲۳]

(۵) رحمت اللہ ہندی اپنی کتاب اظہار الحق میں لکھتے ہیں:

بارہ اماموں کے ماننے والے اکثر شیعہ علماء کے نزدیک قرآن مجید ہر طرح کی تحریف اور تبدیلی سے محفوظ ہے ان کے بعض علماء (اخباری) جو کہتے ہیں کہ ''قرآن میں کمی واقع ہوئی ہے'' شیعوں کے نزدیک یہ نظریہ غلط ہے وہ ایسے علماء کی باتیں قبول نہیں کرتے ہیں.... [۲۴]

(۶) ہم عصر استاد ڈاکٹر محمد عبداللہ درّاز بھی قائل ہیں کہ شیعہ، تحریف کو قبول نہیں کرتے وہ کہتے ہیں: صرف موجودہ قرآن، جہان اسلام میں وہ منفرد کتاب ہے جو تیرہ سو سال کی طولانی مدت میں رائج رہی ہے شیعوں کے درمیان بھی یہی

رواج رہا ہے.... [۲۵]

(۷) شیخ محمد محمد مدنی الازہر یونیورسٹی کے شعبہ دینیات کے استاد کہتے ہیں:

ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں ایسے شخص سے جو یہ کہے: ''شیعوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن ناقص ہے.'' ان کی کتابوں میں صرف کچھ روایات اس طرح کی ملتی ہیں مگر ویسی ہی روایات ہماری کتابوں میں بھی موجود ہیں فریقین کے محققین ان ساری روایات کو ضعیف جانتے ہیں انھوں نے ایسی روایات کے باطل وغلط ہونے کو واضع طور پر بیان کیا ہے...جو شخص چاہے وہ سیوطی کی لکھی ہوئی کتاب ''الاتقان'' اور اسی جیسی دوسری کتابوں کا مطالعہ کر کے یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ ہم ایسی روایات کو قبول نہیں کرتے ہیں. [۲۶]

مصر کے ایک شخص ''ابن الخطیب محمد محمد عبداللطیف'' نے ''الفرقان'' نام کی ایک کتاب لکھی اس میں اس طرح کی جھوٹی، جعلی اور متروک روایات کو بھر دیا ان تمام روایات کو خود اہل سنت کی کتابوں سے نقل کیا ہے تو کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اہل سنت، قرآن مجید کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں؟ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن میں کمی واقع ہوئی ہے اس کی دلیل فلاں روایت ہے جسے فلاں راوی نے بیان کیا ہے یا فلاں کتاب میں اسے لکھا ہے؟

شیعوں کا بالکل یہی نظریہ ہے اس طرح کی کچھ روایات ان کی کتابوں میں ہیں ویسی ہی روایات ہماری کتابوں بھی موجود ہیں. [۲۷]

(۸) فاضل معاصر ڈاکٹر محمد تیجانی سماوی کہتے ہیں: اگر آپ مشرق سے مغرب تک اور پھر شمال سے جنوب تک پوری دنیا میں تمام اسلامی ممالک کی سیر کریں تو بغیر کسی کمی و زیادتی کے یہی قرآن ہر جگہ ملے گا اور تحریف قرآن کے سلسلہ میں شیعوں کو جو غلط نسبت دی جاتی ہے وہ صرف ان کی عیب جوئی اور بدنامی کے لئے ہے کیوں کہ شیعوں کے عقائد میں کہیں بھی اس کا کوئی اثر تک نہیں ہے... واقعاً اگر شیعوں کے پاس کوئی دوسرا قرآن ہوتا تو لوگوں کو ضرور اس کی خبر ہو جاتی۔

میں کبھی بھی اس عظیم واقعہ کو فراموش نہیں کر سکتا جب میں پہلی مرتبہ شیعوں کے علاقے میں سیر کرتے ہوئے پہنچا میرے ذہن میں اس طرح کی شیعوں کے خلاف اچھلی اور اڑائی ہوئی باتیں تھیں لہٰذا جب بھی میری نظر کسی بڑی و ضخیم [۲۸] کتاب پر پڑتی میں غوراً اسے لے کر ورق پلٹنے لگتا تھا کہ شاید وہ خیالی قرآن پا جاؤں مگر بہت جلد یہ خیال خام ختم ہو گیا اور مجھے پتہ چل گیا کہ یہ بھی شیعوں کے خلاف ایک جھوٹ اور سراسر تہمت ہے تا کہ [نادان] لوگ شیعوں سے بدگمان و بدظن ہو جائیں۔

ابھی ایسے بہت سے افراد موجود ہیں جو کتاب "فصل الخطاب" کو شیعوں کے خلاف بھڑکانے کا بہانہ بنا کر بے انصافی کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ سارے شیعہ تحریف کے قائل ہیں حالانکہ ایسی بہت سی کتابیں لکھی جاتی ہیں جن میں صرف کتاب لکھنے والے کی اپنی ذاتی رائے ہوتی ہے... [اگر ایسی کتابوں کی وجہ سے شیعہ کا تحریف کا قائل ہونا ثابت ہو جائے تو] اہل سنت والجماعت،

شیعوں سے زیادہ تہمت وملامت کے حقدار ہوں گے۔[۲۹]

عدم تحریف قرآن کے سلسلے میں اقوال علمائے شیعہ:

شیعہ بھی تمام مسلمانوں کی طرح موجودہ قرآن کوایک آسمانی کتاب جانتے ہیں چوں کہ شیعہ، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعی پیرو ہیں اور بزرگان شیعہ نے اب تک قرآن مجید کی مختصر، متوسط اور ضخیم تقریباً دو ہزار[۳۰] تفسیریں حضرات معصومین علیہم السلام کے نورانی اقوال کی روشنی میں لکھی ہیں اور وہ اپنی نمازوں میں جو خداوند عالم کی سب سے بڑی عبادت اور ستون دین ہے اسی قرآن کے سوروں کی تلاوت کرتے ہیں اور اپنی مجلسوں و محفلوں اور دوسرے پروگراموں میں اسی کتاب خدا کی تلاوت کرتے ہیں اور نورانیت بخشتے ہیں محکم طور پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ موجودہ قرآن جو اس وقت دنیا کے تمام مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے یہ وہی ہے جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا نہ کم ہے نہ زیادہ یعنی قطعاً اس میں تحریف نہیں ہوئی ہے اس سلسلہ میں شیعہ بزرگ علماء کے اقوال نقل کئے جارہے ہیں محقق معاصر حضرت آیت اللہ محمد ہادی معرفت دام ظلہ العالی اپنی گرانقدر کتاب ''مصونیت قرآن از تحریف''میں لکھتے ہیں:

(۱) شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنے رسالۂ اعتقادات میں تحریر فرماتے ہیں:

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند عالم نے اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو قرآن نازل فرمایا وہ یہی ہے جو مجلد اور تمام لوگوں کے اختیار میں ہے اور قطعاً اس سے زیادہ نہ تھا اور قول مشہور کی بنا پر اس میں کل ایک سو چودہ (۱۱۴) سورے ہیں اور اگر کوئی شخص ہم شیعوں کی طرف نسبت دیتے ہوئے یہ کہے کہ "قرآن اس سے زیادہ تھا" تو وہ مسلم طور پر جھوٹا ہے. [۳۱]

(۲) شیخ مفید علیہ الرحمہ اوائل المقالات میں فرماتے ہیں:

بزرگ شیعوں کی ایک جماعت نے کہا ہے: "قرآن مجید کا ایک سورہ، ایک آیت یہاں تک کہ ایک لفظ بھی کم نہیں ہوا ہے" خود میرا بھی بالکل یہی عقیدہ ہے اس بات کا احتمال دینا کہ قرآن میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے اس کا باطل ہونا قطعی و مسلم ہے... [۳۲]

جس رسالہ میں آپ نے مسائل کے جواب دیئے ہیں اس میں فرمایا: اگر کوئی شخص اعتراض کرتے ہوئے یہ کہے: آپ حضرات کیسے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرآن میں کوئی کمی و زیادتی نہیں ہوئی ہے جب کہ (روایات کی روشنی میں) اماموں نے بعض آیات کی قرائت، موجودہ قرآن کے خلاف کی ہے منجملہ:

آیت (۱) "کُنتُم خَیرَ اُمَّةٍ اُخرِجَتْ لِلنَّاسِ" کو "کُنتُم خَیرَ اَئِمَّةٍ"

آیت (۲) "وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَاکُم اُمَّةً وَّسَطاً" کو "اَئِمَّةً وَّسَطاً" پڑھا ہے!

ہم جواب دیں گے: یہ سب اخبار آحاد ہیں ان کے صحیح ہونے پر ہمیں اطمینان نہیں ہے لہٰذا ان کے بارے میں سکوت اختیار کریں گے اور جو کچھ قرآن مجید میں موجود ہے اس سے عدول نہیں کریں گے.

اس کے علاوہ جواب میں یہ کہنا بھی ممکن ہے: قرآن مجید کے لئے ان موارد میں دو قرائت نازل ہوئی ہیں ایک تو وہی جو قرآن میں موجود ہے اور دوسری وہ قرائت ہے جو روایات آحاد میں وارد ہے اہل سنت بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ قرآن مختلف صورتوں میں نازل ہوا ہے.[۳۳]

(۳) محدث بزرگوار فیض کاشانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اگر یہ روایات [جن سے تحریف کا توہم ہوتا ہے] صحیح ہوں تو موجودہ قرآن پر کوئی اعتماد ہی نہیں رہ جائے گا جب کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے: وَاِنَّہٗ لَکِتَابٌ عَزِیْزٌ لَایَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَ لَا مِنْ خَلْفِہٖ: اور یہ قرآن تو یقینی ایک عالی رتبہ کتاب ہے کہ جھوٹ نہ تو اس کے آگے ہی پھٹک سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے.[۳۴]

نیز دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ: بیشک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی تو اس کے نگہبان بھی ہیں.[۳۵،۳۶]

(۴) قاضی القضاۃ محقق کرکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جن روایات میں یہ وارد ہے: "جبرئیل جو قرآن لائے تھے وہ اہل بیت یا قائم آل محمد علیہم السلام کے پاس موجود ہے." ان سے مراد یہ ہے کہ قرآن کی مکمل

حقیقی تفسیر وتاویل صرف اہل بیت علیہم السلام کے پاس ہے. [۳۷]

(۵) جمہوری اسلامی ایران کے عظیم الشان بانی اور رہبر امام خمینی علیہ الرحمہ نے تہذیب الاصول میں فرمایا:

قرآن مجید کے جمع، حفظ وضبط، قرائت وکتابت کے سلسلہ میں مسلمانوں نے جس قدر اہتمام کیا ہے اگر کوئی اس پر غور وفکر کرے تو تحریف کا جو خیال خام ہے اس کا باطل ہونا ثابت ہو جائے گا تحریف کے قائلین نے جن روایات کو اپنی دلیل قرار دیا ہے وہ اس قدر ضعیف ہیں کہ ان سے استدلال نہیں کیا جا سکتا یا وہ جعلی ہیں اور ان کے جعلی ہونے کی علامتیں ہر طرف سے آشکار ہیں یا ان کا مفہوم اس قدر اجنبی اور حقیقت سے دور ہے کہ ان پر اعتناء نہیں کیا جا سکتا اس سلسہ میں کچھ ایسی صحیح روایات بھی ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ تحریف صرف قرآن کی تفسیر وتاویل میں ہوئی ہے اس کے الفاظ اور عبارتوں میں نہیں ہوئی ہے.

ہمارے نظریہ کا خلاصہ یہ ہے کہ کتاب عزیز [قرآن مجید] بالکل وہی ہے جو تمام لوگوں کے اختیار میں اور ایک جلد کے اندر موجود ہے اس میں کسی طرح کی کمی یا زیادتی نہیں ہوئی ہے البتہ قرائتوں میں جو اختلاف ہے وہ ایک جدید مسئلہ ہے یہ قاریوں کے اپنے اپنے ذاتی اجتہاد کی بنا پر پیدا ہوا ہے اس کا وحی الٰہی (جسے روح الامین قلب سید المرسلین (ص) پر نازل کئے تھے) سے کوئی رابطہ اور واسطہ نہیں ہے. [۳۸] تحریف کا دعویٰ، محققین شیعہ وسنی کے نزدیک بالکل غلط اور ایکدم سے

بے بنیاد ہے... .[۳۹]

نظریۂ بزرگان دیگر:

دوسرے شیعہ علماء کا بھی یہی عقیدہ ہے یا خود انھیں کی تالیفات میں یہ اقوال و نظریات موجود ہیں یا دوسروں نے ان کے اقوال کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے مثلاً قول سید مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو امین الاسلام طبرسیؒ نے مجمع البیان میں نقل فرمایا ہے ...ذیل میں فہرست وار کچھ دوسرے علماء کے بھی اسمائے گرامی نقل کئے جارہے ہیں:

۶۔سید مرتضیٰ علم الہدیٰ علیہ الرحمہ (مجمع البیان:۱۵/۱،فن پنجم)

۷۔محقق اردبیلی علیہ الرحمہ (مجمع الفائدہ:۲۸۱/۲)

۸۔شیخ طوسی علیہ الرحمہ (تبیان:۳/۱)

۹۔علامہ طبرسی علیہ الرحمہ (مجمع البیان:۱۵/۱،فن پنجم)

۱۰۔علامہ حلی علیہ الرحمہ (اجوبۃ المسائل المھنائیۃ:ص ۱۲۱،مسألہ۱۳)

۱۱۔شیخ الفقہاء شیخ جعفر کاشف الغطاء علیہ الرحمہ (کتاب الصلوٰۃ من کتاب القرآن:ص ۲۹۸،۲۹۹ مبحث ۷،۸)

۱۲۔محقق شیخ محمد حسین کاشف الغطاء علیہ الرحمہ (اصل الشیعہ واصولہا:ص ۱۳۳)

۱۳۔شیخ الاسلام محمد بن حسین شیخ بہائی علیہ الرحمہ

۱۴۔ شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ

۱۵۔ محقق تبریزی علیہ الرحمہ (اوثق الوسائل فی شرح الرسائل: ص ۹۱)

۱۶۔ علامہ بلاغی علیہ الرحمہ (تفسیر آلاء الرحمن: ۱/۲۵، ۲۷، مقدمہ پنجم)

۱۷۔ محقق بغدادی سید محسن اعرجی علیہ الرحمہ (شرح الوافیہ ابواب الحج، باب حجیۃ الکتاب، نسخہ خطی)

۱۸۔ امام سید شرف الدین عاملی علیہ الرحمہ (فصول المہمہ: ۱۶۴)

۱۹۔ سید محسن امین عاملی علیہ الرحمہ (اعیان الشیعہ: ۱/۴۱)

۲۰۔ علامہ امینی علیہ الرحمہ (الغدیر: ۳/۱۰۱)

۲۱۔ علامہ طباطبائی علیہ الرحمہ (تفسیر المیزان: ۱۲/۱۰۴ تا ۱۳۳)

۲۲۔ آیت اللہ العظمیٰ خوئی علیہ الرحمہ (البیان: ص ۲۱۵ تا ۲۵۴) [۴۰]

آقائے برکات عاملی نے اپنی کتاب میں ۱۔ صدوقؒ ۲۔ مفیدؒ ۳۔ علم الہدیٰؒ ۴۔ شیخ طوسیؒ ۵۔ طبرسیؒ ۶۔ علامہ حلیؒ ۷۔ شیخ جعفر کاشف الغطاءؒ کے اقوال کو نقل کرنے کے بعد آخر میں فرمایا: جن حضرات کو اس سے زیادہ تفصیل کی ضرورت ہو وہ علامہ محقق شیخ محمد ہادی معرفت کی کتاب ''صیانۃ القرآن من التحریف'' کی طرف مراجعہ کریں انھوں نے بہت زیادہ اقوال کو نقل فرمایا ہے اور اسی طرح علامہ سید میلانی نے بھی اپنی کتاب ''التحقیق فی نفی التحریف عن القرآن الشریف'' میں علماء کے اقوال کو نقل فرمایا ہے۔ [۴۱]

باب دوم

مصحف حضرت علی علیہ السلام

باب سوم

مصاحف متعدد

روایات تحریف کے متعلق شیعوں کا عقیدہ:

مذہب شیعہ یہ اعلان کرتا ہے کہ اس کے مذہب میں ابھی تک کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی گئی ہے جس کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ یہ ہو:

''اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب صحیح ہے.''

شیعوں کا ایسا عقیدہ صرف خداوند عالم کی کتاب کے بارے میں ہے مذہب شیعہ کا دارومدار اس بات پر ہے کہ جو حدیث، خدا کی کتاب قرآن یا دلیل عقلی کے خلاف ہو اسے دیوار پر دے مارو خود شیعوں کا یہی موقف، قرآن کی تنزیہ (عدم تحریف) پر ایک عظیم دلیل ہے پس اگر کوئی روایت، قرآن و عقل کے خلاف ہو تو اس کے مطابق عمل نہیں کیا جائے گا چاہے اس کی سند، علم رجال کے اعتبار سے بالکل صحیح ہی کیوں نہ ہو بشرطیکہ وہ توجیہہ وتاویل کے قابل نہ ہو.[۴۲]

شیعوں کا یہ عقیدہ کتنا بہترین عقیدہ ہے کیوں کہ شیعوں کے نزدیک عصمت صرف چودہ معصومین علیہم السلام میں منحصر ہے ان حضرات کے علاوہ کوئی علم اور اجتہاد کے جس قدر بھی بلند درجہ پر فائز ہو اس کی رفتار و گفتار اور اس کی تحریر و تقریر میں خطاو غلطی کا امکان ہے صرف ''امکان'' ہی نہیں بلکہ غلطی ''واقع'' بھی ہوئی ہے اس سلسلہ میں بہت سے نمونے اور دلائل موجود ہیں بزرگ علماء سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں جو تاریخ کے صفحات اور ان کی کتابوں میں محفوظ ہیں جن کا انکار

نہیں کیا جا سکتا ان کے نظریات شیعوں کے عقائد حقہ کے سراسر خلاف ہیں دوسرے شیعہ علماء نے ان کو جواب دیا ہے مثلاً صاحب ''فصل الخطاب'' نے جو تحریف کا اپنا ذاتی عقیدہ اس کتاب میں ظاہر کیا شیعوں ہی کی جانب سے اس کا جواب دیا گیا اسی باب کے آخر میں اس کی تفصیل آئے گی، ان شاء اللہ.

عربی مثل ہے: لِكُلِّ عَالِمٍ هَفْوَةٌ: ہر عالم سے لغزش اور غلطی ہوتی ہے.

ایک شیعہ کا دوسرے شیعہ کو جواب دینا بھی ایک واضح دلیل ہے کہ شیعہ ہمیشہ حق وحقانیت کی حمایت کرتا ہے وہ کسی شخص یا شخصیت کی خواہ مخواہ حمایت نہیں کرتا ہے اور نہ کسی سے مرعوب ہوتا ہے اس سلسلہ میں دوسری باتیں بھی پانچویں باب میں ''علامہ مجلسیؒ کی نظر میں کتاب دلائل الامامۃ کی اہمیت'' کے عنوان سے بیان کی جائیں گی.

روایات تحریف کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ:

اہل سنت کے علماء کے درمیان یہ مشہور ہے: ''جو کچھ صحاح ستہ (حدیث کی چھ معتبر کتابوں) میں لکھا ہے وہ سب کا سب صحیح ہے.''

اہل سنت کے نزدیک قرآن مجید کے بعد صحاح ستہ میں سب سے زیادہ صحیح ومعتبر کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں لیکن ان کی دوسری کتابوں کی طرح ان دونوں کتابوں میں بھی روایات تحریف، موجود ہیں تو علمائے اہل سنت کی ان روایات

کے بارے میں کیا رائے ہے؟ کیوں کہ ان کے نزدیک صحاح کی تکذیب کرنا ممنوع ہے![۴۳]

انھوں نے بعض روایات کے سلسلہ میں کنارہ کشی اور توجیہ وتاویل کی مگر پھر بھی بعض روایات میں ان کی یہ تاویل قابل قبول نہیں ہے خصوصاً وہ روایات جن میں یہ صراحت ہے کہ قرآن کا بعض حصہ، حذف ہوگیا ہے جیسا کہ آیۂ رجم کے بارے میں عمر نے کہا یہ روایات سابقاً گزر چکی ہے ان روایات کے بارے میں اہل سنت کا یہ نظریہ ہے کہ جو آیات موجود تھیں پھر حذف ہوگئیں جیسے آیۂ رجم تو ان کی صرف تلاوت، نسخ ہوئی ہے لیکن جو لوگ نسخ تلاوت کے قائل ہیں وہ جس بات سے فرار کے لئے یہ کہہ رہے تھے اسی میں گرفتار ہو کر رہ گئے اسی لئے خود اہل سنت کے بعض علماء مثلاً جزیری اور سایس وغیرہ نے قول نسخ کا انکار کیا ہے.[۴۴]

روایات تحریف کے متعلق توجیہات:

ان توجیہات اور محامل کو فریقین کے علماء نے ذکر کیا ہے:

(۱) تفسیر پر حمل کرنا:

جو الفاظ بعض آیات میں اضافہ ہوئے ہیں وہ ان کی تفسیر کے عنوان سے ہیں چنانچہ سیوطی نے ابن مسعود سے جو روایت نقل کی ہے وہ اسی قبیل سے ہے "انَّ علیاً مولی المومنین" یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے تفسیر عیاشیؒ میں یہی کلمات

اس طرح تبدیل ہو کر وارد ہوئے ہیں: ''بولایة علی بن ابیطالب (علیهما السلام) ''[۴۵] نیز ''اسمائے رجال'' سے متعلق روایت عیاشی بھی اسی قبیل سے ہے کیونکہ اس روایت کو حمل کریں گے کہ عصر رسالت میں کچھ ایسے قرآن موجود تھے جن میں ان افراد کے نام لکھے ہوئے تھے جن کے بارے میں وہ آیتیں نازل ہوئی تھیں.[۴۶]

(۲) تحریف معنوی پر حمل کرنا:

عاشور کے دن حضرت امام حسین علیہ السلام کا خطبہ بھی اسی قبیل سے ہے.

(۳) سنت نبویہ پر حمل کرنا:

بعض نے آیہ رجم کے بارے میں کلام عمر کو سنت پر حمل کیا ہے اور کہا: اس سے مراد، قرآن نہیں ہے.[۴۷]

(۴) دعا پر حمل کرنا:

بعض نے مصحف ابی بن کعب کے بارے میں وارد شدہ روایت سیوطی کو دعا پر حمل کیا اور کہا: دو زائد سوروں سے مراد، دعا ہے.

(۵) حدیث قدسی پر حمل کرنا:

جس آیہ رجم کے بارے میں عمر نے دعویٰ کیا بعض نے اسے حدیث قدسی پر حمل کیا اور کہا: وہ قرآن سے نہیں ہے.

یہ تمام توجیہات، نامعقول ہیں لہٰذا سب سے بہتر یہ ہے کہ روایات تحریف کو

دیوار پر دے ماریں.

قرآن کریم کے بارے میں اہل بیت (علیہم السلام) کا موقف:

گزشتہ بحثوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ "مصحف فاطمہ" (علیہا السلام) جس کا ذکر شیعہ اثناعشری کی اہم کتابوں منجملہ کافی، بصائر اور بحار وغیرہ میں ہوا ہے وہ نہ تو قرآن ہے اور نہ قرآن کی جنس سے ہے یہاں پر تکمیل بحث کے لئے قرآن کریم کے بارے میں موقف اہل بیت (علیہم السلام) کو بیان کر دینا بہت مناسب ہے وہ قرآن جو تواتر کے ساتھ ہمارے ہاتھوں میں بغیر کسی کمی زیادتی اور تبدیلی کے پہنچا۔

جس قرآن کو جبرئیل علیہ السلام خداوند عالم کے حکم سے اہل بیت علیہم السلام کے جد بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے آنحضرتؐ کے اہل بیت (علیہم السلام) نے اس کے لئے بڑے اہتمام کئے ابوالائمہ حضرت علی علیہ السلام ابن ابیطالب علیہ السلام بھی قرآن مجید کے ایک بہترین کاتب تھے تواریخ واحادیث گواہ ہیں کہ حضرات معصومین علیہم السلام نے ہمیشہ اپنے ماننے اور چاہنے والوں کو قرآن مجید کی تلاوت اور اس کی تعلیم و تعلم کی تاکید کی اس کے حفظ کرنے اور پڑھنے کی تشویق کی خود وہ حضرات بھی مسلمانوں کے مجمع میں آیات وحی کی تلاوت فرماتے تھے اور متعدد موارد میں، پیچیدہ مسائل میں

اس کی آیات کریمہ سے استدلال فرماتے تھے یہاں تک کہ شہادت کے بعد بھی جب سروتن میں جدائی ہوگئی تب بھی اسی قرآن کی آیات پاک کی تلاوت کی جیسا کہ کرامات رضویہ کی جلد اول فصل ششم میں شرح شافیہ، جلاء العیون، ناسخ التواریخ اور روضۃ الاحباب کے حوالہ سے لکھا ہے:

عزیز خدا، نور دیدۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میوۂ قلب زہرا علیہا السلام حضرت سید الشہداء علیہ آلاف التحیہ والثناء کے سر مبارک نے متعدد مقامات پر اس آیت کریمہ کی تلاوت کی: وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُونَ: اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انھیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے![۴۸]

ظہور بقیۃ اللہ و تلاوت آیت کتابُ اللہ:

فریقین کی روایات میں وارد ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی آخری فرد حضرت بقیۃ اللہ، حجت خدا، منتقم خون سید الشہداء علیہ السلام ظہور کے وقت اسی قرآن کی تلاوت فرمائیں گے چنانچہ اہل سنت کے بھی ایک عالم ابن صباغ مالکی نے اپنی کتاب ''فصول المہمہ'' میں لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ہمارے قائم ظہور کے وقت خانۂ کعبہ کی دیوار پر تکیہ دے کر یہ آیت پڑھیں گے: بَقِيَّتُ اللهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ: خدا

کا بقیہ تمھارے واسطے کہیں اچھا ہے بشرطیکہ تم اس پر ایمان رکھو اور میں تو کچھ تمھارا نگہبان نہیں یعنی تم کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کرسکتا. [۴۹]

﴿شعر فارسی در منقبت حضرت مھدی علیہ السلام﴾

چه خوش است صوت قرآن ز تو دلربا شنیدن برخت نظاره کردن، سخن خدا شنیدن[۵۰]

﴿منظوم ترجمۂ اردو از مولانا مسرورؔ مجیدی﴾

تجھ دلبر، دلربا سے کتنا اچھا ہے قرآن سننا! نظارہ تیرے رخ کا، سننا کلام رب کا!

شیعوں نے اپنی تفسیروں میں قرآن کے فضائل لکھے ہیں ہمارے استاد محترم حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے حاج جعفر الہادی (خوشنویس) دام ظلہ العالی نے "**القرآن الکریم فی احادیث النبی واهل بیته الطاهرین**" نام سے ایک علیحدہ مستقل کتاب لکھی جس میں تقریباً تین سو پچاس (۳۵۰) احادیث کو اسنادو مصادر کے ساتھ جمع کیا ہے شیعہ وسنی دونوں کی جانب سے اس کتاب کا سرگرم استقبال کیا گیا یہ اہم کتاب قاہرہ اور ایران میں متعدد بار شائع ہو چکی ہے نیز فارسی اور اردو میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے:

خلاصہ:

جو قرآن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اور آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں ہاتھ ہم تک پہونچا جس کی وہ شب وروز تلاوت کرتے

ہیں شیعہ بھی تمام مسلمانوں کی طرح اس پر پورا پورا عقیدہ رکھتے ہیں اور قطعاً ان کے پاس کوئی دوسرا قرآن نہیں ہے، شیعوں کے شہروں میں قرآن کریم کا شائع ہونا مسجدوں، گھروں اور مدرسوں میں اس کا موجود ہونا اس کی واضح دلیل ہے کہ اِس وقت تقیہ کا زمانہ نہیں ہے کہ کوئی کہے: ''شیعہ تقیہ کر رہے ہیں اور ان کے پاس دوسرا قرآن ہے جسے چھپائے ہوئے ہیں. وَاللهُ عَلِيْمٌ بِمَا فِي الصُّدُور.

عصیمی کی شیعوں پر عظیم تہمت:

شیعہ بزرگ علماء کے اقوال ونظریات سابقاً تفصیل کے ساتھ بیان کیے جاچکے کہ قرآن مجید کے متعلق سب کے عقیدے اور نظریئے درست ہیں وہ قرآن کو کلام الٰہی جانتے ہیں جو جبرئیل امین کے ذریعہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوا اس کے علاوہ قطعاً کوئی دوسرا قرآن نہیں ہے کیونکہ اگر ہوتا تو یقینی طور پر کہیں نہ کہیں ہمارے مخالفین کو ضرور مل جاتا کیوں کہ جو چیز موجود ہوتی ہے غالباً وہ ظاہر بھی ہو کر رہتی ہے جب تلاش کے بعد مل جاتا تو وہ دوسروں کو دکھاتے کہ یہ شیعوں کا قرآن ہے! بہر حال شیعوں کی جانب سے اس قدر توضیحات کے بعد متعصب عصیمی نے شیعوں پر یہ تہمت لگائی ہے:

''جو قرآن تمام مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے شیعہ ان کے منکر ہیں اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ کلام الٰہی نہیں ہے!'' [۵۱]

شیعہ اور سنی میں تحریف کے دو قائل:

قرآن مجید کے تحریف نہ ہونے کے سلسلہ میں فریقین کے جو متعدد اقوال سابقاً نقل کئے جا چکے افسوس کہ اس کے باوجود بھی دو افراد تمام علماء کے مخالف ہیں جو تحریف کے قائل ہیں شیعوں میں مرزا حسین نوری طبرسیؒ صاحب کتاب ''فصل الخطاب'' اور اہل سنت میں ابن الخطیب محمد محمد عبداللطیف صاحب کتاب ''الفرقان'' جو مصر کے ایک مشہور عالم تھے.

ان دونوں نے مذکورہ کتابوں میں تحریف قرآن سے متعلق بہت زیادہ روایات کو جمع کیا ہے مگر کثرت کے ساتھ صحیح روایات کے ہوتے ہوئے ان دو کتابوں کی شاذ و ضعیف روایات کی کوئی اعتناء نہیں کی جائے گی اسی لئے دوسرے دیندار علماء نے ان کی رد میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں. [۵۲]

ان کے علاوہ کچھ مختصر دوسرے علماء بھی ہیں جو انھیں جیسا عقیدہ رکھتے ہیں لیکن چوں کہ تحریف کے سلسلہ میں انھوں نے کوئی مستقل کتاب نہیں لکھی لہٰذا وہ قابل ذکر نہیں ہیں بہر حال تحریف سے متعلق جب وہ دونوں کتابیں شائع ہو کر منظر عام پر آئیں تو پورے عالم اسلام میں ایک ہلچل مچ گئی چنانچہ کتاب ''مصونیت قرآن'' میں اس سلسلہ میں لکھا ہے:

کتاب فصل الخطاب کے خلاف چیخ و پکار:

جب کتاب فصل الخطاب شائع ہوگئی تو خود کتاب، اس کے مؤلف اور ناشر کے خلاف ہر طرف چیخ و پکار شروع ہوگئی ہر محفل و مجلس میں اس کے خلاف شدید تبصرے ہونے لگے. [۵۳]

اہل قلم حضرات کو جوش آیا اس کا جواب دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرنے لگے سخت لہجہ اور ٹھوس عبارت میں اس کی باتوں کو رد کرنے لگے ایسے افکار وعقائد کے نشر ہونے کی گنجائش نہ رہی چنانچہ آقائے نوریؒ کے معاصر فقیہ محقق شیخ محمود معرّب تہرانیؒ نے "کشف الارتیاب فی عدم تحریف الکتاب" نام کی ایک بہترین کتاب لکھی اس کتاب میں چار ہزار بیت شعر اور تین سو صفحات ہیں اس کی تالیف ۱۷ رجمادی الثانیہ ۱۳۰۲ھ، ق میں مکمل ہوئی.

اس کتاب میں ایسی ایسی محکم دلیلیں ہیں کہ شیخ نوریؒ کو مجبوراً اپنا نظریہ بدلنا پڑا اسی لئے خود انھوں نے اس کے جواب میں فارسی میں ایک رسالہ لکھا [۵۴] اور ہمیشہ تاکید کرتے رہے کہ جس کے پاس میری کتاب فصل الخطاب [۵۵] کا کوئی نسخہ ہو اس کے پاس یہ رسالہ بھی ہونا چاہئے کیونکہ یہ اس کا متمم ہے اور مقصود مولف کو واضح طور پر بیان کرتا ہے. [۵٦]

کتاب فرقان کا حادثہ:

یہ کتاب[۵۷]جب مصر میں شائع ہوئی تو بڑا خلفشار رہا ''الازہر'' یونیورسٹی نے ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا اس کی ملامت و مذمت کی اور اعلان کیا کہ اس کے مطالب سراسر باطل و فاسد ہیں حکومت سے اس کتاب کی نشر و اشاعت اور خرید و فروخت کو ممنوع قرار دینے کی درخواست کی حکومت وقت نے اس درخواست کو قبول کر کے اس کے سارے نسخے جمع کروالئے۔[۵۸]لیکن اس کے بہت سے نسخے دوسرے اسلامی ممالک میں پہونچ گئے اور وہاں باقی رہ گئے۔[۵۹]

تالیف فصل الخطاب کی علت:

کتاب مصونیت قرآن میں لکھا ہے: آقائے نوری کے خیال میں جو چیز اس کتاب کی تالیف کا باعث بنی وہ یہ ہے کہ مخالفین نے اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب اور ان کے دشمنوں کے عیوب کو قرآن سے حذف کر دیا تھا اس زمانہ کے ہندوستانی علماء نے ان سے یہ سوال کیا تھا:

''قرآن مجید میں ائمہ معصومین علیہم السلام کا نام کیوں نہیں لکھا ہے؟''

اس کے جواب میں انھوں نے یہ کتاب لکھی تھی۔[۶۰]

حضرت علی علیہ السلام کا نام قرآن میں کیوں نہیں ہے؟

سند صحیح کے ذریعہ ابو بصیرؒ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ اَطِیعُوا اللهَ وَ اَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنکُمْ: خدا کی اطاعت کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جو تم میں سے صاحبان حکومت ہوں ان کی اطاعت کرو. [٦١] کے بارے میں سوال کیا کہ لوگ کہتے ہیں:

اس آیت میں خداوند عالم نے کیوں حضرت علی علیہ السلام اور ان کے خاندان والوں کا نام نہیں لیا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا حکم بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا مگر نماز کی رکعتوں کی تعداد (کہ دو، تین ہے یا چار) قرآن میں نہیں لکھی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تفسیر بتائی اسی طرح دوسرے احکام بھی ہیں.... [٦٢]

امام علیہ السلام یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام اور دیگر ائمہ علیہم السلام کا نام قرآن میں نہیں ہے حالانکہ قرآن میں متعدد موارد میں عمومات سے مراد وہی حضرات ہیں. [٦٣]

کیا واقعاً حاجی نوریؒ تحریف کے قائل ہیں؟

تفسیر نمونہ میں لکھا ہے: مرحوم حاج شیخ آقا بزرگ تہرانیؒ جو مرحوم حاجی نوریؒ

کے خاص اور قریبی شاگردوں میں سے تھے انھوں نے مستدرک الوسائل کی جلد اوّل میں اپنے استاد [محدث نوریؒ] کے حالات میں لکھا ہے:

''میں نے کتاب ''فصل الخطاب'' کے بارے میں بارہا اپنے استاد سے سنا کہ وہ فرمایا کرتے تھے: ''جو باتیں فصل الخطاب میں ہیں وہ میرا ذاتی وشخصی عقیدہ و نظریہ نہیں ہیں بلکہ اس کتاب کو میں نے بحث واشکال (اور اعتراض) کے لئے لکھا ہے اور اشارہ میں عدم تحریف کے بارے میں اپنا عقیدہ بیان کیا ہے بہتر تھا کہ میں اس کا نام یہ رکھتا: ''فصل الخطاب فی عدم تحریف الکتاب.''

اس کے بعد محدث تہرانیؒ فرماتے ہیں: ''ہم عملی اعتبار سے اچھی طرح اپنے استاد کی روش دیکھتے ہیں کہ وہ روایات تحریف کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے بلکہ انھیں ایسی روایات سمجھتے تھے کہ دیوار پر دے مارا جائے صرف وہی شخص ہمارے استاد کی طرف تحریف کی نسبت دے سکتا ہے جو اُن کے عقیدہ ومرام سے آشنا نہیں ہوگا.'' [۶۴]

علامہ آقا بزرگ تہرانیؒ کی بات تسلیم کر لینے کے بعد شیعوں میں کوئی تحریف کا قائل نہیں رہ جائے گا پس الحمدللہ شیعوں سے مکمل طور سے تحریف کی تہمت دور ہو جائے گی البتہ صرف کچھ اخباری لوگ رہ جائیں گے لیکن ان کے قول وعقیدہ کا کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا.

تفسیر نمونہ کی گیارہویں جلد میں صفحہ ۱۸ سے ۳۲ تک عدم تحریف قرآن کی بحث اور اس کے دلائل بیان کئے گئے ہیں قارئین کرام مطالعہ فرما سکتے ہیں.

۴

باب چہارم

حضرت فاطمہ (علیہا السلام) کی طرف منسوب کتابیں

حضرت فاطمہ (علیہا السلام) کی طرف منسوب کتابیں

حضرات معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین کی روایات کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طرف کئی کتابیں منسوب ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کتاب اخلاق ۲۔ کتاب تشریع ۳۔ لوح فاطمہ علیہا السلام ۴۔ کتاب وصیت ۵۔ مصحف فاطمہ علیہا السلام، ذیل میں ہر ایک کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے:

۱۔ کتاب اخلاق:

روایات میں اس کتاب کا کوئی خاص عنوان نہیں وارد ہوا ہے اور اس کے مندرجات سے ایک حدیث یہ ہے: مَنْ کَانَ یُؤمِنُ بِاللهِ وَالْیَومِ الْاٰخِرِ فَلْیُحْسِنْ اِلٰی جَارِهٖ: جو شخص خدا اور روز جزا (قیامت) پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیکی و احسان کرے۔ [۱]

بعض علماء نے اس جیسی دوسری روایات کو دیکھ کر کہا: "مصحف فاطمہ علیہا السلام معارف، اخلاق و آداب پر مشتمل ہے کیونکہ اس طرح کے لکھے ہوئے مطالب،

مصحف فاطمہ علیہا السلام کے ایک حصہ میں موجود ہیں.'' لیکن اس قول پر کوئی شاہد نہیں ہے اس لئے کہ سابق مضامین کا مصحف فاطمہ علیہا السلام کے نام سے کوئی ذکر نہیں ہے اور مذکورہ مصحف میں اخلاق وآداب کے متعلق کچھ نہیں لکھا ہے.[۲]

۲۔ کتاب تشریع:

کتاب سابق کے مانند اس کا بھی کوئی خاص عنوان نہیں ہے البتہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے اس کا ذکر ہوا ہے مدینہ میں منصور کا ایک عامل تھا جس نے زکوٰۃ کے بارے میں سوال کیا تھا اور آپ نے اس کتاب سے جواب دیا تھا... **فاقبل علیه عبد الله بن الحسن فقال: من این اخذت هٰذا؟ قال: قرئت فی کتاب امّک فاطمة** ... عبداللہ بن حسن آگے بڑھے اور پوچھا: آپ نے یہ حکم کہاں سے بیان فرمایا: حضرت نے جواب دیا: میں نے تمھاری ماں ''فاطمہ'' کی کتاب میں اسے پڑھا ہے.[۳]

اس روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ''فاطمہ'' کی طرف ایک ایسی کتاب کی نسبت دیتے ہیں جو مسائل شرعیہ پر مشتمل ہے علامہ سید محسن امینؒ کے نظریہ کے مطابق یہ کتاب وہی مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے.[۴]

موصوف کی یہ بات واضح اور ثابت نہیں ہے خصوصاً اس روایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس میں وارد ہے: ''مصحف فاطمہ علیہا السلام میں حلال اور حرام کا

وجود نہیں ہے۔" [۵]

علامہ امینؒ کے علاوہ دوسرے علماء بھی قائل ہوئے ہیں کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام احکام پر مشتمل ہے جیسا کہ آقائے محمد علی مہدوی راد نے اپنے مقالہ میں لکھا ہے:

۱۔ محقق عالیقدر لبنانی ہاشم حسنی: "مصحف فاطمہ علیہا السلام احکام پر مشتمل ہے۔" [٦]

۲۔ محقق سید محمد رضا جلالی حسینی: "کتاب فاطمہ علیہا السلام وہی ہے جو مصحف فاطمہ علیہا السلام کے نام سے مشہور ہے طبق روایت فروع کافی (۳/۵۰۷) جو زکوٰۃ نقدین سے متعلق ہے۔" [۷]

۳۔ علامہ سید محمد حسین فضل اللہ: "قول ارجح یہ ہے کہ مصحف، حلال وحرام پر مشتمل ہے۔" [۸]

۴۔ مشہور خطیب سید محمد کاظم قزوینیؒ: "مصحف فاطمہ علیہا السلام ایک ضخیم کتاب ہے جو تمام احکام شرعی نیز عقوبات اسلامی کے قوانین پر مشتمل ہے۔" [۹]

ان تمام حضرات کو "حسین بن ابی علاء" کی روایت جو اصول کافی [۱۰] میں مروی ہے نیز روایت زکوٰۃ وحکایت منصور دوانقی [۱۱] سے یہ دھوکہ ہوا ہے، اس سلسلہ میں آئندہ مفصل بحث کی جائے گی۔

۳۔لوح فاطمہ علیہا السلام:

لغت میں لوح کے معنی ہیں: ہر وہ چیز جو لکھنے کے لئے استعمال ہو خواہ وہ لکڑی ہو یا ہڈی، بہر حال لوح فاطمہ علیہا السلام کا ذکر، کتب شیعہ میں کثرت کے ساتھ ہے یہ بہت مشہور ہے۔[۱۲] اور اس کا مضمون، شہرت کا باعث بنا ہے کیوں کہ اس میں ائمہ معصومین علیہم السلام کے اسمائے گرامی نص کی صورت میں مذکور ہیں اور خبر لوح، متعدد الفاظ و اسانید کے ساتھ مروی ہے منجملہ کافی میں حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے منقول ہے:

دخلت علیٰ فاطمة علیها السلام و بین یدیها لوح فیه اسمآء الاوصیآء من ولدها فعددت اثنیٰ عشر آخرهم القآئم ثلاثة منهم محمد و ثلاثه منهم علی: [۱۳] جناب جابرؓ بیان کرتے ہیں: میں حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے سامنے ایک تختی تھی جس پر ان کی اولاد کے تمام اوصیاء کے نام لکھے ہوئے تھے میں نے شمار کیا تو وہ بارہ (۱۲) تھے ان میں سب سے آخری حضرت قائم علیہ السلام تھے اور ان میں سے تین کے نام نامی محمد (علیہم السلام) تھے اور تین کے اسم گرامی علی (علیہم السلام) تھے۔

اس روایت میں تین محمد (علیہم السلام) سے مراد بالکل واضح ہے وہ یہ حضرات ہیں:

۱۔ پانچویں امام حضرت محمد باقر علیہ السلام۔

۲۔ نویں امام حضرت محمد تقی علیہ السلام۔

۳۔ بارہویں امام حضرت م ح م د مہدی آخر الزمان علیہ السلام۔

یہ عدد شیعۂ امامیہ کے عقیدہ کے مطابق ہے لیکن حدیث شریف کا یہ فقرہ ’’ثلاثة منهم علی ‘‘ان میں سے تین (۳) اماموں کے نام علی (علیہم السلام) ہوں گے، یہ شیعہ عقیدہ کے خلاف ہے کیوں کہ ’’علی‘‘ نام کے چار امام ہیں صرف تین ہی نہیں ہیں جیسا کہ اس روایت میں ہے اور ان چار علی (علیہم السلام) سے مراد یہ حضرات ہیں:

۱۔ پہلے امام حضرت علی علیہ السلام۔

۲۔ چوتھے امام حضرت زین العابدین علیہ السلام۔

۳۔ آٹھویں امام حضرت علی رضا علیہ السلام۔

۴۔ دسویں امام حضرت علی نقی علیہ السلام۔

عدد ’’علیؑ‘‘ میں منافات کو حل کرنے کے طریقے:

چوں کہ اس روایت میں صرف تین ’’علی‘‘ علیہم السلام کے بارے میں خبر دی گئی ہے جب کہ حضرات ائمہ علیہم السلام میں چار اماموں کے نام ’’علی‘‘ (علیہم السلام) ہیں لہٰذا اس مشکل کو حل کرنے کے لئے تین احتمال بیان کئے جارہے ہیں:

۱۔ مِنھُم کی ضمیر لفظ ’’ولدھا‘‘ کی طرف لوٹے گی تو مراد یہ ہوگی: اولاد حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے ’’علی‘‘ نام کے تین امام یہ

عدم تحریف قرآن کے سلسلے میں اقوال علمائے شیعہ

حضرات ہوں گے:

ا۔حضرت امام زین العابدین علیہ السلام.

۲۔حضرت امام علی رضا علیہ السلام.

۳۔حضرت امام علی نقی علیہ السلام.

اس صورت میں یہ کہا جائے گا کہ حدیث کو بیان کرنے والا راوی اصلاً حضرت علی علیہ السلام کا اسم مبارک بیان ہی نہیں کرر ہا تھا.

۲۔لفظ ثلاثۃ میں ناسخین سے غلطی ہوگئی کیوں کہ صحیح اصل روایت اس طرح سے وارد ہوئی ہے: "واربعة منهم علی: "ان میں سے "علی" نام کے چار امام ہوں گے.

اس احتمال پر ابوالجارود کی روایت جو حضرت ابوجعفر علیہ السلام سے منقول ہے تائید کرتی ہے کیوں کہ اس میں لفظ "اربعة" (چار) آیا ہے.[۱۴]

۳۔احتمال ہے کہ ضمیر منهم کو الاثنیٰ عشر کی طرف لوٹائیں کیوں کہ لوح میں حضرت علی علیہ السلام [بن ابیطالب علیہ السلام] کا اسم مبارک ذکر نہیں ہوا ہے بلکہ حضرت کا لقب بیان ہوا ہے اسی وجہ سے راوی نے اس طرح نہ کہا!" واربعة منهم علی.[۱۵]

۴۔کتاب وصیت:

متعدد روایات میں متعدد اسناد کے ساتھ وارد ہے کہ حضرت فاطمہ زہراء علیہا

السلام اپنی شہادت کے بعد ایک کتاب چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوئیں اس میں آپ کی وصیتیں تھیں چنانچہ شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے سند صحیح کے ذریعہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے [ابوبصیر مرادی] سے فرمایا: کیا میں تم سے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی وصیت کو بیان کروں؟ عرض کیا ہاں!...[۱۶]

وصیت کے مضامین:

حضرت زہرا علیہا السلام کی وصیت میں دو باتوں کی زیادہ تاکید تھی:

۱۔ شرعی امور سے متعلق وصیت ۲۔ سیاسی امور سے متعلق وصیت.

۱۔ شرعی امور سے متعلق وصیت:

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے لئے سات (۷) باغات وقف کئے تھے بنت رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی یہ سفارش و تاکید تھی کہ ان کے بعد حضرت علی علیہ السلام اس وقف کے متولی ہوں گے ان کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام پھر حضرت امام حسین علیہ السلام...وہ روایت یہ ہے:

ناسخ التواریخ میں کتاب کافی کے حوالہ سے ابوبصیرؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابوجعفر [امام باقر] علیہ السلام نے وصیت نامہ کو نکال کر اس طرح پڑھا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هٰذَا مَا اَوْصَتْ بِهٖ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ

رَسُولِ اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم اَوصَتْ بِحَوائِطِهَا السَّبعَةِ العَوافِ وَالدِّلَالِ وَالبُرقَةِ وَالمَبِیتِ وَالحُسنیٰ وَالصَّافِیَةِ وَمَا لِاُمِّ اِبرَاهِیمَ اِلیٰ عَلِیٍّ علیہ السلام بنِ ابیطَالِبٍ علیہ السلام فَاِنْ مَضٰی عَلِیٌّ علیہ السلام فَاِلَی الحَسَنِ علیہ السلام فَاِنْ مَضَی الحَسَنُ علیہ السلام فَاِلَی الحُسَینِ علیہ السلام فَاِنْ مَضَی الحُسَینُ علیہ السلام فَاِلَی الاَکبَرِ مِنْ وُلْدِہٖ شَهِدَ اللہُ عَلیٰ ذَالِکَ وَالمِقدَادُ بنُ الاَسوَدُ وَ الزُّبَیرُ بنُ العَوَامُ وَکَتَبَ عَلِیُّ بنُ اَبیطَالِبٍ عَلَیهِمَا السَّلَامُ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ فاطمہ بنت محمد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت ہے جوانھوں نے ان سات (۷) باغوں سے متعلق کی ہے:

ا۔عواف ۲۔دلال ۳۔برقہ ۴۔مبیت ۵۔حسنیٰ ۶۔صافیہ ۷۔حائط ام ابراہیم، ان میں تصرف کا حق حضرت علی علیہ السلام بن ابیطالب علیہ السلام کو ہوگا اور وہی ان کے متولی ہوں گے جب وہ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو امام حسن علیہ السلام ان کے بعد امام حسین علیہ السلام پھران کی سب سے بڑی اولاد متولی اور وارث ہوگی اس وصیت نامہ کے مضامین پر خداوند عالم، مقدادؒ بن اسود، زبیر بن عوام گواہ ہیں اور اس کو حضرت علی علیہ السلام نے لکھا ہے. [۱۷] یہ وصیت، اوقاف سے متعلق ہے.

اس روایت کو صاحبِ حقیقت مصحف فاطمہ علیہا السلام نے شیخ طوسیؒ کی کتاب تہذیب سے نقل فرمایا ہے اور اس میں نمبر چار میں المبیت کے بجائے ''المیثب'' (''م'' کے بعد ''ی'' پھر ''ث'') ضبط ہے آقائے برکات عاملی نے کہا:

یہ سات (۷) باغوں کے نام ہیں اگر کسی کو یہ معلوم کرنا ہو کہ یہ کہاں واقع ہیں تو تہذیب جلد نہم صفحہ ۱۴۵، حاشیہ نمبر (۱) کا مطالعہ کرے۔ [۱۸]

۲۔سیاسی امور سے متعلق وصیت:

جن لوگوں نے حضرت زہرا علیہا السلام پر ظلم وستم کیے تھے آپ نے ان کے متعلق یہ تاکید کی تھی کہ قطعاً وہ لوگ میرے جنازے میں شرکت نہ کریں چنانچہ ناسخ التواریخ میں منقول ہے:

اَوْصَتْ اِلٰی عَلِیٍّ علیہ السلام بِثَلاثٍ قَالَتْ: جَزَاکَ اللّٰہُ عَنِّی خَیْرَ الْجَزَاءِ یَا بْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰہِ صلّی علیہ و آلہ وسلّم !اُوْصِیْکَ اَوَّلاً: اَنْ تَتَزَوَّجَ بَعْدِیْ اَمَامَةَ فَاِنَّھَا تَکُونُ لِوُلْدِیْ مِثْلِیْ فَاِنَّ الرِّجَالَ لَابُدَّ لَھُمْ مِنَ النِّسَآءِ...اَنْ تَتَّخِذَ لِیْ نَعْشاً...اَنْ لَایَشْھَدَ اَحَدٌ جَنَازَتِیْ مِنْ ھٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ ظَلَمُونِی وَاَخَذُوا حَقِّیْ فَاِنَّھُمْ عَدُوِّیْ وَعَدُوُّ رَسُولِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلّم وَ لَاتَتْرُکْ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ وَ لَا مِنْ اَتْبَاعِھِمْ وَادْفِنِّیْ فِی اللَّیْلِ اِذَا اَوْھَنَتِ الْعُیُوْنُ وَ نَامَتِ الْاَبْصَارُ.

خبر میں وارد ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے حضرت علی علیہ السلام سے یہ تین (۳) وصیتیں کیں: اے جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے

چچازاد فرزند! خدا آپ کو جزائے خیر دے.

میری پہلی وصیت یہ ہے کہ میرے بعد آپ ''امامہ'' [۱۹] سے شادی کرلیں کیونکہ وہ میری اولاد کے لئے بالکل میرے جیسی ہوں گی مردوں کے لئے شادی کرنا ضروری ہے.

دوسری وصیت یہ ہے کہ میرے لئے ایک تابوت بنائیں [اسمیں جنازہ اٹھائیں]

تیسری وصیت یہ ہے کہ جن لوگوں نے میرے اوپر ظلم کئے اور میرے حق کو غصب کر بیٹھے ان میں سے کوئی ایک بھی میرے جنازے میں شریک نہ ہو کیوں کہ وہ لوگ میرے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہیں ان میں سے اور ان کے پیروکاروں میں سے کسی ایک کو میری نماز جنازہ بھی نہ پڑھنے دیں، مجھے رات میں دفن کریں جب لوگوں کی آنکھیں بند ہوں اور وہ سو چکے ہوں. [۲۰]

دوسری روایت میں وارد ہے کہ مذکورہ مطالب اور شہادتین کے بعد وصیت نامہ کے آخر میں یہ لکھا تھا: اَستَودِعُکَ اللہَ وَاقرِءُ عَلٰی وُلدِی السَّلامَ اِلٰی یَومِ القِیَامَۃِ: علی! میں آپ کو خدا کے حوالہ کرتی ہوں قیامت تک میری ساری اولاد کو سلام عرض کریں. [۲۱]

صاحبِ حقیقت مصحف نے اس روایت کے آخر میں ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے: ''...وَکَتَبَ عَلِیٌّ بِیَدِہٖ: اس وصیت نامہ کو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے لکھا. [۲۲]

آقائے برکات نے فرمایا: بعض نے ذکر کیا ہے کہ حضرت زہرا علیہا السلام

کی وفات بعد حضرت علی علیہ السلام کو ان کے سرہانے یہ وصیت نامہ ملا۔ [۲۳]

اس میں کوئی منافات نہیں کہ حضرت علی علیہ السلام اسے لکھے ہوں کیونکہ احتمال ہے کہ مولا کے لکھنے کے بعد حضرت زہرا علیہا السلام نے اسے حفاظت سے رکھ لیا ہو اور پھر وفات سے پہلے اسے اپنے سرہانے رکھ دیا ہو۔ بہر حال یہ وصیت، مصحف فاطمہ علیہا السلام میں بھی موجود ہے۔ [۲۴]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَلْيُخْرِجُوا مُصْحَفَ فَاطِمَةَ عليها السلام فَإِنَّ فِيهِ وَصِيَّةَ فَاطِمَةَ عليها السلام: وہ لوگ مصحف فاطمہ علیہا السلام کو نکال کر لائیں کیوں کہ اس کے اندر اُن کی وصیت، درج ہے۔ [۲۵]

۵۔ مصحف فاطمہ علیہا السلام:

اس کتاب کا ذکر بہت سی روایات میں متعدد اسناد کے ساتھ ہوا ہے اور اس کتاب حاضر کا اصل موضوع یہی "مصحف فاطمہ علیہا السلام" ہے۔

صحیح روایات کی تشخیص کے طریقے:

مناہج ثلاثہ کے بارے میں بحث کرنا ضروری ہے واضح رہے کہ صحیح روایات کی تشخیص کے لئے یوں تو بہت سے طریقے ہیں مگر ان میں سے صرف تین بہت زیادہ

اہمیت کے حامل ہیں جنھیں ذیل میں بیان کیا جارہا ہے:

طریقہ اوّل:

تمام رُواۃ جو سلسلہ سند میں واقع ہیں ان کے بارے میں تحقیق کی جائے اگر ان کے اندر معتبر شرائط منجملہ وثاقت وغیرہ ہوں تو ان کی روایت قابل اعتبار ہوگی ورنہ ان کی حدیث کو قبول نہیں کیا جائے گا.

طریقہ دوم:

روایت کے معتبر ہونے کا معیار صرف معیار سابق ہی نہیں ہے کیونکہ سند کے علاوہ کچھ دوسرے قرائن بھی ہیں جو روایت کے صحیح و معتبر ہونے میں دخالت و اہمیت رکھتے ہیں اس لئے کہ کبھی کبھی رجال سند میں تمام شرائط معتبر موجود ہوتے ہیں لیکن اس کے ضعیف ہونے پر خارجی قرینہ، دلالت کرتا ہے مثلاً گزشتہ علماء اس روایت سے اعراض کئے ہوں یہی ان کا اعراض کرنا اور اس حدیث کو چھوڑ دینا اس بات پر دلیل ہے کہ نقل میں کوئی خلل و نقص ضرور ہے ورنہ وہ اعراض نہ کرتے.

طریقہ سوم:

کچھ روایات، احکام شرعی سے مربوط ہیں اور کچھ عقیدہ و تاریخ وغیرہ سے ان

دونوں کے صحیح ومعتبر ہونے میں فرق ہے کیوں کہ جو روایات، احکام شرعی سے مربوط ہیں ان میں سند روایت کی تحقیق ہوتی ہے اور پھر اسی کے لحاظ سے وہ معتبر ہوتی ہیں اور جو روایات، عقیدہ وتاریخ وغیرہ سے مربوط ہیں ان کے اثبات کے کچھ دوسرے طریقے ہیں منجملہ یہ کہ اگر علماء کسی روایت کے اخذ پر تسالم واتفاق کرلیں تو یہی ان کا مذہبی تسالم واتفاق، روایت کے معتبر ہونے میں کافی ہوگا پھر اس کی سند کو نظر انداز کردیا جائے گا۔[۲۶]

مصحف فاطمه علیہا السلام مناہج ثلاثہ کی روشنی میں:

مصحف فاطمہ علیہا السلام سے متعلق تمام روایات، مناہج ثلاثہ کے لحاظ سے صحیح ومعتبر ہیں کیوں کہ ہمارے علماء نے روایات مصحف کو تسلیم کیا ہے اور گزشتہ علماء میں بھی کوئی ایک ایسا عالم نہیں جو ان روایات کا مخالف ہو البتہ بعض نے اس مقام پر کہا:

"حضرت علی علیہ السلام ایک کاتب کے عنوان سے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے پاس موجود تھے تو جبرئیل کا حضرت زہرا علیہا السلام پر نازل ہونا بعید ہے کیونکہ حضرت علی علیہ السلام حضرت فاطمہ علیہا السلام سے افضل ہیں یا جبرئیل کا حضرت زہرا علیہا السلام سے بات کرنا بعید ہے۔"

ایسے نظریوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے آئندہ باب ششم میں اس کی مفصل بحث

آ ئے گی وہاں پر آیات وروایات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرشتے ایسے لوگوں سے بھی بات کرتے ہیں جو نبی نہیں ہوتے بلکہ پاکدامن خواتین سے بھی انھوں نے گفتگو کی ہے.

علامہ سید محسن امین عاملیؒ فرماتے ہیں:

جبرئیل کا حضرت زہرا علیہا السلام سے گفتگو کرنا قطعاً بعید نہیں ہے اور ان باتوں کا حضرت علی علیہ السلام کا سننا انھیں کتاب میں لکھنا اور اس کا نام "مصحف فاطمہ علیہا السلام" رکھنا بعید نہیں ہے خاص طور سے ایسی صورت میں جب ائمہ حضرات نے ان مطالب کو بیان فرمایا ہے اور ثقہ راویوں نے ان سے نقل کیا ہے ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر کوئی اس کا انکار کرے یا بعید سمجھے یا اسے غلو شمار کرے تو وہ انصاف سے خارج ہے کیا خداوند عالم کی قدرت پر بھی شک کی کوئی گنجائش ہے!...[۲۷]

آقائے برکات عاملی نے صاحب اعیان الشیعہ کا یہ قول نقل کرنے کے بعد فرمایا: "مؤلف مرحوم کے فرزند آقائے سید حسن امینؒ نے اس کتاب کے جدید ایڈیشن سے علامہ سید محسنؒ کے ان فقرات کو حذف کر دیا ہے." [۲۸]

اسانید مصحف فاطمہ علیہا السلام:

روایت مصحف میں جو بعض صحیح سندیں وارد ہوئی ہیں انھیں ذیل میں بیان کیا

جارہا ہے تاکہ اگر سند کے اعتبار سے کسی کو شک ہو تو اس کا شک دور ہو جائے:

(۱) ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے کافی میں روایتِ مصحف کو اس طرح سے نقل فرمایا ہے:

عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَجَّالِ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ اَبِی بَصِیْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی اَبِی عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاکَ اِنِّی اَسْئَلُکَ عَنْ مَسْأَلَةٍ... قَالَ: وَاِنَّ عِنْدَنَا الْجَامِعَةَ... طُوْلُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعاً بِذِرَاعِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ... وَاِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفَ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ وَمَا یُدْرِیْهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ! قَالَ: مُصْحَفٌ فِیْهِ مِثْلُ قُرْآنِکُمْ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاللهِ مَافِیْهِ مِنْ قُرْآنِکُمْ حَرْفٌ وَّاحِدٌ... اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.[۲۹]

ابوبصیرؒ کہتے ہیں: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: آپ سے ایک مسالہ پوچھنا چاہتا ہوں... امام علیہ السلام نے فرمایا: بیشک جامعہ ہمارے پاس ہے... یہ جامعہ ایک ایسا طومار [صحیفہ] ہے جس کی لمبائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے ستر (۷۰) ہاتھ ہے... بیشک مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس ہے اور لوگوں کو کیا پتہ کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کیا ہے! اس کے بعد فرمایا: وہ ایک ایسا مصحف ہے جو تمھارے پاس موجودہ قرآن کے تین برابر (تین گنا) ہے خدا کی قسم! اس میں تمھارے قرآن کا ایک حرف بھی

باب چھارم

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی طرف منسوب کتابیں

نہیں ہے. [یعنی تم لوگ قرآن کے ظاہر اور اس کی تفسیر سے جو باتیں سمجھتے ہو وہ مصحف فاطمہ علیہا السلام میں نہیں ہیں لیکن قرآن کے باطنی معنی اور اس کی تاویل جسے صرف ہم سمجھتے ہیں وہ مصحف، قرآن کی تفصیل ہے، مرآۃ]۔[۳۰]

ا۔ کافی کی روایتِ اوّل کے اسناد:

اس روایت کی سند میں حسب ذیل راوی موجود ہیں:

(ا) **عدة من اصحابنا**: خود کلینی علیہ الرحمہ نے اس ''عدہ'' کے اسماء کی تصریح کی ہے اور اس ''عدہ'' کے سارے رُواۃ قطعی طور پر ثقہ ہیں جیسے علیؒ بن ابراہیمؒ بن ہاشمؒ.[۳۱]

(۲) احمد بن محمد: یقینی طور پر اس نام سے ان دو افراد میں سے کوئی ایک مراد ہے: ا۔احمد بن محمد بن عیسیٰ ۲۔احمد بن محمد بن خالد برقی، دونوں کا شمار شیعہ کے بزرگوں اور ثقہ افراد میں ہوتا ہے.[۳۲]

(۳) عبداللہ بن حجال: اس راوی کے بارے میں نجاشیؒ نے دو مرتبہ فرمایا: ثقہ ہیں! ثقہ ہیں![۳۳]

(۴) احمد بن عمر حلبی: نجاشیؒ نے انھیں ثقہ شمار کیا ہے.[۳۴]

(۵) ابو بصیرؒ: یہ بھی ثقہ ہیں، محققین پر یہ باتیں مخفی نہیں ہیں.[۳۵]

توضیح: چونکہ ''عدہ'' کی تشریح میں آقائے اکرم برکات عاملی نے صرف ''علیؒ بن ابراہیمؒ بن ہاشمؒ'' کا نام بیان فرمایا لہٰذا بقیہ نام بھی بیان کئے جا رہے ہیں:

نجاشیؒ جیسے علم رجال کے فنکار اور دوسرے بھی ماہر رجالی علماء جن کی بات قابل اعتبار ہے انھوں نے لکھا ہے کہ کلینیؒ نے فرمایا:

''میری کتاب میں جہاں یہ عبارت ہو: ''عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی'' اس سے مراد یہ افراد ہیں:

محمدؒ بن یحییٰؒ، علیؒ بن موسیٰؒ کمندانی، داؤود بن کوزۃؒ، احمد بن ادریسؒ، علیؒ بن ابراھیمؒ بن ھاشمؒ. [۳۶]

نجاشیؒ نے ''محمدؒ بن یحیٰؒ'' کے بارے میں مزید لکھا ہے: ابو جعفر عطار قمیؒ اپنے زمانہ میں اصحاب کے شیخ تھے، ثقہ، عین اور کثیر الحدیث تھے آپ کی کتاب کا نام ''مقتل الحسین علیہ السلام'' اور ''نوادر'' ہے. [۳۷]

۲۔ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے سلسلہ میں ایک دوسری روایت بھی ہے جس کی سند بالکل صحیح اور معتبر ہے اسے بھی کلینی علیہ الرحمہ نے کافی میں نقل فرمایا ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ یَحیٰ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ بْنِ رِئَابٍ عَنْ اَبِی عُبَیْدَةَ قَالَ سَئَلَ اَبَا عَبْدِ اللهِ علیہ السلام بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنِ الْجَفْرِ فَقَالَ: هُوَ جِلْدُ ثَوْرٍ مَمْلُوءٌ عِلْماً... قَالَ: فَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ علیها السلام ؟ فَسَکَتَ طَوِیْلاً ثُمَّ قَالَ: اِنَّکُمْ لَتَبْحَثُوْنَ عَمَّا تُرِیْدُوْنَ وَعَمَّا لَا تُرِیْدُوْنَ اِنَّ فَاطِمَةَ علیها السلام مَکَثَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه و آله وسلم خَمْسَةً وَ سَبْعِیْنَ یَوماً وَکَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ

شَدِیدٌ عَلٰی اَبِیهَا وَ کَانَ جَبْرَئِیلُ علیه السلام یَأتِیهَا فَیُحْسِنُ عَزَائَهَا عَلٰی اَبِیهَا وَ یُطَیِّبُ نَفْسَهَا وَ یُخْبِرُهَا عَنْ اَبِیهَا وَ مَکَانِهِ وَ یُخْبِرُهَا بِمَا یَکُونُ بَعْدَهَا فِی ذُرِّیَّتِهَا وَ کَانَ عَلِیٌّ یَکْتُبُ ذَالِکَ فَهٰذَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ. [۳۸]

ابوعبیدہ کہتے ہیں: ایک شیعہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے [علم] جفر کے بارے میں پوچھا تو حضرت نے فرمایا: ایک بیل کی کھال ہے جس میں علم بھرا ہوا ہے... عرض کیا: مصحف فاطمہ علیہا السلام کیا ہے؟

حضرت تھوڑی دیر خاموش رہے اس کے بعد فرمایا: تم لوگ [کبھی کبھی] ایسی ایسی چیزوں کے بارے میں بحث اور سوال کرنے لگتے ہو جس کا ارادہ رکھتے ہو اور نہیں رکھتے [یعنی بعض سوالات سمجھنے کے لئے نہیں ہوتے یا ان سے تمھارا کوئی سروکار نہیں] یقیناً حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام جناب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد دنیا میں پچھتر (۷۵) دن زندہ رہیں اور اپنے پدر بزرگوار کی جدائی پر بہت غمگین تھیں جبرئیل آکر انھیں تسلی دیتے تھے اور انھیں مطمئن کرتے تھے ان کے بابا کے حالات اور بلند مقامات کی خبر دیتے تھے اور ان کے بعد ان کی اولاد کے ساتھ پیش آنے والے تمام واقعات کی اطلاع دیتے تھے حضرت علی علیہ السلام ان باتوں کو لکھ لیا کرتے تھے اس طرح سے مصحف فاطمہ علیہا السلام نام کی ایک کتاب تیار ہو گئی۔ [۳۹]

۲۔ کافی کی روایتِ دوم کے اسناد:

اس روایت کی سند میں حسب ذیل راویوں کے نام موجود ہیں:

۱۔ محمد بن یحییٰ: ان کا لقب ''عطّار'' ہے یہ ثقہ، عین اور کثیر الحدیث ہیں ان کے بارے میں نجاشیؒ کے یہی الفاظ ہیں۔ [۴۰]

۲۔ احمد بن محمد: ان سے مراد احمد بن محمد بن عیسیٰ ہیں [۴۱] پہلے بیان کیا جاچکا کہ یہ ثقہ ہیں۔

۳۔ ابن محبوب: یا حسن بن محبوب مراد ہیں یا محمد بن علی بن محبوب بہر حال یہ دونوں ثقہ ہیں۔ [۴۲]

۴۔ ابن رئاب: ان سے مراد علی بن رئاب ہیں شیخ نے ان کو رجال میں ثقہ شمار کیا ہے اور بتایا کہ جلیل القدر بھی ہیں۔ [۴۳]

۵۔ ابوعبیدہ: ان سے مراد زیاد بن عیسیٰ ابوعبیدہ حذّاء ہیں۔ [۴۴] نجاشیؒ نے انھیں ثقہ شمار کیا ہے۔ [۴۵]

روایات کی سند کے بارے میں صرف انھیں دو روایتوں پر اکتفاء کی گئی ہے جو قائلین مصحف فاطمہ علیہا السلام کے قول کے صحیح ہونے اور اس کو ثابت کرنے کے سلسلہ میں کافی ہیں۔

مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں علماء کے اقوال:

اقوال علماء سے یہ پتہ چلتا ہے کہ شہزادی جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس

دوسرے صحیفے بھی تھے اس سلسلہ میں ذیل میں علماء کے اقوال کو بیان کیا جارہا ہے:

(۱) صاحبِ المراجعات فرماتے ہیں: مصحف فاطمہ علیہا السلام امثال، حکم، مواعظ، عبرت، اخبار اور نوادر پر مشتمل ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے اسے تالیف کیا ہے لکھنے کے بعد حضرت زہرا علیہا السلام کے سپرد کر دیا تا کہ ان کے پدر بزرگوار کی وفات کے سلسلہ میں تعزیت وتسلیت کا باعث بنے۔[۴۶]

(۲) سیرۃ الائمہ (علیہم السلام) میں لکھا ہے: یہ ایسی کتاب ہے جس میں معارف تشریع، اخلاق اور آداب ہیں یہ ان حوادث سے متعلق ہے جو آئندہ رونما ہوں گے حضرت زہرا علیہا السلام نے اپنے بابا اور شوہر سے جو کچھ سنا تھا ان ساری باتوں کو اس کتاب میں جمع کیا تھا۔[۴۷]

(۳) آقائے خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مصحف فاطمہ علیہا السلام ایک ایسی کتاب ہے جس کے مطالب خداوند عالم کی جانب سے حضرت زہرائے مرضیہ (علیہا السلام) پر الہام ہوئے تھے۔[۴۸]

(۴) صاحب اعیان الشیعہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کے پاس دو مصحف تھے ایک کے مطالب خداوند عالم کی طرف سے الہام ہوئے تھے اور دوسرے کے مطالب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھوایا تھا۔[۴۹]

۵

باب پنجم

مصحف فاطمہ زہرا علیہا السلام کے املا کرنے والے اور اس کے مضامین

مصحف فاطمہ علیہا السلام از منابع ائمہ علیہم السلام:

مصحف فاطمہ علیہا السلام ایک ایسی کتاب ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد فرشتہ نے اس کے مطالب ومضامین کو بیان کیا اس میں حلال وحرام کا قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے اہل بیت علیہم السلام بہت سے موارد میں اس عظیم کتاب سے استناد واستدلال کرتے تھے اس کے ذریعہ لوگوں کو اہم اہم خبریں بتاتے تھے اس کتاب میں بہت بلند پایہ مضامین اور وسیع حقائق و معارف ہیں یہ کتاب ائمہ اطہار علیہم السلام کے منابع سے شمار ہوتی ہے اس کے متعلق بہت زیادہ روایات وارد ہوئی ہیں ان میں سے اکثر وبیشتر ان شاء اللہ اسی باب میں ذکر کی جائیں گی۔

اس مصحف شریف میں بہت زیادہ معلومات ہونے پر کوئی تعجب نہیں کیونکہ علیم وخبیر خدا کی جانب سے یہ ساری باتیں الہام کی گئیں اور مصلحت کے پیش نظر خداوند عالم نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اور ان کی اولاد طاہرین علیہم السلام کو ان باتوں سے مطلع فرمایا شاید وہ مصلحت ان کی عزت وتکریم ہو کیوں کہ جناب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اہل بیت علیہم السلام امت اسلام کے حقیقی رہبر اور خدا کے بندوں کے ملجا وماوئ تھے ہر ایک کو اُن کے در پر آکر نجات ملتی تھی سب کی ساری مشکلیں انھیں سے حل ہوتی تھیں خواہ وہ انسان ہوں یا حیوان یا فرشتے سب کو ان کے در پر سر جھکانا پڑا کیوں کہ عزت دینے والے خدا نے انھیں یہ عزت اور عظمت بخشی تھی یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ آئندہ ان حضرات سے مختلف سوالات ہوں گے جو کچھ بھی لوگ پوچھ سکتے ہیں ان سے پوچھیں گے اُس وقت یہ کتاب ان سارے سوالات کا جواب دینے کے لئے کافی ہوگی کیوں کہ خدائے کافی کی جانب سے اس کے مطالب نازل کئے گئے ہیں.

آج تک کسی ایک کتاب میں یہاں تک کہ مخالفین کی کتاب میں بھی یہ نہیں دیکھا گیا کہ اہل بیت علیہم السلام کسی بات کا جواب دینے سے عاجز رہے ہوں یا کچھ تامل وتاخیر کئے ہوں اِدھر سوال اُدھر جواب حاضر! کیوں کہ یہ حضرات خدا کے برگزیدہ بندے ہیں درحقیقت انھیں کے ذریعہ خدا کو پہچانا گیا جیسا کہ خود انھوں نے بھی فرمایا: (عن ابی جعفر علیہ السلام): **بِنَا عُرِفَ اللهُ**: ہمارے ذریعہ لوگوں کو خدا کی معرفت حاصل ہوئی. [۱] خدا اپنے خاص بندوں پر بہت زیادہ فضل واحسان کرتا ہے: **ذَالِکَ فَضْلُ اللهِ یُؤْتِیهِ مَنْ یَّشَآءُ**: یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرے. [۲]

حضرات ائمہ علیہم السلام کے دشمن اور ظالم وغاصب خلفاء ہمیشہ لوگوں کے

سوالوں کا جواب دینے سے عاجز رہے اور بہت سے مقامات پر بے حد رسوا اور ذلیل ہوئے اور برابر مشکلات کو حل کرنے میں حلال مشکلات حضرت علی (علیہ افضل الصلوات) اور ان کے بعد ان کی اولاد کا سہارا لیا یا خود آ کر ان کے در سے اپنی مشکل کو حل کر کے واپس گئے یا کسی دوسرے کے ذریعہ ان حضرات سے مشکل کا حل اور پیچیدہ مسائل کا جواب دریافت کیا معصومین علیہم السلام علم لدنی وذخیرۂ معلومات الہامیہ کے سہارے فوراً جواب عنایت فرماتے تھے اس طرح سے غیروں کے سامنے بھی عظیم الشان دین "اسلام" اور اس کے ماننے والے مسلمانوں کی لاج رکھ لیتے تھے ورنہ تاریخ کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ بالکل کورے ایرے غیرے، بے شعور افراد خلافت کو غصب کر بیٹھے اور لوگوں کے حاکم بنے رہے جب کوئی سوال ہوا تو حیرت سے منہ تکتے رہے!

کتاب مناقب میں ابن شہر آشوبؒ نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں جاحظ جیسے نہایت متعصب کا یہ منصفانہ قول نقل کیا ہے... **یسئلونہ ولم یسئل ہو احداً**: جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب اور دوسرے حضرات مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام سے تمام چیزوں کے بارے میں پوچھتے تھے مگر انھوں نے کسی سے کچھ نہ پوچھا۔[۳]

کسی تاریخ میں نہیں لکھا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام نے کسی معمولی مشکل کے حل کے لئے بھی کسی کے دروازہ پر قدم رکھا ہو، کچھ پوچھا ہو بلکہ بچپن ہی میں

باب پنجم

مصحف فاطمہ علیہا السلام کے املا کرنے والے اور اس کے مضامین

انھوں نے پیر فرتوت، قاضی القضاۃ سے لاجواب علمی مناظرہ و مقابلہ کیا ہے اس دعویٰ پر حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور یحیٰ بن اکثم کا تاریخی مناظرہ گواہ ہے کہ حضرت نے اس کے بڑے سوچے سمجھے اور اس کے خیال میں بالکل پیچیدہ سوال کے مختلف گوشے پیدا کئے پھر ایک ایک کا الگ الگ جواب مرحمت فرمایا لطف پروردگار سے باطل شرمسار اور حق سیکڑوں افتخار کے ساتھ کامیاب و سرخرو ہو گیا.

فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ [۴] یہ سن کر وہ ہکا بکا رہ گیا، کہاں ائمۃ الہداۃ! اور کہاں قاضی القضاۃ! بھلا ان کا کوئی بھی مقابلہ کر سکتا ہے؟ ''بہ بین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا!'' اگر اس کی شرح و تفصیل لکھی جائے تو ''مثنوی ہفتاد من کاغذ شود''.

ہم نے اس معجزہ و مناظرہ کو اپنی کتاب ''معجزات و کرامات حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام'' میں باب یازدہم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے پہلے معجزہ میں تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے یہاں صرف اس کے حوالوں پر اکتفا کر رہے ہیں اس کی کتابت مکمل ہو چکی ہے خدا جلد سے جلد اہل بیت عصمت و طہارت (علیہم السلام) کے طفیل میں اشاعت کے اسباب فراہم کرے اس میں بہت سے معجزات طولانی ہیں اور بعض معصومین علیہم السلام کے معجزات باہرات کی تعداد سو (۱۰۰) سے بھی زیادہ ہے خلاصہ یہ کہ بہت ضخیم ہے کتاب معجزات و کرامات حضرت امام علی رضا علیہ السلام ماہ شعبان ۱۴۲۴ھ میں لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے یہ مذکورہ بالا کتاب کا صرف ایک ہی (گیارہواں) باب ہے جسے مستقل طور پر الگ سے شائع کیا گیا درمیانی (رقعی) سائز میں ۳۰۴ صفحات پر مشتمل ہے بہرحال ذیل میں اثبات و تحفہ کے علاوہ بقیہ حوالے کتاب ''چودہ ستارے'' سے نقل کئے گئے ہیں:

(اثبات الہداۃ، تحفۃ المجالس، کشف الغمہ، منہج التحقیق، قصص الانبیاء، تاریخ ائمہ: ص۴۸۵، سوانح محمد تقی علیہ السلام: ص۶، صواعق محرقہ: ص۱۲۳، مطالب السؤل: ص۲۹۰، شواہد النبوۃ: ص۲۰۴، نور الابصار: ص۱۴۵، ارجح المطالب: ص۴۵۹، روائح المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ص۱۹۱، شرح ارشاد: ص۴۷۶). [۵]

مصحف فاطمہ علیہا السلام باعث خنکی چشم ائمہ علیہم السلام:

ہاں! شاید انھیں پوشیدہ اسرار کی وجہ سے ائمہ علیہم السلام نے ''مصحف فاطمہ علیہا السلام پر افتخار کیا اور اسے اپنی آنکھیں ٹھنڈی ہونے کا ذریعہ بتایا ان کے دشمنوں کی آنکھیں اندھی ہو جائیں لیکن جو ''مولا'' کا حامی نہیں بلکہ قائل ''لولا'' کا طرفدار ہے وہ ان فضائل و مناقب اور واقعیات و بدیہیات کو تحمل نہیں کر پاتا اور انھیں قبول نہیں کرتا ہے: ذَالِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ: بالکل کھلا ہوا گھاٹا یہی تو ہے! [٦]

تاریخ میں دو یادگار ''لَوْلا'' ہیں:

ا۔ عمر نے بارہا کہا: لَولا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ: اگر حضرت علی علیہ السلام نہ ہوتے تو میں (عمر) ہلاک اور نیست و نابود ہو جاتا!

٢۔ اہل سنت کے امام اعظم ابو حنیفہ نے کہا: لَولا السَّنَتَانِ لَهَلَکَ النُّعْمَانُ: دو سال جن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی شاگردی اختیار کی، ان سے کسب علم و فیض کیا اگر وہ نہ ہوتے تو میں ہلاک و برباد ہو جاتا!

افتخار شیعہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے حدیث افتخار کو بحار الانوار میں اس طرح نقل فرمایا ہے:

عن فضیل بن عثمان عن الحذّاء قال لی ابو جعفر علیہ السلام یا اباعبیدة!

من کان عنده سیف رسول الله صلی اللهعلیه و آله وسلم و درعته و رایته المغلبة و مصحف فاطمة علیها السلام قرّت عینه.

ابوعبیدہ حذاء، ناقل ہیں کہ حضرت امام ابوجعفر [محمد باقر] علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ابوعبیدہ! جس کے پاس جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تلوار، زرہ، آنحضرتؐ کا، کامیابی دلانے والا علَم اور ''مصحف فاطمہ'' علیہا السلام ہو اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی. [۷]

کاتب مصحف فاطمہ علیہا السلام:

اکثر روایات میں وارد ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کو حضرت علی علیہ السلام نے لکھا ہے ذیل میں ان روایات سے صرف وہ کلمات نقل کئے جا رہے ہیں جو اس کتابت پر دلالت کرتے ہیں:

﴿حدیث نمبر ا﴾

حماد بن عثمان سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے جواب دیا:

...فَجَعَلَ اَمِیرُ الْمُؤمِنِینَ عَلَیهِ السَّلامُ یَکْتُبُ کُلَّمَا سَمِعَ حَتّٰی اَثْبَتَ مِنْ ذَالِکَ مُصْحَفاً: حضرت علی علیہ السلام جو کچھ سنتے تھے اسے لکھ لیتے تھے اس طرح سے ایک مصحف تیار کرلیا. [۸]

حدیث نمبر۲

ابو عبیدہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:... و کان علی علیہ السلام یکتب ذالک فهذا مصحف فاطمة علیها السلام: حضرت علی علیہ السلام ان مطالب کو لکھتے تھے اسی نوشتے کا نام مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے.[۹]

حدیث نمبر۳

علی بن سعید نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:... والله مصحف فاطمة علیها السلام... و خطّه علی علیہ السلام بیده: مصحف فاطمہ علیہا السلام کو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے لکھا.[۱۰]

حدیث نمبر۴

جناب محمد بن مسلم روایت کرتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:... و خلفت فاطمة علیها السلام مصحفاً... و خط علی علیہ السلام: حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اپنے بعد ایک مصحف چھوڑا جس کی تحریر حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کی ہے.[۱۱]

حدیث نمبر۵

علی بن حسین نے نقل کیا: ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:... و عندنا مصحف

فاطمة عليها السلام وخط علی علیہ السلام : مصحف حضرت فاطمہ علیہا السلام جو حضرت علی علیہ السلام کے خط مبارک سے ہے وہ ہمارے پاس ہے. [۱۲]

﴿حدیث نمبر ۶﴾

علی بن حمزہ نے کہا: حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:... وعندنا مصحف فاطمة عليها السلام وخط علی علیہ السلام : مصحف فاطمہ علیہا السلام جو حضرت علی علیہ السلام کے خط ہ مبارک سے ہے وہ ہمارے پاس ہے. [۱۳]

ان تمام روایات میں وارد ہے کہ خود حضرت علی علیہ السلام نے مصحف فاطمہ علیہا السلام کو لکھا مگر صرف ابن رستم طبریؒ [امامی] کی کتاب "دلائل الامامہ" میں ایک ایسی روایت موجود ہے جو دلالت کرتی ہے کہ فرشتے مصحف فاطمہ علیہا السلام کو آسمان سے لائے وہ خداوند عالم کی جانب سے لکھی ہوئی تھی.

اس روایت کے پیش نظر اس کے املا کرنے اور حضرت علی علیہ السلام کے لکھنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا مذکورہ روایت میں یہ بھی وارد ہے: "...ووضعوا المصحف فی حجرها... فرشتوں نے مصحف فاطمہ علیہا السلام کو آسمان سے لاکر حضرت فاطمہ علیہا السلام کی آغوش میں رکھ دیا." [۱۴]

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام لکھی ہوئی بالکل تیار شدہ آسمان سے نازل ہوئی یعنی صرف اس کے مطالب ومندرجات ہی آسمان سے نازل نہیں ہوئے ہیں بلکہ وہ خود پوری پوری آسمان سے نازل کی گئی ہے.

طبریؒ کی یہ روایت گزشتہ تمام روایات سے تعارض کر رہی ہے کیوں کہ ان سب میں یہ وارد ہے: "مصحف فاطمہ علیہا السلام کو حضرت علی علیہ السلام نے لکھا۔"

راہ حل تعارض وضعف سند روایت طبریؒ:

اس تعارض کو حل کرنے کے دو طریقے ہیں:

(۱) روایت طبریؒ کو اس کے ظاہر سے صرف نظر کرتے ہوئے ہم کہیں: "ووضعوا المصحف فی حجرھا" کے معنی یہ ہیں کہ فرشتوں نے حضرت زہرا علیہا السلام کو املا کیا اس صورت میں املا کے وقت حضرت علی علیہ السلام کے بھی وہاں موجود ہونے اور اس کو لکھنے میں کوئی مانع نہیں ہے البتہ واضح رہے کہ یہ احتمال بہت بعید ہے۔

(۲) شاید حل کا یہی دوسرا طریقہ متعین ہو اور وہ یہ کہ ایک دم سے روایت طبریؒ کو چھوڑ دیا جائے کیوں کہ اس کی سند میں ایک راوی "جعفر بن محمد بن مالک فزاری" نام کا موجود ہے اس کے بارے میں نجاشیؒ نے کہا ہے: "یہ شخص حدیث میں ضعیف تھا... اور میں نے سنا کہ دوسرے نے اس کے بارے میں کہا: یہ شخص فاسد المذہب والروایت بھی تھا۔" [۱۵]۔ [یعنی نہ تو اس کا مذہب صحیح تھا اور نہ صحیح طور سے روایت ہی بیان کرتا تھا!]

احمد بن حسین سے منقول ہے کہ انھوں نے "فزاری" راوی کے بارے میں کہا:

''وہ حدیثیں گڑھتا تھا اور بغیر جانے پہچانے افراد سے روایت کرتا تھا.''[۱۶]

ابن غضائری نے ان الفاظ میں اس کی توصیف کی ہے: وہ جھوٹا تھا، اس کی ساری حدیثیں متروک ہیں، اس کے مذہب میں ارتفاع تھا، وہ ضعیف و نامعلوم افراد سے نقل کرتا تھا اس کے اندر ضعفاء کے تمام عیوب جمع تھے.''[۱۷]

ابن ولید و ابن نوح اور صدوقؒ نے بھی اسے ضعیف بتایا ہے جیسا کہ نجاشیؒ نے محمد بن احمد بن یحییٰ کے حالات زندگی میں ان سے نقل کیا ہے.[۱۸]

''فزاری'' کے بارے میں اکثر علمائے علم رجال کے اقوال نقل کرنے اور اسے ضعیف بتانے کے بعد شیخ طوسیؒ نے جو اسے اپنی کتاب رجال میں ثقہ بتایا ہے اس قول کا کوئی فائدہ اور اثر نہیں ہوگا[۱۹] کیونکہ یہاں اکثریت کی بات قابل قبول ہے اور وہی ترجیح بھی رکھتی ہے.

جب روایت طبریؒ کی سند میں اس قدر اشکالات ثابت کئے جا چکے تو ظاہر ہے کہ اس کا ترک کر دینا ہی بہتر ہے اور جب اسے چھوڑ دیں گے تو صرف وہ ساری روایات باقی رہ جائیں گی جو دلالت کرتی ہیں کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کو حضرت علی علیہ السلام نے لکھا اور پھر کوئی دوسری روایت ان کی معارض بھی نہ رہ جائے گی کیوں کہ صرف یہی ایک طبریؒ کی روایت معارض تھی بہر حال یہ پوری سب سے طولانی روایت اپنے مقام پر باب ہشتم میں اسناد کے ساتھ ذکر کی جائے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ.

علامہ مجلسیؒ کے نزدیک کتاب دلائل الامامہ کی اہمیت:

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب ''دلائل''اور اس کے مولف کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:''یہ کتاب معتبر اور مشہور کتابوں میں سے ہے جب یہ لکھی جا چکی تو اس کے بعد جتنے علماء آئے سب نے اس سے مطالب کو نقل کیا منجملہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ اور کتاب دلائل الامامہ کے مؤلف بزرگوار شیعہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں اور مشہور ''تاریخ طبری'' کے مولف ایک سنی عالم ہیں.

نجاشیؒ نے ان کے بارے میں کہا:''محمدؒ بن جریرؒ بن رستم طبری آملیؒ ابو جعفر، جلیل القدر شیعہ علماء میں شمار ہوتے ہیں ان کا کلام بہترین ہوتا ہے اور وہ حدیث میں ثقہ ہیں.''[۲۰]

اگر چہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی فرمائش اپنی جگہ بالکل صحیح ہے لیکن کسی عالم کے بارے میں کسی دوسرے عالم نے یہ ضمانت نہیں لی ہے کہ فلاں عالم کی کتاب میں لکھی ہوئی ساری باتیں شروع سے آخر تک صحیح ہیں کیوں کہ عالم معصوم نہیں ہے ہر عالم نہایت زحمت و مشقت سے مفید باتوں کو جمع کر کے کتاب میں لکھتا ہے اسی میں کچھ ایسی باتیں بھی لکھ جاتی ہیں جو تمام علماء کے نظریۓ اور عقائد حقہ کے خلاف ہوتی ہیں اس طرح کی اکثر باتیں عصیان کے باعث نہیں لکھی جاتیں بلکہ نسیان، غفلت اور عدم دقّت کی وجہ سے ایسا لکھ دیا جاتا ہے خداوند عالم غفور و رحیم ہے

ان شاء اللہ وہ اپنے لطف وکرم سے ان لغزشوں کو معاف کردے گا. اس سلسلہ میں اس سے پہلے بھی تیسرے باب میں کچھ باتیں گزر چکی ہیں جس کا عنوان یہ تھا: ''روایات تحریف کے متعلق شیعوں کا عقیدہ.''

ہمارے استاد مرجع بزرگوار حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے نوری ہمدانی مدظلہ العالی نے فرمایا: ''مشہور و معروف کتاب وسائل الشیعہ میں پینتیس (۳۵) ہزار اور کتاب مستدرک الوسائل: محدث نوریؒ میں تیئیس (۲۳) ہزار پھر مجموعی طور پر اٹھاون (۵۸) ہزار احادیث موجود ہیں ان کو نقل اور بیان کرنے والے افراد کی تعداد چودہ (۱۴) ہزار ہے دین مقدس اسلام کے بارے میں صرف اس شخص کو اپنا نظریہ پیش کرنے کا حق ہے جو ان تمام احادیث پر مسلط ہو اور ایک ایک راوی کو اچھی طرح پہچانتا بھی ہو.''

استاد کی یہ بات بہت اچھی ہے کیوں کہ پڑھے لکھے افراد میں بھی کچھ لوگ بڑے سادے ہیں ان کے ذاتی عقیدہ اور ذوق کے خلاف جو باتیں ہوتی ہیں ان کے بارے میں فوراً کہہ دیتے ہیں: ''میں اس بات کو روایت سے ثابت کردوں گا!''

واقعاً یہ راہ بڑی دشوار ہے البتہ صرف ان لوگوں کے لئے جو احتیاط کے ساتھ قدم اٹھانا چاہتے ہیں، احتیاط کے ساتھ کچھ کہنا اور لکھنا چاہتے ہیں صرف روایت موجود ہونے سے کسی بات کو نہ تو ثابت کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کا انکار ہی کیا جا سکتا ہے کیوں کہ اس سے پہلے کا مرحلہ خود راوی کو پہچاننا ہے اس کے بعد کا

مرحلہ اس کی حدیث کو دلیل قرار دینا ہے اسی اثبات وتحقیق کی راہ میں محققین و متفکرین اسلام سے کس قدر لغزشیں ہوئی ہیں! جھوٹے راوی کس قدر زیادہ تھے! کیا جھوٹوں کی باتیں ایک مچھر کے برابر بھی اہمیت رکھتی ہیں! کیا جن لوگوں نے ان کی روایتوں پر اعتماد کیا انھوں نے دھوکہ نہ کھایا!

ہم نے اس کتاب کے چھٹے باب میں اس طرح کی جھوٹی روایات کے بہت سے نمونے مفصل طور پر بیان کئے ہیں وہاں پر اس عنوان کا مطالعہ کیا جائے: ''گڑھی ہوئی حدیثوں کی تعداد اور نظر علامہ امینیؒ'' تقریباً ایک لاکھ جعلی حدیثیں موجود ہیں ذرا اس کے بارے میں غور کیا جائے!

مصحف فاطمہ علیہا السلام کا املا کرنے والے:

متعدد روایات میں وارد ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے سارے مطالب، خداوند عالم کی جانب سے فرشتوں کے ذریعہ حضرت زہراء علیہا السلام پر الہام ہوئے اور حضرت علی بن ابی طالب علیہما السلام کے دست مبارک سے لکھے گئے، کس نے لکھایا؟ اس میں کئی ایک احتمالات ہیں: ۱۔ خداوند عالم ۲۔ فرشتہ ۳۔ جبرئیلؑ ۴۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

﴿۱۔ خداوند تعالیٰ﴾

ابو بصیرؒ سے مروی ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:... انما ھو

شیء أملاها الله و اوحیٰ الیها : مصحف فاطمہ علیہا السلام میں ایسے مطالب ہیں جنھیں خدا نے املا کیا اور حضرت زہراء علیہا السلام پر وحی کی ہے. [۲۱]

اس حدیث کی منقولہ عبارت ''املاها الله'' میں دو (۲) احتمال ہیں:

(۱) ناسخین سے اشتباہ ہوگیا کیوں کہ صحیح عبارت اس طرح ہونی چاہئے: ''املاه الله''، ضمیر (ہ) لفظ ''شیء'' کی طرف لوٹے گی.

(۲) ضمیر (ھا) بنا بر نزع خافض، محلاً منصوب ہے اصل عبارت اس طرح ہے: املاه علیها الله ، مفعول بہ (ضمیر غائب مذکر) حذف ہے اس کے بعد خافض (علیٰ) بھی حذف ہوگیا ہے اور جو ضمیر، محلاً مخفوض (مجرور) تھی وہ فعل ''املی'' سے ملحق ہوگئی [پھر اس طرح سے ''املاها'' ہوگیا].

شاید پہلا احتمال، صحت سے زیادہ نزدیک ہو کیوں کہ احتمال دوم میں تکلف بالکل آشکار ہے اور اوحی الیها کے معنی الهم الیها ہیں کیونکہ قرآن مجید میں لفظ ''وحی'' متعدد آیات میں ''الہام'' کے معنی میں آیا ہے اس کی تفصیلی بحث چھٹے باب کے شروع میں آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ.

۲۔ فرشتہ

حماد بن عثمان ناقل ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا:... فارسل الیها ملکاً.. پس خدا نے حضرت زہرا علیہا السلام کی خدمت میں ایک فرشتہ کو بھیجا. [۲۲]

اس روایت میں دو چیزیں قابل غور ہیں:

(۱) حضرت زہرا علیہا السلام نے جو حضرت علی علیہ السلام سے شکوہ کیا اس کے کیا معنی ہیں اور شکوہ سے مراد کیا ہے؟ اس کے بارے میں ساتویں باب میں ایک تفصیلی بحث آئے گی (ان شاء اللہ تعالیٰ) جس کا عنوان یہ ہوگا: ''نزول ملائکہ کے وقت کس بات کا شکوہ؟''

(۲) اس روایت کا ظاہر یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام جو کچھ جبرئیل سے سنتے تھے خود ہی اسے لکھ لیا کرتے تھے یعنی ایسا نہیں ہے کہ فرشتہ کی باتیں صرف حضرت زہرا علیہا السلام سنتی تھیں پھر بعد میں حضرت علی علیہ السلام سے بیان کرتی تھیں وہ لکھ لیتے تھے.

دوسری روایت میں وضاحت وصراحت موجود ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اسی وقت براہ راست جبرئیل سے سنتے اور لکھتے تھے چنانچہ عمر بن یزید سے مروی ہے:

قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الذی املی جبرئیل علیٰ عَلِی علیہ السلام أقرآنٌ؟ قال: لا! میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: جبرئیل نے حضرت علی علیہ السلام کو جو مطالب لکھائے کیا وہ قرآن تھے؟ فرمایا: نہیں![۲۳]

﴿۳۔ جبرئیل﴾

صحیحۂ ابوعبیدہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:... وکان جبرئیل یأتیھا... ویخبرھا: جبرئیل حضرت زہرا علیہا السلام کی خدمت میں آتے تھے... انھیں خبر دیتے تھے.[۲۴]

۴۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علی بن حسین نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے... ولکنه املاء رسول الله وخط علی علیہ السلام مصحف فاطمہ علیہا السلام کو رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت علی علیہ السلام سے لکھوایا۔ [۲۵]

دوسری روایت میں علی بن سعید نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے.. وانه لاملاء رسول الله وخطّه علی علیہ السلام بیده: مصحف فاطمہ علیہا السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے املا کیا اور حضرت علی علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے لکھا۔ [۲۶]

املا کرنے والے جبرئیل یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

خدا، فرشتہ، جبرئیل ان تین عناوین میں کوئی تعارض نہیں ہے کیوں کہ پہلے مرحلہ میں خداوند عالم نے مصحف فاطمہ علیہا السلام کے سارے مطالب، جبرئیل فرشتہ کو املا کئے لیکن جن روایات میں وارد ہے کہ جبرئیل نے املا کیا یہ پہلی نظر میں ان روایات کے معارض لگتی ہیں جن میں وارد ہے: "رسول اللہ" نے املا کیا کیوں کہ لفظ "رسول اللہ" سے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تبادر و انصراف ہوتا ہے لہٰذا اس تعارض کو دور کرنا ضروری ہے اور اس کو حل کرنے کے سلسلہ میں تین اہم احتمالات ہیں:

حل تعارض کے طریقے:

(ا) احتمال ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام صرف ایک کتاب ہو مگر وہ دو قسم کے مطالب پر مشتمل ہو: ایک حصہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ سلم) نے لکھایا ہو اور دوسرا جبرئیل نے لکھایا ہو.

(۲) ممکن ہے کہ حضرت زہرا علیہا السلام کے پاس دو مصحف رہے ہوں: ایک کے مطالب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھائے ہوں اور دوسرے کے جبرئیل.

(۳) ممکن ہے کہ لفظ ''رسول اللہ'' سے مراد جبرئیل ہوں کیوں کہ ''رسول اللہ'' کے معنی ہیں: اللہ کا پیغام لانے والا، چونکہ جبرئیل، خدا کا پیغام لاتے تھے اس لئے وہ بھی خدا کے ''رسول'' ہوئے یعنی خدا کی جانب سے پیغام دے کر بھیجے گئے.

اگر پہلے احتمال کو قبول کریں تو ''مصحف فاطمة علیها السلام من املاء جبرئیل'' کی عبارت کے خلاف ہے کیوں کہ اس عبارت سے ذہن میں تبادر ہوتا ہے کہ مصحف کو شروع سے آخر تک صرف جبرئیل نے لکھایا ہے یعنی ایسا نہیں ہے کہ صرف کچھ حصہ جبرئیل نے لکھایا ہو.

دوسرے احتمال کو علامہ سید محسن امینؒ نے اعیان الشیعہ میں بیان اور قبول فرمایا

ہے[۲۷] اسی باب میں عنقریب اس کے متعلق بحث آئے گی جس کا عنوان یہ ہوگا:
''مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حکم زکوٰۃ''.

احتمال سوم کو علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار میں اختیار فرمایا ہے. [۲۸] اس احتمال پر بہت زیادہ شواہد موجود ہیں کیوں کہ واقعاً لفظ ''رسول اللہ'' سے اس کے لغوی معنی یعنی'' خدا کا بھیجا ہوا[فرشتہ] مراد ہے قرآن مجید میں یہ لفظ کثرت کے ساتھ فرشتوں کے لئے آیا ہے: [۲۹]

﴿جن آیات میں ''رسول اللہ'' سے مراد ''فرشتہ'' ہے﴾

نمبر شمار	نام سورہ	سورہ نمبر	آیت نمبر	نمبر شمار	نام سورہ	سورہ نمبر	آیت نمبر
۱	انعام	۶	۶۱	۲	اعراف	۷	۳۷
۳	ھود	۱۱	۷۷،۸۱،۹۹	۴	حِجر	۱۵	۶۱،۱۵
۵	مریم	۱۹	۱۷،۱۸،۱۹	۶	طٰہٰ	۲۰	۲۰
۷	حج	۲۲	۷۵	۸	فاطر	۳۵	۱

واضح رہے کہ ان کے علاوہ دوسرے موارد بھی چھٹے باب میں آئندہ بیان کئے جائیں گے عنوان یہ ہوگا: ''آیات سے اثبات تکلم ملائکہ'' آیت چہارم (سورۂ ہود: ۶۹/۱۱ تا ۷۳)
آیت سوم (سورۂ مریم: ۱۶/۱۹ تا ۱۹) ان آیات میں بھی لفظ ''رسول'' کا اطلاق

ملائکہ پر ہوا ہے اختصار کے پیش نظر صرف حوالوں پر اکتفاء کی گئی ہے طالبین، قرآن مجید میں مطالعہ فرما سکتے ہیں.

آیات کی طرح روایات میں بھی لفظ ''رسول'' کا اطلاق ملائکہ پر ہوا ہے منجملہ ایک روایت میں حضرت امام علی رِضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْمَلَائِکَۃُ ھُمْ رُسُلُ اللہِ: فرشتے، اللہ کے رسول ہیں. [۳۰]

آقائے برکات نے اپنی کتاب میں اس کے علاوہ دو اور بھی حدیثیں نقل کی ہیں اس کے بعد فرمایا: ''نتیجہ یہ ہوا کہ روایات مصحف میں لفظ ''رسول اللہ'' سے مراد حضرت ''جبرئیل'' ہیں پس تنافی ختم ہو جائے گی.

مندرجات مصحف فاطمہ علیہا السلام:

روایات مصحف کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے کیوں کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ اس میں فلاں فلاں چیزیں موجود نہیں ہیں اور بعض میں یہ صراحت ہے کہ فلاں فلاں چیزیں موجود ہیں پس اس اعتبار سے ان مندرجات کو دو عناوین میں بیان کیا جائے گا: (۱) منفی مندرجات (۲) مثبت مندرجات.

الف) منفی مندرجات:

روایات اہل بیت علیہم السلام بتاتی ہیں کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اندر دو چیزیں نہیں ہیں: (۱) قرآن (۲) احکام شرعی، ذیل میں دونوں کا بیان تفصیل کے ساتھ ہوگا:

نفی قرآن پر دلالت کرنے والی روایات:

جن روایات میں مصحف فاطمہ علیہا السلام کا ذکر ہوا ہے اکثر میں یہ نفی کی گئی ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام قرآن نہیں ہے نیز آیات قرآن پر مشتمل نہیں ہے [بلکہ اس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے] اس کا تذکرہ مختلف تعبیرات اور عبارات کے ساتھ ہوا ہے شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ کسی کو یہ توہم وگمان نہ ہو کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام وہی قرآن ہے. بہر حال وہ روایات یہ ہیں:

(۱) ما هو قرآن: مصحف فاطمہ علیہا السلام قرآن نہیں ہے.

محمدؒ بن مسلم نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے:... **وخلفت فاطمة عليها السلام مصحفاً ما هو قرآن**: حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام ایک مصحف چھوڑ کر اس دنیا سے گئیں وہ قرآن نہیں ہے. [۳۱]

(۲) ما ازعم انه قرآن: میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ وہ قرآن ہے.

عنبسہ بن مصعب بن ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے: و مصحف فاطمة علیها السلام أما والله ما ازعم انه قرآن: آگاہ رہو خدا کی قسم! میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ وہ قرآن ہے۔ [۳۲]

(۳) ما هو بالقرآن: مصحف فاطمہ علیہا السلام قرآن نہیں ہے۔

محمد بن عبدالملک نے اپنے باپ عبداللہ سے روایت کی ہے: وعندنا مصحف فاطمة علیها السلام اما والله ما هو بالقرآن: مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس ہے آگاہ رہو خدا کی قسم! وہ قرآن نہیں ہے۔ [۳۳]

(۴) ما ازعم فيه قرآناً: میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ اس میں قرآن ہے۔

حسین بن ابی العلاء نے کہا: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا انھوں نے فرمایا: ومصحف فاطمة علیها السلام ما ازعم فيه قرآناً: میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اندر قرآن ہے۔ [۳۴]

(۵) ليس فيه شيء من القرآن: مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اندر قرآن کا کچھ بھی نہیں ہے۔

علی بن حمزہ نے حضرت عبد صالح [امام کاظم علیہ السلام] سے روایت کی ہے: عندی مصحف فاطمة علیها السلام ليس فيه شيء من القرآن: مصحف فاطمہ علیہا السلام میرے پاس ہے اس کے اندر قرآن کا کچھ بھی نہیں ہے۔ [۳۵]

(۶) مافيه شيء من كتاب الله: اس میں خدا کی کتاب سے کچھ بھی نہیں ہے۔

ابوحمزہ نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے: مصحف فاطمة علیها السلام ما فیه شیء من کتاب الله : مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اندر خدا کی کتاب سے کچھ بھی نہیں ہے. [۳۶]

(۷) مافیه آیةمن کتاب الله: اس میں کتاب خدا کی ایک آیت تک نہیں ہے.

علی بن سعید نے کہا کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ... وعندنا و الله مصحف فاطمة علیها السلام ما فیه آیة من کتاب الله: خدا کی قسم! مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس ہے اس میں کتابِ خدا کی ایک آیت بھی نہیں ہے. [۳۷]

(۸) مافیه حرف من القرآن: اس میں قرآن کا ایک حرف تک نہیں ہے.

علی بن حسین نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے: ... و عندنا مصحف فاطمة علیها السلام اما و الله ما فیه حرف من القرآن: مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس ہے آگاہ رہو خدا کی قسم! اس میں قرآن کا ایک حرف تک نہیں ہے. [۳۸]

(۹) مافیه من قرآنکم حرف واحد: اس کے اندر تمہارے قرآن کا ایک حرف تک نہیں ہے.

ابوبصیرؒ نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے: و ان عندنا لمصحف فاطمة علیها السلام و الله ما فیه من قرآنکم حرف واحد: بیشک مصحف

فاطمہ ہمارے پاس ہے خدا کی قسم! اس کے اندر تمہارے قرآن کا ایک حرف تک نہیں ہے. [۳۹]

یہ تمام روایات جن میں صراحت اور وضاحت ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام قرآن نہیں ہے یہاں تک کہ اس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے اس قدر صراحت کے باوجود بھی علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے ''کنز جوامع الفوائد'' نام کی ایک خطی کتاب سے نقل کیا ہے کہ ابوبصیرؒ نے کہا:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت اس طرح کی:

''سَئَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْکَافِرِیْنَ (بولایة علیّ) لَیْسَ لَهٗ دَافِعٌ''

ثم قال: هكذا هی فی مصحف فاطمة علیها السلام و روی البرقی: انه قال: هكذا والله انزلها جبرئیل علی النبیّ صلّی الله علیه و آله وسلّم و هكذا هو مثبت فی مصحف فاطمة... روایت کے آخر میں وارد ہے کہ یہ آیت اسی طرح مصحف فاطمہ علیہا السلام میں لکھی ہوئی ہے. [۴۰]

یہ روایت اصلاً معتبر نہیں ہے کیوں کہ اس کی سند میں ''محمد بن سلیمان دیلمی'' ہے اس راوی کو شیخ طوسیؒ ونجاشیؒ اور شیخ ابن غضائریؒ ضعیف جانتے ہیں. [۴۱]

نجاشیؒ نے رجال میں کہا: یہ راوی بہت ضعیف ہے کسی معاملہ میں اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ہے. [۴۲]

ابن غضائریؒ نے کہا: یہ حدیث میں ضعیف ہے اور اپنے مذہب میں مرتفع

باب ششم

غیر انبیاء سے ملائکہ کی گفتگو

امر اوّل

ہے اس پر التفات نہیں کیا جا سکتا.[۴۳]

ان اقوال کو نقل کرنے کے بعد آقائے برکات فرماتے ہیں:

یہ روایت متروک ہے اس کے مطابق عمل نہیں کیا جا سکتا اس روایت میں سند کے اعتبار سے بھی خرابی ہے کیوں کہ ضعیف ہے اور دلالت کے اعتبار سے بھی خرابی ہے کیوں کہ ایسی بہت سی روایات کے مخالف ہے جن میں وارد ہے:

"مصحف فاطمہ علیہا السلام میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے."

اس طرح کے مضامین کی نو (۹) روایات گزر چکی ہیں.

نفی احکام شرعی پر دلالت کرنے والی روایت:

روایت حماد بن عثمان جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے وہ دلالت کرتی ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام میں احکام شرعی نہیں ہیں: **تظهر الزنادقة ... اما انه ليس فيه شيء من الحلال والحرام ولكن فيه علم ما يكون ...**

آگاہ رہو کہ اس میں حلال وحرام ایک دم سے نہیں ہیں لیکن آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس کا علم موجود ہے.[۴۴]

مندرجات مصحف کے سمجھنے میں غلطی:

روایت حماد بن عثمان بالکل صراحت اور وضاحت کرتی ہے کہ مصحف فاطمہ

کے اندر احکام شرعی موجود نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود بھی بعض منجملہ سید ہاشم حسینیؒ نے ذکر کیا ہے کہ اس میں احکام شرعی بھی ہیں. [۴۵]

ان کی دلیل، حسین بن ابوالعلاء کی روایت ہے جس میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ما ازعم ان فیہ قرآناً وفیہ ما یحتاج الیہ الناس ولانحتاج الی احد حتی ان فیہ الجلدۃ ونصف الجلدۃ و ربع الجلدۃ و ارش الخدش: میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ اس میں قرآن ہے البتہ اس میں وہ ساری چیزیں ہیں جن کی ضرورت لوگوں کو پڑتی ہے، ہم کو کسی کی ضرورت نہیں پڑتی یہاں تک کہ اس میں ایک کوڑا مارنے کا جرمانہ، نصف کوڑا، ربع کوڑا مارنے کا جرمانہ موجود ہے اور ایک خراش تک لگانے کا جرمانہ موجود ہے. [۴۶]

آقائے برکات فرماتے ہیں:

سید (حسینی رحمۃ اللہ علیہ) کے کلام میں مرحوم سے ایک غلطی ہوگئی ہم نے اسے اپنی دوسری کتاب ''حقیقۃ الجفر عند الشیعۃ'' میں [ص ۸۸ پر] بیان کیا ہے یہ غلطی، روایت سابقہ کے سمجھنے میں غور نہ کرنے کی وجہ سے ہوگئی ہے کیونکہ وہ روایت ''جفر ابیض'' کے مندرجات کو بیان کر رہی تھی امام علیہ السلام نے روایت کے شروع میں فرمایا: ان عندی الجفر الابیض: بیشک جفر سفید میرے پاس ہے.

راوی نے اس کے مندرجات کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے جواب

دیا: زبور داؤد و توراۃ موسیٰ... ارش الخدش: جفر سفید کے اندر زبور داؤد،
توریت موسیٰ ...اور یہاں تک کہ خراش کا جرمانہ (دیت) موجود ہے. [۴۷]

غلطی کا منشاء وسبب:

سید (رحمہ اللہ) نے گمان کیا کہ جملہ ''وفیہ مایحتاج الناس الینا'' میں جو ضمیر ''فیہ'' ہے وہ ''مصحف فاطمہ علیہا السلام'' کی طرف لوٹتی ہے یہ صرف ایک توہم ہے کیوں کہ یہ ضمیر ''جفر ابیض'' کی طرف لوٹتی ہے اور یہ ''جفر ابیض'' ایسے علوم پر مشتمل ہے جن کی لوگوں کو ضرورت پڑتی ہے پس مذکورہ ضمیر، مصحف فاطمہ علیہا السلام کی طرف نہیں لوٹے گی.

آقائے مہدوی راد نے لکھا کہ علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے:

''شاید اس روایت کی تمام یا آخری دو ضمیریں ''جفر'' کی طرف لوٹیں مصحف کی طرف نہ لوٹیں اس طرح روایات کے درمیان سے تنافی ختم ہو جائے گی مصحف احکام پر مشتمل نہ ہوگی. [۴۸]

آقائے مرتضیٰ عاملی اس کے بارے میں فرماتے ہیں: وفیہ مایحتاج الناس الینا یہ جملہ، پہلے والے جملہ ما ازعم ان فیہ قرآناً پر عطف نہیں ہے اگر ہوتا تو مندرجات مصحف فاطمہ علیہا السلام کو بیان کرتا پس یہ جملہ زبور داؤد، تورات موسیٰ... پر عطف ہے یعنی زبور داؤد و مصحف فاطمہ علیہا السلام حلال وحرام

اور جن چیزوں کی لوگوں کو ضرورت ہے یہ سب چیزیں جفر سفید میں ہیں.[۴۹]

ظاہراً اس بات کو آقائے برکات نے مرتضٰی عاملی کی کتاب سے بیان کیا ہے اگر چہ انھوں نے آقائے مرتضٰی عاملی کی بڑی تعریف وتوصیف بیان کی ہے اور ان کی بہت سی باتوں کو نقل بھی کیا مگر یہاں پر ان کی کتاب کا حوالہ نہیں دیا بہر حال علامہ مجلسیؒ و آقائے برکات اور مرتضٰی عاملی کے نظریوں میں اتحاد ہے اور ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام میں احکام شرعی نہیں ہیں.

ہمارے اس دعویٰ پر حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی ایک حدیث ہے جس میں حضرت نے امامت کی علامتوں کو بیان کیا ہے...ویکون عنده الجفر الاکبر و الاصغر و اهاب ماعز و اهاب کبش فیهما جمیع العلوم حتی ارش الخدش وحتی الجلدة ونصف الجلدة وثلث الجلدة و یکون عنده مصحف فاطمة علیها السلام.[۵۰]

اس روایت میں ضمیر تثنیہ ''فِیهِمَا'' جفر اکبر واصغر کی طرف لوٹتی ہیں اور ان دونوں میں تمام علوم جمع ہیں یہاں تک کہ خراش کی بھی دیت ہے...

مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حکم زکوٰۃ:

صاحبِ اعیان الشیعہ [۵۱] کے نزدیک مصحف فاطمہ علیہا السلام بعینہ وہی کتابِ فاطمہ علیہا السلام ہے جس کا ذکر چوتھے باب میں ''کتاب تشریع'' کے

عنوان سے گزر چکا ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سے استناد کیا ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت سے زکوۃ کے بارے میں ایک شرعی حکم کا سوال کیا گیا تھا مدینہ کے سارے فقہاء اس کا جواب دینے سے عاجز تھے جب حضرت جواب دے چکے تو عبداللہ بن حسن نے امام علیہ السلام سے سوال کیا:

آپ نے یہ حکم کہاں سے بیان فرمایا؟

حضرت نے جواب دیا: قرئت فی کتاب امک فاطمة : میں نے تمھاری ماں ''فاطمہ'' کی کتاب میں اس کو پڑھ کر جواب دیا ہے.

آقائے مہدوی راد نے اپنے تحقیقی مقالہ میں سید ہاشم ہاشمی کے حوالہ سے لکھا ہے:

اس روایت میں ''کتاب سے'' مراد ''مصحف فاطمہ'' علیہا السلام نہیں ہے جیسا کہ بعض علماء نے غلط گمان کیا ہے نیز ''فاطمہ'' سے مراد حضرت ''فاطمہ زہرا'' علیہا السلام نہیں ہیں بلکہ ''فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام'' مراد ہیں جو عبداللہ بن حسن کی ماں تھیں اسی لئے امام علیہ السلام نے ''فاطمہ'' کے بعد ''زہرا'' کا اضافہ نہ کیا نیز ''اُم'' کی جگہ ''جدہ'' نہ کہا یہاں دو احتمال ہیں:

ا۔ ممکن ہے فاطمہ کے پاس ان کے باپ یا بھائی کی کوئی کتاب رہی ہو جس میں حلال وحرام کے مسائل تھے امام علیہ السلام نے اسی طرف اشارہ فرمادیا ہو.

۲۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی شہادت سے پہلے اپنی بیٹی فاطمہ کے

پاس کتاب جفر" کو امانت کے طور پر رکھ دیا تھا امام علیہ السلام نے اسی کی اشارہ فرمادیا ہو۔ [۵۲]

صاحبِ اعیان الشیعہ کا نظریہ:

علامہ سید امینؒ اپنا نظریہ بیان فرماتے ہیں: "کتاب فاطمہ علیہا السلام حکم شرعی پر مشتمل ہے اور یہ کتاب وہی مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے۔"

روایتِ زکوٰۃ میں نظریۂ آقائے برکات:

علامہ سید امینؒ کا نظریہ ان تمام روایات سے منافات رکھتا ہے جن میں وارد ہے: "مصحف فاطمہ علیہا السلام میں حلال وحرام نہیں ہے" خود علامہ سید امینؒ بھی اس منافات کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اسی لئے اپنا مقصود اس طرح بیان کیا:

حضرت زہرا علیہا السلام کے پاس دو مصحف تھے بنا براین زکوٰۃ کا حکم ان میں سے ایک میں لکھا ہوا تھا اور اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھوائے تھے اور دوسرے مصحف کو جبرئیل لکھوائے تھے اس میں حلال وحرام نہ تھے اس طرح سے تنافی دور ہو جائے گی۔

واضح رہے کہ اس طرح روایات کو جمع کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے کیوں کہ جو روایت، زکوٰۃ کا حکم بیان کر رہی ہے اور وہ روایات جو یہ بتاتی ہیں کہ

مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اندر احکام شرعی نہیں ہیں ان دونوں کے اندر کوئی منافات ہی نہیں ہے کیوں کہ روایت زکوٰۃ میں امام علیہ السلام نے کتاب کا نام ''مصحف فاطمہ'' علیہا السلام نہیں بتایا ہے اگر یہی نام بتاتے تو اس وقت جمع کرنے کی ضرورت تھی کیوں کہ یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے علاوہ حضرت زہرا علیہا السلام کے پاس دوسری کتابیں بھی تھیں اس کی تفصیلی بحث چوتھے باب میں گزر چکی ہے. [۵۳]

ب) مثبت مندرجات:

اگر چہ اس باب کی روایات نے تمام مندرجات کو تفصیلی طور پر بیان نہیں کیا ہے لیکن اس کے مندرجات کے عناوین کی طرف اشارہ کیا ہے اور مندرجات، متفرق طور پر متعدد روایات میں وارد ہوئے ہیں صرف ''دلائل الامامہ'' میں ایک ایسی روایت موجود ہے جس میں مصحف فاطمہ علیہا السلام کے تقریباً تمام مندرجات، جمع ہیں سابق میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ روایت بہت ضعیف ہے نیز اس کے بعض مضامین ایسی اخبار صحیحہ کے معارض ہیں جو مصحف کے بارے میں وارد ہوئی ہیں لہٰذا مندرجات کی بحث میں اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا صرف آخر میں اس کو نقل کر دیا جائے گا بہر حال مندرجات حسب ذیل ہیں:

ا۔ مقام ومنزلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

صحیحۂ ابوعبیدہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ان فاطمة علیها السلام مكثت... و كان جبرئيل يأتيها... ويخبر عن ابيها و مكانه ... جبرئیل حضرت زہرا علیہا السلام کی خدمت میں آتے تھے ان کے پدر بزرگوار کے بارے میں خبر دیتے تھے اور خدا کے نزدیک ان کی عزت ومنزلت کو بیان کرتے تھے۔ [۵۴]

۲۔ سادات کے ساتھ آئندہ ہونے والے واقعات:

اسی گزشتہ صحیحہ میں وارد ہے:... ويخبرها بما يكون بعدها في ذريتها: جبرئیل (علیہ السلام) حضرت زہراء علیہا السلام کو ان کے بعد ان کی اولاد پر ہونے والے تمام مظالم اور واقعات کی خبر دیتے تھے۔

۳۔ علم حوادث:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:... ففيه ما يكون من حادث: مصحف فاطمہ علیہا السلام میں علم حوادث، موجود ہے۔ [۵۵]

روایت حماد بن عثمان میں وارد ہے:... ولكن فيه علم ما يكون: لیکن اس

میں آئندہ رونما ہونے والے واقعات کا علم ہے.[۵۶]

حماد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے: آنحضرت نے فرمایا: "زنادقہ ۱۲۸ھ میں ظاہر ہوں گے میں نے اس واقعہ کو مصحف فاطمہ علیہا السلام میں دیکھا ہے."

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: مصحف فاطمہ علیہا السلام کیا ہے؟

فرمایا: جب خداوند عالم نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا سے اٹھالیا تو حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کو ان کی وفات اور جدائی سے بڑا صدمہ پہونچا جسے خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اس وقت خدا نے ان کے پاس ایک فرشتے کو بھیجا تا کہ ان کو تسلی دے اور ان سے باتیں کرے.

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت علی علیہ السلام سے اس بات کی شکایت کی (یعنی انھیں اس واقعہ کی خبر دی یا فرشتے کی باتیں نہ لکھنے پر شکایت کی) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب فرشتے کا آنا آپ کو پتہ چلے اور اس کی آوازیں سنیں تو مجھے بتادیں.

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت علی علیہ السلام کو خبر دی حضرت جو کچھ سنتے تھے اسے لکھ لیتے تھے یہاں تک کہ ان باتوں کو لکھ کر ایک مصحف تیار کرلیا لیکن اس مصحف میں حلال وحرام نہیں ہے البتہ اس میں آئندہ رونما ہونے والے واقعات وحادثات کا علم ہے.

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مجھے ایسا لگتا ہے کہ زنادقہ سے مراد ابن ابی العوجاء وابن مقفع جیسے افراد ہیں جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مجادلہ ومناظرہ کیا کرتے تھے ۱۲۸ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت سے بیس (۲۰) سال پہلے اس گروہ کی طغیانی وسرکشی کا وقت تھا ان کی تعداد بہت زیادہ تھی یا ان سے مراد خلفائے بنی عباس ہیں جنھوں نے اس سال، زنادقہ کی کتابوں کو رواج دیا۔ [۵۷]

۴۔ اسمائے انبیاء واوصیاء:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: **مامن نبی ولا وصی ... الا وهو فی کتاب عندی یعنی مصحف فاطمة علیها السلام:** میرے پاس ایک ایسی کتاب یعنی مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے جس میں تمام نبی اور وصی کا نام لکھا ہوا ہے۔ [۵۸]

۵۔ بادشاہوں اوران کے باپ کے نام:

سابقہ روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: **وَاَمَّا مُصحَفُ فَاطِمَةَ (علیها السلام) فَفِیهِ مَایَکُونُ مِن حَادِثٍ وَاَسمَآءِ مَن یَملِکُ اِلٰی اَن تَقُومَ السَّاعَةُ:** جو کچھ آئندہ رونما ہونے والا ہے وہ سب کچھ مصحف

امر دوم

فاطمہ علیہا السلام میں موجود ہے اور قیامت تک جو بادشاہ حکمرانی کریں گے ان کے نام بھی موجود ہیں. [۵۹]

روایت فضیل بن سُکّرہ میں بھی یہی مضمون وارد ہے البتہ صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں [لفظ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بجائے] کتاب فاطمہ علیہا السلام ہے راوی کہتا ہے: دَخَلتُ عَلٰی اَبِی عَبدِاللہ علیہ السلام فَقَالَ: یَافُضَیلُ! اَتَدرِی فِی اَیِّ شَیءٍ کُنتُ اَنظُرُ قُبَیلَ [ای قبیل هذا اللقاء] ؟ قَالَ قُلتُ: لا! قَالَ: کُنتُ اَنظُرُ فِی کِتابِ فَاطِمَةَ (علیها السلام) لَیسَ مِن مَلِکٍ یَملِکُ (اَلاَرضَ) اِلّاوَ هُوَ مَکتُوبٌ فِیهِ بِاِسمِهِ وَاِسمِ اَبِیهِ وَ مَا وَجَدتُ لِوُلدِ الحَسَنِ فِیهِ شَیئاً. [۶۰]

فضیل بن سکّرہ ناقل ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا: فضیل! تم جانتے ہو کہ تھوڑی دیر پہلے [یعنی اس ملاقات سے تھوڑی دیر پہلے] میں کیا مطالعہ کر رہا تھا؟

میں نے عرض کیا: نہیں!

فرمایا: میں کتاب حضرت فاطمہ علیہا السلام کا مطالعہ کر رہا تھا تمام سلاطین جو روئے زمین پر حکمرانی کریں گے ان کے نام، ان کے باپ کے ناموں کے ساتھ اس میں لکھے ہوئے ہیں میں نے اولاد حسن کے لئے اس میں کچھ بھی نہیں دیکھا (گویا مقصود امام حسن علیہ السلام کی وہ اولاد ہیں جو امام علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھیں

ورنہ فاطمی سلاطین مصر جو گزرے ہیں ان کے نسب کے صحیح ہونے میں خدشہ وارد ہو جائے گا، مرآۃ)۔[٦١]

(٦) وصیت حضرت فاطمہ علیہا السلام:

سلیمان بن خالد سے منقول ہے: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: **و لیخرجوا مصحف فاطمة عليها السلام فان فيه وصية فاطمة عليها السلام:**

وہ لوگ مصحف فاطمہ علیہا السلام کو باہر نکالیں جس میں ان کی وصیت ہے۔[٦٢]

ظاہر یہ ہے کہ وصیت فاطمہ علیہا السلام سے مراد وہی کتاب ہے جو سابق میں "کتاب وصیت" کے عنوان سے مفصلاً گزر چکی ہے۔

یہ سارے مصحف فاطمہ علیہا السلام کے مندرجات تھے جنھیں ہم نے روایات [صحیح ومعتبر] کی روشنی میں بیان کیا اب صرف روایت طبریؒ باقی رہ گئی ہے وہ بھی بہت سے مندرجات پر مشتمل ہے لیکن چونکہ اس کی سند مخدوش ہے لہٰذا اس پر اچھی طرح اعتماد نہیں کیا جا سکتا ہے جیسا کہ سابق میں بھی یہ بیان کیا جا چکا ہے مگر پھر بھی ہم اسے مصحف فاطمہ علیہا السلام کے سلسلہ میں ایک روایت ہونے کے لحاظ سے آخر میں نقل کریں گے کیونکہ وہ بھی اس سلسلہ کی بہر حال ایک روایت ہے چاہے جیسی بھی ہو۔

مندرجات مصحف فاطمہ علیہا السلام کا خلاصہ:

روایات سے یہ ثابت کیا جا چکا کہ مصحف فاطمہ (علیہا السلام) قرآن نہیں ہے لہٰذا یہ دیکھنا ہوگا کہ جب قرآن نہیں ہے تو پھر ہے کیا؟ اور اس میں کون سی چیزیں بیان کی گئی ہیں؟ حضرات معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین نے اس پیچیدہ مسألہ کی وضاحت فرمائی ہے اور اگر وہ حضرات بیان نہ فرماتے تو ہمارے لئے یہ بات مبہم ومجہول ہی رہ جاتی کیونکہ وہ "اهل البیت ادریٰ بمافیه" کے مصداق ہیں.

ہمارے استاد آقائے خوشنویس دام ظلہ العالی نے اپنے جزوہ میں لکھا ہے:

مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں اہل بیت علیہم السلام سے جو روایات [خصوصاً روایت طبریؒ] وارد ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بہت سی اہم اطلاعات کا ایک وسیع مجموعہ ہے جن کا تعلق گزشتہ اور آئندہ سے ہے. بہر حال اس کے اہم مندرجات حسب ذیل ہیں:

۱۔ گزشتہ اور آئندہ حکومتوں کی خبریں.

۲۔ آسمانوں، زمینوں اور فرشتوں کی خبریں.

۳۔ پیغمبروں اور ان کے پیروکاروں کی خبریں.

۴۔ ملکوں اور ان میں رہنے والوں کی خبریں.

۵۔ طاغوتوں اور ان کے انجام کی خبریں.

۶۔ اماموں (علیہم السلام) اوران کے حالات کی خبریں.

۷۔ جنت وجہنم اوران میں جانے والوں کی خبریں.

۸۔ قرآن کے تفصیلی مطالب، تورات وانجیل کی خبریں.

۹۔ زمین کے اندر موجوداور پوشیدہ چیزوں کی خبریں.

نیز ان کے علاوہ بہت سی مفید باتیں اور معلومات عامہ اس میں موجود ہیں.

مصحف فاطمہ علیہا السلام کا حجم:

ابوبصیرؒ ناقل ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:... **وان عندنا مصحف فاطمة عليها السلام ومايدريهم ما مصحف فاطمة عليها السلام؟ قال: مصحف فيه مثل قرآنكم هذا ثلاث مرّات والله مافيه من قرآنكم حرف واحد...** [۶۳] بیشک مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس ہے لوگوں کو کیا پتہ کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کیا ہے؟ اس کے بعد فرمایا: وہ ایک ایسا مصحف ہے جو تمہارے قرآن کا تین گنا ہے خدا کی قسم! اس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے [یعنی جو باتیں تم لوگ ظاہر قرآن اور اس کی تفسیر سے سمجھتے ہو وہ مصحف فاطمہ علیہا السلام میں نہیں ہے لیکن تاویل اور قرآن کے باطنی معنی کے اعتبار سے جسے صرف ہم سمجھتے ہیں مصحف، قرآن کی تفصیل ہے، مرآۃ] مصحف کے اندر وہ مطالب ہیں جنھیں خداوند عالم

نے حضرت زہرا علیہا السلام پر املا کیا اور آن کی طرف وحی کی. [۶۴]

یہ روایت، مصحف کا ''حجم'' معین کرتی ہے کہ وہ قرآن کے تین برابر ہے اس روایت کی نظر بظاہر اس کے مادی حجم کی طرف ہے لیکن احتمال یہ ہے اگر چہ اس پر کوئی شاہد نہیں ہے کہ امام علیہ السلام کی مراد مادی حجم نہیں ہے بلکہ اس تعبیر سے امام علیہ السلام کا مقصد اس بات سے کنایہ ہے کہ اس مصحف کے مندرجات وعلوم میں بڑی وسعت ہے بنابراین لفظ ''ثلاث'' (تین) سے اس کا مخصوص عدد مراد نہیں ہے بلکہ کثرت اور وسعت علم سے کنایہ ہے عربی زبان میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ عرب لوگ کوئی خاص عدد استعمال کرتے ہیں جب کہ اس مذکورہ عدد کی ذرہ برابر دخالت وخصوصیت نہیں ہوتی ہے چنانچہ قرآن میں بھی وارد ہے:

اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ: (اے پیغمبر!) اگر آپ ان کے لئے ستر (۷۰) مرتبہ بھی استغفار کریں تب بھی خدا انھیں قطعاً نہیں بخشے گا. [۶۵]

اس آیت میں مراد یہ نہیں ہے کہ اگر آپ ستر (۷۰) مرتبہ سے زیادہ ان کے لئے استغفار کریں گے تو خدا انھیں بخش دے گا بلکہ یہاں پر ستر (۷۰) مرتبہ استغفار سے مراد، کثرت استغفار سے کنایہ ہے. [۶۶]

یعنی اگر آپ ان کی بخشش کے لئے بہت زیادہ استغفار کریں گے تب بھی رحمت ومغفرت الٰہی ان کے شامل حال نہیں ہوسکتی ہے وہ بالکل بخشنے کے لائق ہی

نہیں ہیں جیسا کہ ہم بھی کہتے ہیں: اگر ہزار مرتبہ بھی کہو گے تب بھی تمہاری بات نہیں سنی اور مانی جائے گی بلاوجہ ایسا خیال رکھتے ہو.

حجم مصحف کے بارے میں نظریۂ آقائے قزوینیؒ:

آیت اللہ آقائے قزوینیؒ نے اپنی مشہور ومعروف کتاب "فاطمة (علیها السلام) من المهد الیٰ اللحد "میں لکھاہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو ارشاد فرمایا: "مصحف فاطمہ علیہا السلام قرآن کا تین گنا ہے".

اس روایت میں چند نکات قابل غور ہیں:

(۱) مراد، مصحف کا حجم اور اس کے اندر موجود مندرجات ومطالب ہیں.

(۲) چونکہ قرآن کریم، مسلمانوں کے درمیان آیات وسوروں کی تعداد اور حجم وسائز وغیرہ کے اعتبار سے بالکل جانا پہچانا ہوا ہے [اس کے حروف وحرکات اور نقاط وغیرہ تک بالکل مشخص ومعین ہیں] اسی لئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب خدا کو مقیاس ومعیار قرار دیا اور مصحف کا حجم، قرآن مجید کو پیش نظر رکھتے ہوئے بیان فرمایا.

اس اعتبار سے اگر کوئی "قرآن" متوسط حروف وصفحات کے ساتھ پانچ سو (۵۰۰) صفحات میں شائع کیا جائے تو مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اندر ایک ہزار پانچ سو (۱۵۰۰) صفحات ہوں گے اس طرح سے وہ قرآن کا تین گنا ہوگا امام

علیہ السلام کا مقصد یہی ہے قطعاً حضرت کا مقصد یہ نہیں ہے کہ خدانخواستہ قرآن مجید ناقص ہے اور مصحف فاطمہ (علیہا السلام) اس کی تکمیل کے لئے آیا ہے! کیونکہ ایسی بات کا دعویٰ کرنے والا ہمارے نزدیک دو (۲) حال سے خارج نہیں ہے:

(۱) یا وہ نادان دوست ہے جو جہالت کی آفت و مصیبت میں گرفتار ہے.

(۲) یا وہ جھوٹا دشمن ہے اور قرآن و عترت کے ساتھ دشمنی کی فکر میں ہے.

بعض اندھے اور فکری مریض اس روایت کو لے کر شیعوں کے خلاف زہر اگلتے ہیں، پروپیگنڈا کرتے ہیں اور اہل بیت علیہم السلام کے چاہنے والوں کو بدنام کرتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ انھوں نے قرآن کو ایکدم سے دیکھا ہی نہیں ہے اور جو آیات گزر چکیں [۶۷] انھیں سمجھے ہی نہیں ہیں کیونکہ صرف پیغمبروں ہی پر وحی نہیں ہوتی ہے شہد کی مکھی کو بھی وحی کی گئی لہٰذا اس کو بہانہ بنا کر دھوکہ نہیں دینا چاہئے اور حملہ آور ہو کر شیعوں کو نشانہ نہیں بنانا چاہئے کہ انھوں نے مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں کیوں یہ سب باتیں کہی ہیں! بہرحال یہ حقیقت مطلب ہے اور برا سوچنے، برا کہنے والوں کا حساب، روز حساب خدا کے ساتھ ہے. [۶۸]

خلاصہ:

اب تک کی تمام گزشتہ بحثوں کا خلاصہ یہ ہوا: ''مصحف فاطمہ علیہا السلام'' ایک ایسی الہامی کتاب ہے جس کے مطالب کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم کی وفات بعد جبرئیل علیہ السلام نے حضرت زہراء علیہا السلام سے بیان کیا اوران کے شوہر بزرگوار حضرت علی علیہ السلام نے اسے لکھا جس وقت جبرئیل علیہ السلام املاء کررہے تھے حضرت علی علیہ السلام بھی موجود ہوتے تھے یہ مصحف، قرآن نہیں ہے، قرآن کی ایک آیت بھی اس میں نہیں ہے اوراس میں احکام شرعی بھی نہیں ہیں جو کچھ اس کے مندرجات ہم تک پہونچے ان میں اکثر وبیشتر اس کے مضمون کے عناوین ہیں اور وہ یہ ہیں:

مقام ومنزلت حضرت ختمی مرتبتؐ، حضرت زہراء علیہا السلام کی ذریت کے ساتھ آئندہ ہونے والے واقعات، علم حوادث، اسمائے انبیاء (علیہم السلام) واوصیاء وملوک اور وصیت حضرت زہراء علیہا السلام نیز حدیث کے مطابق اس کا حجم، قرآن مجید کا تین گنا ہے.

ان ساری بحثوں کے بعد اس وقت مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں متعدد اقوال کا جانچنا بالکل آسان ہے: کوئی نص وروایت نہیں ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام، مواعظ، اخلاق وآداب پر مشتمل ہے جو اس بات کا قائل ہے اس کا گمان ہے کہ جو کتاب چوتھے باب میں ’’کتاب اخلاق‘‘ کے عنوان سے گزرچکی وہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کا ایک حصہ ہے جب کہ اس قول پر کوئی دلیل اور شاہد موجود نہیں ہے.

جو شخص قائل ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام، تشریع پر مشتمل ہے سابق میں یہ

بحث بھی گزر چکی ہے کہ اس قول کا منشا و سبب ان دو چیزوں میں سے کوئی ایک ہے:

۱۔ان روایات میں سے ایک روایت کے سمجھنے میں غلطی ہوگئی.

۲۔وہ کتابِ فاطمہ علیہا السلام جس سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے زکوٰۃ کا حکم بیان فرمایا قائل کی نظر میں یہ وہی مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے.

جو سارے اقوال، نقل کئے جا چکے ہیں ان میں سب سے عجیب وغریب یہ قول ہے: ''مصحف فاطمہ علیہا السلام'' ایک ایسی کتاب ہے جس میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے پدر گزرگوار اور شوہر عالی مقدار سے سنی ہوئی ساری باتوں کو جمع فرمایا تھا.[۶۹]

اگر یہ کہا جائے کہ مصحف میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ اقوال ہیں جو آپ نے لکھوائے ہیں تو اس بات کا قائل ہونا پڑے گا: ''دو مصحف تھے!''

سابق میں یہ بحث بھی گزر چکی ہے مگر حیرت وتعجب اس بات پر ہے کہ اس قائل نے کہاں سے، کیسے اور کس دلیل کی بنا پر یہ کہہ دیا؟!

''مصحف فاطمہ'' علیہا السلام میں وہ باتیں ہیں جنھیں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنے پدر بزرگوار اور شوہر سے سن کر جمع کیا تھا.''

اس سلسلہ میں کوئی ایک روایت بھی نہیں ہے!

٦

باب ششم

غیر انبیاء سے ملائکہ کی گفتگو

کیا ملائکہ کا حضرت زہرا علیہا السلام سے گفتگو کرنا وحی ہے؟

اس باب میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے گا کہ گزشتہ زمانے میں فرشتے، نیک آدمیوں بلکہ عورتوں سے بھی گفتگو کرتے تھے اور یہ بھی بیان کیا جائے گا کہ انھوں نے حضرت زہرا علیہا السلام سے بھی گفتگو کی اگر بنت رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) حضرت بتول علیہا السلام سے فرشتوں کا بات کرنا وحی کے معنی میں ہو تو ایک سوال سامنے آئے گا: "کیا نبوت اور نزول وحی کا سلسلہ ہمارے نبی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم نہیں ہو چکا تھا؟!"

آئندہ اس کے بارے میں بھی بحث کی جائے گی.

وحی نبوی و غیر نبوی:

یہ بات بالکل واضح ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند عالم کے آخری پیغمبر ہیں بلاشک ان پر وحی نازل ہوتی تھی اور وحی کے معنی یہ ہیں:

کسی سے مخفی طور پر خاص رابطہ رکھنا، اس وحی کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ وحیِ نبوی:

یہ وہی وحی ہے جو پیغمبروں پر نازل ہوتی تھی اور عہدۂ نبوت کے ساتھ مخصوص تھی.

۲۔وحی غیر نبوی:

یہ وہ وحی ہے جس کے بارے میں قرآن مجید نے متعدد آیات میں اشارہ کیا ہے اور لفظ ''وحی'' کو ان لوگوں کے بارے میں جو انبیاء نہ تھے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان چیزوں کے بارے میں جو بشر اور انسان (جاندار) تک نہ تھیں استعمال کیا ہے اور لفظ وحی کو اس کے لغوی معنی میں استعمال کیا ہے ہم ذیل میں الگ الگ دونوں موارد کو قرآن مجید سے بیان کر رہے ہیں:

غیر انبیاء پر لفظ وحی کا اطلاق:

﴿آیت نمبر ۱﴾

حواریوں پر وحی: وَ اِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ آمِنُوا بِی وَبِرَسُولِی قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُونَ: (اے رسولؐ! اُس وقت کو یاد کرو) جب میں نے حواریوں کو الہام کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو وہ عرض کرنے لگے: ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہنا کہ ہم تیرے فرمانبردار بندے ہیں۔[۱]

﴿آیت نمبر ۲﴾

مادر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی: اِذْ اَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّکَ مَا یُوحٰی: (اے موسیٰ!

یاد کرو اس وقت کو) جب ہم نے تمھاری ماں کو الہام کیا جو، اب تمھیں وحی کے ذریعہ سے بتایا جا رہا ہے.[۲]

﴿آیت نمبر۳﴾

مادر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی: وَ اَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِیْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَ لَاتَخَافِیْ وَلَاتَحْزَنِیْ اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَیْکِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ : اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کے پاس یہ وحی بھیجی کہ تم اس کو دودھ پلالو پھر جب اس کی نسبت تم کو کوئی خوف ہو تو اس کو (ایک صندوق میں رکھ کر) دریا میں ڈال دو اور (اس پر) تم کچھ نہ ڈرنا اور نہ کڑھنا (تم اطمینان رکھو) ہم اس کو پھر تمھارے پاس پہونچا دیں گے اور اس کو (اپنا) رسول بنائیں گے.[۳]

واضح رہے کہ پہلی آیت میں حواریین (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب) اور دوسری و تیسری میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو وحی کی گئی تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی انبیاء اور مرسلین میں سے نہ تھا.

غیر بشر پر لفظ وحی کا اطلاق:

﴿آیت نمبر ۱﴾

شہد کی مکھی پر وحی: وَ اَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ

بُیُوتاً وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُونَ: اور (اے رسولؐ!) تمھارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی کہ پہاڑوں اور درختوں اور لوگ جو اونچی اونچی ٹٹیاں (اور مکانات پاٹ کر) بناتے ہیں ان میں اپنے چھتے بنا۔[۴]

﴿آیت نمبر۲﴾

موجودات آسمانی کو وحی: فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ اَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا: پھر ان آسمانوں کو دو دنوں کے اندر سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں اس کے معاملہ کی وحی کردی۔[۵]

﴿آیت نمبر۳﴾

زمین کو وحی: اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا. وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا. وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا. یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَهَا: جب زمین بڑے زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آئے گی اور زمین اپنے اندر کے بوجھ (معدنیات و مردے وغیرہ) نکال ڈالے گی اور ایک انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے! اس روز وہ اپنے سب حالات بیان کردے گی کیونکہ تمھارے پروردگار نے اس کو حکم دیا ہو گا۔[۶]

خلاصہ:

اگر حضرت زہراء علیہا السلام سے فرشتے کی گفتگو کو ہم "وحی" کہیں تو یہ وحی کی

دوسری قسم (وحی غیر نبوی) ہوگی اس کے اور نبوت کے درمیان ملازمہ نہیں ہے ان بی بی کے القاب میں سے ایک لقب ''مُحَدَّثَة'' (بافتح دال) ہے، فرشتوں کا متعدد افراد سے گفتگو کرنا عنقریب تفصیل سے بیان کیا جائے گا یہ بہت دلچسپ بحث ہے۔

مصحف فاطمہ علیہا السلام کے وجود میں آنے کا سبب:

کتاب کافی اور حدیث کی دیگر معتبر کتابوں میں مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں چند روایات وارد ہوئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے: جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رحلت فرما گئے تو ان کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو اس کا بہت صدمہ ہوا، رات دن برابر اپنے پدر بزرگوار کی جدائی پر گریہ کرتی رہتی تھیں کیوں کہ باپ اور بیٹی کے درمیان بہت شدید محبت تھی چونکہ خداوند عالم کی بارگاہ میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کی بڑی عزت وعظمت تھی لہٰذا ان کی تسلی کے لئے ان کے پاس فرشتہ کو بھیجا تا کہ شہزادی کا رنج وغم کچھ کم ہو سکے۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرشتہ کے آنے سے حضرت علی علیہ السلام کو خبر دار کیا تو حضرت نے فرمایا: جب فرشتہ آئے تو مجھے خبر دینا چنانچہ جب بھی فرشتہ آتا تھا آپ مولا کو بتا دیتی تھیں اور وہ ان ساری باتوں کو لکھ لیا کرتے تھے اس طرح سے بہت سی

لکھی ہوئی باتیں جمع ہو گئیں پھر انھیں مرتب کر کے ایک مجلد کتاب کی شکل میں تیار کیا اس کے بعد وہ مجموعہ "مصحف فاطمہ علیہا السلام کے نام سے مشہور ہو گیا۔[۷]

مذکورہ باتوں سے دو چیزوں کا پتہ چلتا ہے: ا۔ باپ اور بیٹی کے درمیان بے انتہا محبت ۲۔ فرشتہ کا حضرت زہرا علیہا السلام سے گفتگو کرنا، یہ دونوں باتیں چونکہ بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں لہٰذا ان کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بحث کی جارہی ہے:

﴿امر اوّل﴾

حضرت رسول وبتول (علیہا السلام) کے درمیان بے انتہا محبت:

اہل سنت اور شیعہ کی متعدد معتبر کتابوں میں بے شمار ایسے کلمات اور اقوال و احادیث ہیں جن سے اس واقعیت کا پتہ چلتا ہے منجملہ ایک حدیث جو بین الفریقین متفق ہے اس میں آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

فَاطِمَةُ بَضعَةٌ مِنّي فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ : حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام میرا ایک ٹکڑا ہیں جس نے انھیں غضبناک کیا مجھے بھی غضبناک کیا۔[۸]

اس کے علاوہ اور بھی بہت زیادہ احادیث موجود ہیں جو شہزادی کے فضائل اور ان کی عظمت پر روشنی ڈالتی ہیں اسی کتاب کے آخری باب میں فریقین کی کتابوں سے متعدد معتبر حوالوں کے ساتھ کچھ روایات کو نقل کیا گیا ہے یہاں پر بعنوان دلیل وشاہد صرف اسی ایک حدیث پر اکتفاء کی گئی۔

قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرثیہ حضرت زہرا علیہا السلام:

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اپنے بے انتہا رنج وغم کو اشعار میں بیان فرمایا ہے محدث قمی علیہ الرحمہ نے بیت الاحزان میں نقل کیا ہے:

حضرت زہرا علیہا السلام حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کے بعد سات دنوں تک گھر سے باہر نہ نکلیں آٹھویں دن اپنے پدر بزرگوار کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے نکلیں گریہ ونالہ کے ساتھ قبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب روانہ ہوئیں سیدۂ عالم کا عالم یہ تھا کہ ان کا دامن زمین پر کھنچتا جارہا تھا اور آپ کی چادر پیروں میں الجھ رہی تھی اس قدر گریہ فرمایا کہ آنسوؤں کا سیلاب جاری ہو گیا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اس حالت میں قبر مطہر کے پاس آئیں جیسے ہی بابا کی قبر پر نظر پڑی بے حال ہو گئیں اپنے کو قبر کے اوپر گرا دیا مدینہ کی خواتین یہ دیکھ کر آپ کی طرف دوڑیں چہرہ پر پانی چھڑکا تو ہوش میں آئیں بہ آواز بلند گریہ کرتے ہوئے آنحضرتؐ سے اپنا درد دل بیان کیا ...قبر مبارک کے پاس بابا کے غم میں یہ اشعار پڑھے:

مَا ذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدٍ   اَنْ لَایَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا   صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

(۱) جو شخص پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاک پاک کو سونگھ لے تو پھر وہ

اگر ایک طولانی مدت تک دوسری کوئی خوشبو نہ سونگھے تو کیا ہوگا! (یعنی پوری زندگی بھر یہی خوشبو اس کے لئے کافی ہے پھر اسے کسی دوسری خوشبو کی ضرورت ہی نہ رہے گی)

(۲) مجھ پر اس قدر ظلم وستم ڈھائے گئے کہ اگر وہ روشن دنوں پر پڑتے تو وہ تاریک راتوں میں بدل جاتے.

شہزادی کے مشہور شعر کا منظوم ترجمۂ فارسی:

بجانم ریخته چندان غم و درد و مصیبتها　　که گر بر روزها ریزند، گردد تیره چون شبها

مولانا مسرور مجیدی کا منظوم اردو ترجمه

غم و درد و مصیبت کتنی گزریں کیسے بتلائیں؟　　دنوں پر گر پڑیں تو کالی راتوں میں بدل جائیں!

اپنے پدر بزرگوار کی جدائی میں برابر یہ دعا کرتی تھیں: اَللّٰھُمَّ اَلْحِقْنِی بِاَبِیْ مُحَمَّدٍ (صلّی الله علیه و آله وسلّم) خدایا! مجھے میرے بابا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا دے![۹]

جناب رسول خدا پر حضرت زہرا علیہا السلام کا مسلسل گریہ:

کتاب ناسخ التواریخ میں منقول ہے: حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے بابا کی وفات سے بے انتہا رنجیدہ ہوئیں یہاں تک کہ ایک لمحہ کے لئے بھی انھیں

سکون حاصل نہ ہوسکا: يُغْشٰى عَلَيْهَا سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ: خبر میں وارد ہے کہ تھوڑی تھوڑی دیر میں آپ پر غشی طاری ہوجاتی تھی اور آپ فرماتی تھیں:

مِحْرَابُكَ خَالٍ مِنْ مُنَاجَاتِكَ وَقَبْرُكَ فَرِحٌ بِمُوَارَتِكَ وَ الْجَنَّةُ مُشْتَاقَةٌ اِلَيْكَ وَ اِلٰى دُعَآئِكَ وَصَلٰوَاتِكَ: بابا! آپ کی دعاؤں سے محراب عبادت، سنسان ہے، آپ کے دفن ہونے سے آپ کی قبر خوش ہے، جنت آپ کی اور آپ کی دعا ونماز کی مشتاق ہے۔

اپنے پدر بزرگوار کی شہادت بعد جب تک زندہ رہیں کسی نے آپ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھارات دن روتی تھیں مدینہ کے بزرگوں نے آ کر حضرت علی علیہ السلام سے شکایت کی: نہ تو ہم رات میں سو پاتے ہیں اور نہ دن میں اپنے کاروبار کر پاتے ہیں آپ جا کر بنت رسولؐ سے کہہ دیں کہ یا دن میں روئیں یا رات میں!

جب حضرت علی علیہ السلام نے یہ پیغام پہنچایا تو حضرت فاطمہ علیہا السلام نے عرض کیا: میں ان کے درمیان بہت کم دنیا میں رہوں گی! میں بہت جلد، ان سے دور ہوجاؤں گی خدا کی قسم! میں رات دن اپنے بابا پر گریہ وزاری کرتی رہوں گی یہاں تک کہ ان سے جاملوں۔

حضرت علی علیہ السلام نے جنت البقیع میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے لئے ''بیت الحزن''، تعمیر کیا روزانہ صبح سویرے سویرے حضرت امام حسن و امام حسین علیہما السلام شہزادی کے آگے آگے جاتے تھے وہ جنت البقیع میں پہنچ کر شام

باب ہفتم

متفرقات

تک بیٹھ کر خوب گریہ کرتی تھیں اور پھر شام کے وقت حضرت علی علیہ السلام آتے تھے اور ساتھ میں لے کر بیت الشرف واپس جاتے تھے جناب فضہؓ کی روایت کے مطابق ستائیس (۲۷) دنوں تک اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا پھر بی بی کو ایسی بیماری لاحق ہوگئی کہ بستر ہی نہ چھوٹا.

وہ شدید رنج وغم جو رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی شہادت ومفارقت کے بعد حضرت زہرا علیہا السلام پر وارد ہوا اور وہ ظلم جو سقیفہ کے بعد ان پر ہوا ان تمام آلام ومصائب کی وجہ سے بیمار ہو کر دنیا سے رخصت ہوگئیں. [۱۰]

پیغمبر اسلاؐم کی دختر گرامی کی مظلومیت کے اظہار اور ان سے عقیدہ ومحبت زیادہ ہونے کے لئے اسی کتاب کے آخری باب میں ان کی متعدد احادیث کو بھی بیان کیا گیا ہے قارئین کرام وہاں مطالعہ فرما سکتے ہیں.

امر دوم

کیا فرشتوں کا غیر انبیاء سے گفتگو کرنا ممکن ہے؟

فرشتوں کا غیر انبیاء سے گفتگو کرنا صرف ممکن ہی نہیں بلکہ واقع بھی ہوا ہے متعدد آیات وروایات اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں جو باتیں قرآن مجید میں موجود ہیں اسے ہر سچے مسلمان کا قبول کرنا ضروری ہے تا کہ اس کے ایمان میں

شک وشبہ اور خدشہ وارد نہ ہو کیوں کہ قرآن مجید نے حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام سے فرشتوں کی گفتگو کے بارے میں خبر دی ہے.

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد احادیث میں ارشاد فرمایا: گزشتہ امتوں میں محدَّث (بافتح) افراد موجود تھے وہ پیغمبر نہیں تھے مگر اس کے باوجود بھی فرشتوں نے ان سے گفتگو کی ہے.

غیر انبیاء سے فرشتوں کے بات کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں سب سے ظاہر وجہ یہ ہے کہ ان کی عزت اور ان کے احترام میں فرشتوں نے ان سے گفتگو کی اس سلسلہ میں پہلے آیات کریمہ سے استدلال کیا جائے گا اور پھر روایات سے ثابت کیا جائے گا:

آیات سے اثبات تکلم ملائکہ:

ذیل میں پانچ (۵) آیات کریمہ کو نقل کر کے ان سے یہ ثابت کیا جائے گا کہ فرشتوں نے غیر انبیاء سے باتیں کی ہیں یہاں تک کہ انھوں نے باعفت خواتین سے بھی گفتگو کی ہے انھیں بشارت اور نوید مسرت دی ہے ظاہر ہے کہ بغیر حکم الٰہی کے انھوں نے کسی سے قطعاً گفتگو نہیں کی وہ خدا کی رضایت واجازت کے بغیر زبان تک نہیں کھول سکتے کیوں کہ وہ معصوم ہیں... لَا یَعۡصُوۡنَ اللّٰہَ مَاۤ اَمَرَہُمۡ وَ

یَفعَلُونَ مَایُؤمَرُونَ: فرشتے حکم خدا کی مخالفت نہیں کرتے اور جو کچھ انھیں حکم دیا جاتا ہے اسے (فوراً) بجالاتے ہیں. [۱۱]

دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے: لَایَسبِقُونَهُ بِالقَولِ وَهُم بِاَمرِهٖ یَعمَلُونَ: یہ (فرشتے) اس کے سامنے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور یہ لوگ اسی کے حکم پر چلتے ہیں. [۱۲]

آیت اوّل: حضرت مریم علیہا السلام کا محدَّثہ ہونا:

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلَآئِکَةُ یَامَرْیَمُ اِنَّ اللهَ اصْطَفٰکِ وَطَهَّرَکِ وَ اصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ. یَا مَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَ ارْکَعِیْ مَعَ الرَّاکِعِیْنَ: اس وقت فرشتوں نے کہا: اے مریم! تم کو خدا نے برگزیدہ کیا اور (تمام گناہوں اور برائیوں سے) پاک وصاف رکھا اور سارے جہان کی عورتوں میں سے تم کو منتخب کیا ہے (تو) اے مریم! (اس کے شکریے میں) اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ و رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہو. [۱۳]

آیت دوم: حضرت مریم علیہا السلام کا محدَّثہ ہونا:

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلَآئِکَةُ یَامَرْیَمُ اِنَّ اللهَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهاً فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ: (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا: اے مریم! خدا تم کو

صرف اپنے حکم سے ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی خوش خبری دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح ابن مریم ہوگا (اور) دنیا و آخرت (دونوں) میں باعزت (آبرو) اور خدا کے مقرب بندوں میں ہوگا۔ [۱۴]

آیت سوّم: حضرت مریم علیہا السلام کا محدّثہ ہونا:

وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مَرْیَمَ اِذِانْتَبَذَتْ مِنْ اَھْلِھَا مَکَاناً شَرْقِیاً. فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِھِمْ حِجَاباً فَاَرْسَلْنَا اِلَیْھَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَھَا بَشَراً سَوِیّاً. قَالَتْ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْکَ اِنْ کُنْتَ تَقِیّاً. قَالَ اِنَّمَآ اَنَاْ رَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَھَبَ لَکِ غُلَاماً زَکِیّاً: (اے رسولؐ!) قرآن میں مریم کا بھی تذکرہ کرو کہ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب طرف والے مکان میں (غسل کے واسطے) جا بیٹھیں پھر انھوں نے ان لوگوں سے پردہ کر لیا تو ہم نے اپنی روح (جبرئیل) کو ان کے پاس بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی کی صورت بن کر ان کے سامنے آ کھڑا ہوا (وہ اس کو دیکھ کر گھبرائیں اور) کہنے لگیں: اگر تو پرہیز گار ہے تو میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں (میرے پاس سے ہٹ جا!) جبرئیل نے کہا: تو میں صاف تمہارے پروردگار کا پیغامبر (فرشتہ) ہوں تا کہ تم کو پاک و پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ [۱۵]

آیت چہارم: حضرت سارہ علیہا السلام کا محدثہ ہونا:

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ. فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ. وَ امْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ. قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ. قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ: اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس خوشخبری لائے اور انھوں نے (ابراہیم علیہ السلام کو) سلام کیا ابراہیم (علیہ السلام) نے سلام کا جواب دیا پھر ابراہیم (علیہ السلام) ایک بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لے آئے (اور ساتھ کھانے بیٹھے) پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ ان کی طرف نہیں بڑھتے تو ان کی طرف سے بدگمان ہوئے اور جی ہی جی میں ڈر گئے (اس کو وہ فرشتے سمجھے اور) وہ کہنے لگے: آپ ڈریئے نہیں! ہم تو قوم لوط کی طرف (ان کی سزا کے لئے) بھیجے گئے ہیں اور ابراہیم (علیہ السلام) کی بی بی (سارہ) کھڑی ہوئی تھیں وہ (یہ خبر سن کر) ہنس پڑیں تو ہم نے (انھیں فرشتوں کے ذریعہ سے) اسحٰق (کے پیدا ہونے) کی خوش خبری دی اور اسحٰق (علیہ السلام) کے بعد یعقوب (علیہ السلام)

کی وہ کہنے لگیں: ہے! ہے! کیا اب میں بچہ جننے بیٹھوں گی اور میں تو بڑھیا ہوں اور میرے میاں بھی بوڑھے ہیں یہ تو بہت تعجب خیز بات ہے!

وہ فرشتے بولے: ہائیں! تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو! اے اہل بیت (نبوت)! تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں (نازل ہوں) اس میں شک نہیں کہ وہ قابل حمد (وثنا) بزرگ ہے۔[١٦]

آیت پنجم: حضرت سارہ علیہا السلام کا محدّثہ ہونا:

هَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرَاهِیْمَ الْمُکْرَمِیْنَ... فَاَقْبَلَتِ امْرَئَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَکَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ. قَالُوْا کَذَالِکِ قَالَ رَبُّکِ اِنَّهٗ هُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ: کیا تمھارے پاس ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں (فرشتوں) کی بھی خبر پہونچی ہے کہ وہ لوگ ان کے پاس آئے تو کہنے لگے: سَلَامٌ عَلَیْکُمْ تو ابراہیم (علیہ السلام) نے (عَلَیْکُم) سلام کہا (دیکھا تو) ایسے لوگ جن سے جان نہ پہچان پھر اپنے گھر جا کر جلدی سے (بھنا ہوا) ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آئے اور اسے ان کے آگے رکھ دیا پھر کہنے لگے: آپ لوگ تناول کیوں نہیں کرتے ہیں؟ (اس پر بھی نہ کھایا) تو ابراہیم (علیہ السلام) ان سے جی ہی جی میں ڈرے وہ لوگ بولے آپ اندیشہ نہ کریں اور ان کو ایک دانشمند لڑکے کی خوشخبری دی تو (یہ سنتے ہی) ابراہیم (علیہ السلام) کی بی بی (سارہ) چلاتی ہوئی ان

کے سامنے آئیں اور اپنا منھ پیٹ لیا کہنے لگیں (اے ہے!) ایک تو میں بڑھیا (اس پر) بانجھ، لڑکا کیوں کر ہوگا؟! فرشتے بولے: تمھارے پروردگار نے یوں ہی فرمایا ہے وہ بیشک حکمت والا، واقف کار ہے. [۱۷]

روایات سے اثبات تکلم ملائکہ:

علامہ امینی علیہ الرحمہ نے الغدیر میں ''المحدَّث فی الاسلام'' کے عنوان سے مفصل طور سے بحث کی ہے ظاہراً اس مقام پر آقائے برکات کی یہ ساری برکات و تفصیلات وہیں سے نقل کی گئی ہیں اگر چہ انھوں نے بہت سے مطالب کا اضافہ بھی کیا ہے. بہر حال مزید تفصیل کے لئے الغدیر کی طرف رجوع فرما سکتے ہیں. [۱۸]

اہل سنت کی کتابوں میں صرف شیخین ہی کو محدَّث نہیں بتایا گیا ہے اور یہ کہا گیا: وہ فرشتوں کی آوازیں سنتے تھے! بلکہ محدَّثین کے متعدد قصے موجود ہیں ذیل میں آقائے برکات عاملی کی کتاب سے صرف تین نمونے نقل کئے جا رہے ہیں:

(۱) عمر کا محدَّث ہونا:

روایت نمبر (۱) اہل سنت کی مشہور و معروف اور نہایت مستند کتاب صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي

اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ : تم سے پہلے والی امتوں میں کچھ ایسے افراد تھے جن سے فرشتے گفتگو کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی ویسا ہے تو وہ عمر ہیں. [۱۹]

روایت نمبر (۲) نیز صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: لَقَدْ کَانَ (فِیْمَنْ کَانَ) قَبْلَکُمْ مِنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ رِجَالٌ یُکَلَّمُوْنَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْبِیَآءَ فَاِنْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِیْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَعُمَرُ : تم سے پہلے قوم بنی اسرائیل میں کچھ ایسے لوگ تھے جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے جب کہ وہ لوگ نبی نہ تھے اگر ان میں سے میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر ہیں. [۲۰]

صحیح مسلم، سنن ترمذی اور دیگر کتابوں میں یہ حدیث، مختلف الفاظ کے ساتھ عائشہ سے بھی منقول ہے اور انھوں نے آنحضرتؐ سے نقل کیا ہے.

قسطلانی نے ارشاد الساری میں کہا:

آنحضرتؐ نے جو یہ فرمایا: "فَاِنْ یَکُنْ: اگر کوئی ہو" یہ تردید کے لئے نہیں بلکہ تاکید کے لئے ہے جیسے آپ کہتے ہیں: اِن یکن لی صدیق ففلان : اگر میرا کوئی دوست ہے تو وہ فلاں ہے.

مراد یہ ہے کہ اس جملہ سے انتہائی دوستی کا اندازہ ہوتا ہے یعنی مطلب یہ نہیں ہے کہ ایکدم سے میرا کوئی دوست ہی نہیں ہے اور جب یہ بات [غیر انبیاء سے ملائکہ کی گفتگو] امت مفضولہ میں واقع ہو چکی ہے تو اس امت فاضلہ میں بطریق

اولیٰ اس کو واقع ہونا چاہئے. [۲۱]

(۲) مناجات جبرئیل واستماع ابوبکر!

سجستانی نے کتاب المصاحف میں لکھا ہے... فَاِنَّ اَبَابَکْرٍ کَانَ یَسْمَعُ مُنَاجَاةَ جَبْرَئِیْل لِلنَّبِیِّ (صلی الله علیه وآله وسلم) وَلَایَرَاهُ: جبرئیل جو دعا نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے کرتے تھے ابوبکر اس مناجات کی آواز سنتے تھے لیکن جبرئیل کو آنکھوں سے نہیں دیکھتے تھے. [۲۲]

(۳) عمران بن حُصین کا محدَّث ہونا:

طبقات ابن سعد میں منقول ہے کہ ملائکہ، عمران بن حصین سے مصافحہ کرتے تھے....![۲۳] بعض نے عمران کے قصہ میں مبالغہ کرتے ہوئے یہاں تک کہا ہے کہ عمران، فرشتوں کی باتیں سننے کے علاوہ انھیں دیکھتے بھی تھے![۲۴]

کثرت محدَّثین کی علت:

چونکہ اہل سنت میں محدَّثین کی تعداد بہت زیادہ ہے لہٰذا مجبوراً انھیں اس کے لئے بہانہ تلاش کرنا پڑا اور انھیں تاویل وتوجیہہ کی ضرورت پیش آئی جیسا کہ علامہ امینیؒ نے کتاب فتح الباری سے نقل کیا ہے کہ ابن حجر نے کہا ہے:

''عصر اول کے بعد محدَّثین کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی اور زیادہ ہونے میں حکمت یہ تھی کہ اِس امت کی بھی شرافت و کرامت ظاہر ہو سکے چونکہ بنی اسرائیل میں انبیاء بہت زیادہ تھے اور اِس امت کے نبی [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] آخری نبی تھے لہٰذا امت محمدیہ، کثرت انبیاء و مرسلین سے محروم ہوگئی لیکن اس کے بجائے ملہمین [محدَّثین] زیادہ ہو گئے. [۲۵]

علمائے امت محمدیہ کی فضیلت میں مشہور روایت:

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور و معروف حدیث ہے: عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ... اس کے ہوتے ہوئے تاویل و توجیہہ کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی ہے کیونکہ فریقین میں علماء کی تعداد اِلٰی ماشاء اللہ ہے اور علماء کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اگرچہ متقی و پرہیز گار علماء کم ہیں اور اسی طرح امامت و ولایت کے پیرو اس سے بھی زیادہ اقلیت میں ہیں.

عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ اَنْبِیَآءُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل اَوْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل اَوْ اَفْضَلُ مِنْ اَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل: میری امت کے علماء گویا بنی اسرائیل کے انبیاء ہیں، یا بنی اسرائیل کے انبیاء کے مانند ہیں، یا بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل ہیں.

مذکورہ حدیث کے متعلق علامہ شبرؒ نے فرمایا ہے:

یہ حدیث ہماری کتابوں میں نہیں ہے جب کہ میں نے بہت تلاش کیا نہ مل

باب ہشتم

روایات

سکی یہ عامہ کی گڑھی ہوئی ہے جیسا کہ شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے ''فوائد طوسیہ'' میں اوران کے علاوہ محدث جزائری علیہ الرحمہ نے بھی بیان کیا ہے بہر حال اس کی دوتو جیہیں ممکن ہیں:

۱۔علماء سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں.

۲۔علماء سے مراد شیعہ علماءؒ ہیں خصوصاًوہ علماءؒ جوغیبت کبریٰ میں تھے.[۲۶]

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا محدَّث ہونا:

صاحب الغدیر نے فرمایا: شیخ طوسیؒ نے امالی میں اپنی سند کے ذریعہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلامُ مُحَدَّثاً وَكَانَ سَلْمَانُ رضی اللہ عنہ مُحَدَّثاً قَالَ، قُلْتُ: فَمَا آيَةُ الْمُحَدَّثِ؟ قَالَ: يَاتِيهِ مَلَكٌ فَيَنْكُتُ فِيْ قَلْبِهِ كَيْتَ كَيْتَ: حضرت علی علیہ السلام محدَّث تھے اور جناب سلمان رضی اللہ عنہ بھی محدَّث تھے. راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: محدَّث کی کیا پہچان ہے؟ فرمایا: اس کے پاس فرشتہ آتا ہے اوراس کے دل میں ایسے ایسے بتاتا ہے.[۲۷]

کیا ملائکہ سے گفتگو کرنے کے لئے نبی ہونا لازم ہے؟

محدَّثین کی داستان کونقل کرنے کے بعد آقائے برکات عاملی نے فرمایا: یہ

سارے قصے جو محدَّثین کے بارے میں کتب اہل سنت میں موجود ہیں ان کو نقل کرنے اور بیان کرنے کا ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جن علماء نے اپنی کتابوں میں یہ قصے لکھے ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا ہے کہ محدَّث ہونے اور نبی ہونے میں ملازمہ ہے یعنی ایسا نہیں ہے کہ جس سے فرشتے بات کریں وہ نبی ضرور ہوگا یہ واضح دلیل ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک ان دونوں کے درمیان ملازمہ صحیح نہیں ہے.

نیز دوسرا مقصد یہ ہے کہ جب کتب اہل سنت میں محدَّثین کے یہ قصے موجود ہیں تو وہ قطعاً اس بات کے انکار کی گنجائش نہیں رکھتے کہ فرشتہ، اولیائے الٰہی سے بات کرسکتا ہے. [۲۸]

افسوس کہ بعض کج فہم لوگ حضرت زہراء علیہا السلام سے فرشتہ کی گفتگو کرنے سے متعلق حدیث کو جعلی جانتے ہیں اسی طرح وہ ان روایات کو بھی جعلی جانتے ہیں اور ان کا انکار کرتے ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ حضرات ائمۂ اطہار علیہم السلام محدَّث تھے شاید انکار کی علت یہ ہو کہ انھوں نے یہ توہم کرلیا کہ تکلم و نبوت کے درمیان ملازمہ ہے یعنی اگر فرشتہ کسی سے بات کرلے تو قطعی طور پر اس کا نبی ہونا ضروری ہے کیونکہ ان کے نزدیک غیر انبیاء کا محدَّث ہونا ممکن ہی نہیں ہے ان منکرین ومعترضین میں سے ایک شخص عبداللہ عصیمی [قصیمی (۲۹)] ہے جس نے لکھا ہے:

"...ففاطمة وعلی بن ابی طالب واولادهما انبیاء ورسل...

پس فاطمہ، علی بن ابی طالب اور ان کی اولاد کو نبی اور رسول ہونا چاہئے. [۳۰]

ردکلام عصیمی:

گزشتہ بحثوں میں تفصیل کے ساتھ آیات وروایات سے یہ ثابت کیا گیا کہ خدا کے فرشتوں نے ان لوگوں سے باتیں کی ہیں جو نبی نہ تھے آقائے برکات عاملی اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

قرآن مجید نے محدَّثہ خواتین کے بارے میں خبر دی ہے تو کیا عصیمی کے بقول یہ خواتین نبی تھیں؟ اور سارے مسلمان ان آیات بینات کو پڑھ کر ایکدم نہ سمجھ سکے کہ حضرت مریم (علیہا السلام) حضرت سارہ (علیہا السلام) اور مادر حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سب خواتین، نبی تھیں! جب کی ابوالحسن اشعری اور اہل سنت کے دوسرے علماء نے بھی کہا ہے: اَلنُّبُوَّةُ مُخْتَصَّةٌ بِالرِّجَالِ وَلَيْسَ فِي النِّسَآءِ نَبِيَّةٌ: عہدۂ نبوت صرف مَردوں سے مخصوص ہے اور عورتوں میں کوئی ایک بھی نبی نہیں ہے. [۳۱]

محدثین کے بارے میں علامہ امینیؒ کا نظریہ:

علامۂ خبیر صاحب الغدیر امینی علیہ رحمۃ اللہ الکبیر نے کتاب فاطمۃ الزہراء میں فرمایا: فریقین کے نزدیک محدَّث کا موجود ہونا مسلّمات سے ہے لیکن بیحد

قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ ان تمام روایات کے آخر میں اہل سنت کے راویوں نے ''عمر بن خطاب'' کا نام بڑھا دیا ہے.

یہ معلوم کرنا کہ عمر محدث ہیں یا حضرت علی علیہ السلام بہت آسان ہے کیوں کہ دونوں کے اقوال وافعال، تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں جس نے مرض الموت میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں [جسارت کرتے ہوئے] کہا: ''اِنَّ الرَّجُلَ لَیَھْجُرُ: یقیناً یہ شخص (رسولؐ) بکواس کررہا ہے.

اس کی اس (اہانت آمیز) بات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس کو یہ بتانے، سکھانے والا فرشتہ ہے یا شیطان؟[۳۲]

بہت زیادہ دلیلوں سے یہ بات ثابت ہے کہ فرشتے مامور (حکم خدا کے تابع) ومعصوم ہیں وہ بغیر حکم الٰہی کے قطعاً بات ہی نہیں کرتے جو کچھ کہتے ہیں غلط نہیں کہتے اور وہ جس سے بھی بات کرتے ہیں مقدسات اسلام کی اہانت نہیں کرتے کیا اس سے بھی بڑھ کر کچھ اور بھی اہانت ہوسکتی ہے کہ آخری نمائندۂ الٰہی کی بارگاہ میں اور وہ بھی زندگی کے آخری لمحات میں جو بڑی حساسیت کے اوقات ہیں اگر اس کی شان میں کوئی جسارت کرے وہ بھی ایسے انسان کے بارے میں جس کی نیند وبیداری، موت وزندگی یکساں ہو یہی توجہ تھی کہ شان رسالت میں جسارت واہانت کرنے سے خلق عظیم پر فائز نبیؐ کو غضبناک ہوکر کہنا پڑا:

''قُومُوا عَنِّی: میرے پاس سے اٹھ کر نکل جاؤ!''

خود پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بعد ان کی بیٹی یہ کہنے والے سے ناراض ہو کر دنیا سے گئیں کیا یہ تمام مسلمانوں کے لئے لمحۂ فکریہ نہیں ہے کہ کس کی اقتدا اور پیروی کریں تاکہ ان کے لئے باعث ننگ و عار نہ ہو!

کتاب ''الکشکول فیما جریٰ علیٰ آل الرسول'' میں آقائے سید حسینی آملیؒ نے جناب ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے تین مرتبہ مذکورہ جملہ ارشاد فرمایا اور جسارت کرنے والے کو اپنی مقدس بزم سے نکال دیا۔ [۳۳]

حدیث کے راوی ابو ہریرہ اور ان کی حقیقت:

واضح رہے کہ مذکورہ پہلی دونوں روایتوں کے آخر میں جو ''عمر'' کو محدث بتایا گیا شیعوں کو اس سے اتفاق نہیں ہے خصوصاً ''ابو ہریرہ'' کے روایت کرنے کی وجہ سے کیونکہ احادیث گڑھنے میں ان کو جو مہارت تھی اس حقیقت کا خود اہل سنت کو بھی اعتراف ہے ان گڑھی ہوئی احادیث میں ایک پیاز کی داستان ہے جسے انھوں نے دوگنا قیمت پر فروخت کروا دیا جب معاویہ نے پوچھا:

''کس دن آنحضرتؐ نے پیاز کی فضیلت میں یہ حدیث ارشاد فرمائی؟''

ابو ہریرہ نے کہا: ''اسی دن جس وقت یہ فرمایا تھا: معاویہ، خال المومنین ہے!''

ان کا مقصد یہ تھا کہ دونوں حدیثوں کو میں نے ہی تو گڑھا ہے جب تم اپنے

لئے خاموش تھے تو اِس وقت بھی خاموش ہی رہو![۳۴]

ابو ہریرہ وہی ہیں جو جنگ صفین میں حاضر تھے کھانے کے وقت معاویہ کے رنگین دستر خوان پر بیٹھ جاتے تھے اور نماز کے وقت حضرت علی علیہ السلام کی طرف آکران کی اقتدا کر لیتے تھے اور جب جنگ کے شعلے بھڑکنے لگتے تھے تو گوشۂ تنہائی میں جا کر بیٹھ جاتے تھے جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا: ''معاویہ کا کھانا، لذیذ تر؛ علی (علیہ السلام) کی نماز، صحیح تر اور دور سے جنگ کا تماشا، راحت تر ہے.''[۳۵]

ابو ہریرہ صحابی اور احادیث جعلی:

علامہ سید عبد الحسین شرف الدین عاملیؒ، عمر کے محدَّث ہونے کے متعلق مذکورہ دونوں حدیثوں کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

یہ حدیث[۳۶] عمر کی وفات کے سالہا بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت دے کر گڑھی اور بیان کی گئی یہ جھوٹی اور بے بنیاد ہے ابو ہریرہ نے اسے امویوں کی سیاست کے موافق گڑھا یہ ان لوگوں کے منشا کے بالکل مطابق ہے جو تنکوں کی طرح امویوں کے پیچھے رواں دواں تھے اور جہل و نادانی کی بنا پر ان کی پشت پناہی کرتے تھے اس وقت اموی کارندوں کی پوری کوشش تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین، وصی اور ان کے

خاندان کے ساتھ دشمنی کو رواج دیں چنانچہ وہ جب تک عمر وابوبکر کو چڑھا بڑھا کر
پیغمبروں اور معصوموں کی صف میں نہ لاتے ان کا مقصد پورا نہ ہوتا وہ اپنی اس
گندی نیت وفکر کو عملی جامہ پہناتے تھے اتفاق سے زمانہ ابوبکر وعمر میں خدا کی
جانب سے مسلمانوں کو جو فتوحات نصیب ہوئیں اکثر لوگ ان کو پیش نظر رکھتے
ہوئے ان کے بارے میں فضائل کی یہ ساری باتیں مان لیتے تھے.

اس لئے ابو ہریرہ نے موقع مناسب دیکھ کر ایسی ایسی باتیں گڑھیں اس
تدبیر سے دربار خلافت میں اپنی روٹی روزی کا بندوبست کرلیا تھوڑا اپنا نام بھی
پیدا کرلیا اگر وہ عمر کے زمانے میں ایسی باتیں کرتے تو بلاشک عمر کے کوڑے سے
محفوظ نہ رہتے لیکن جب خلافت، معاویہ تک پہنچی تو جھوٹی باتوں کے گڑھنے کا
خوب موقع مل گیا.

صاحبان عقل وخرد اچھی طرح جانتے ہیں کہ گزشتہ اقوام میں حقیقتاً یا مجازاً
فرشتوں نے صرف انبیاء اوران کے معصوم اوصیاء سے گفتگو کی ہے، خدا کے فرشتے
انبیاء سے حقیقتاً گفتگو کرتے تھے اور خدا چیزوں کی حقیقت کا وصی اور معصوم پیغمبر کو
الہام کرتا تھا پھر تو سورج کی طرح ان کے لئے حقیقت بالکل واضح ہوجاتی تھی
اس میں کوئی تردید نہیں ہوتی تھی اور حقیقت میں کسی بات کا ردوبدل نہیں ہوتا تھا
بلکہ صحیح صحیح حکم ان کی روح وجان میں الہام ہوجاتا تھا.

بحث اس میں نہیں ہے کہ عمر کو اسلام میں بہت بالادستی حاصل تھی اور انھوں

نے امت اسلامیہ کی عظیم ذمہ داریاں سنبھالیں مگر اس کے باوجود بھی کسی کو اس بات پر بھی شک نہیں ہے کہ وہ نہ تو نبی تھے نہ وصی اور نہ معصوم لہٰذا فرشتوں نے ان سے بات نہیں کی وہ صرف ایسے افراد سے بات کرتے ہیں جس کا درجہ اس امت میں ''ہارون'' کے برابر ہو یا کم سے کم ''یوشع و شمعون'' کے برابر ہو.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور ان کے بعد بھی عمر سے اس قدر خطائیں سرزد ہوئیں کہ فرشتوں کا ان سے بات کرنا بہت عجیب و غریب اور بعید ہے.[۳۷]

تعداد احادیث ابوہریرہ:

علامہ سید شرف الدین عاملی نے اہل سنت کی معتبر کتابوں کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ تمام اصحاب میں ہر ایک سے زیادہ ابوہریرہ نے احادیث کو نقل کیا ہے [جب کہ صرف تین ہی سال رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تھے] سند کے ساتھ ان کی حدیثوں کی تعداد ۵۳۷۴ سے زیادہ ہے صرف صحیح بخاری میں ان سے ۴۴۶ حدیثیں منقول ہیں.[۳۸]

احادیث ابوہریرہ میں فضائل خلفاء!

سید عاملیؒ مذکور فرماتے ہیں: خلافت معاویہ کے زمانہ میں ابوہریرہ کی اقتصادی حالت بہت اچھی ہوگئی انھوں نے اپنی دیرینہ تمناؤں کو عملی جامہ پہنایا اور حدیثیں

گڑھنے کا سلسلہ شروع کر دیا معاویہ کی بھی دلی مرادیں پوری ہو گئیں چنانچہ انھوں نے معاویہ کے فضائل میں بہت عجیب و غریب حدیثیں گڑھیں. [۳۹]

آپ نے ''ابوہریرہ'' نامی کتاب میں ابوہریرہ کی گڑھی ہوئی چالیس (۴۰) سے زیادہ حدیثوں کو نقل کیا ہے اور ان میں موجود تمام عیوب و نقائص کو بھی بیان فرمایا ہے ان حدیثوں کو اہل سنت کی دو نہایت معتبر کتابوں صحیح بخاری و صحیح مسلم سے نقل کیا مذکورہ دونوں کتابوں میں ایسی بہت سی روایات موجود ہیں جو عقائد حقہ کے خلاف ہیں خداوند عالم کے بارے میں بھی بہت سی گڑھی ہوئی روایات موجود ہیں خود اہل سنت کے محققین بھی انھیں قبول نہیں کرتے اس سلسلہ میں کتاب ''الغدیر'' [۴۰] اور کتاب ''ابوہریرہ و احادیث ساختگی'' [۴۱] کی طرف رجوع کیا جائے.

گڑھی ہوئی حدیثوں کی تعداد اور نظریۂ علامہ امینیؒ:

آیت اللہ، مجاہد، محقق، علامہ امینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: گڑھی ہوئی اور بدلی ہوئی حدیثوں کی مجموعی تعداد ۹۸۶۸۴ ہے. [۴۲] علامہ موصوفؒ نے حدیث گڑھنے والوں کے نام کو حروف تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے ان کی گڑھی ہوئی حدیثوں کی تعداد کے ساتھ الگ الگ بیان فرما کر مذکورہ مجموعی تعداد بیان کی ہے کتاب الغدیر ان کی عظیم علمی یادگار ہے.

اس قدر گڑھی ہوئی حدیثوں کے باوجود چودہویں صدی کا جھوٹا، آلودہ و منحرف

رائٹر (قصیمی) نہایت بے باکی سے دعوی کرتا ہے: "اہلسنت کی حدیثوں کے راویوں میں کوئی راوی ایسا نہیں ہے جس پر جھوٹ اور حدیث گڑھنے کی تہمت ہو". [۴۳]

ہم اپنے دعوی کی تصدیق اور قصیمی کی تکذیب کے لئے یہاں ذیل میں پھر گڑھی ہوئی حدیث کا ایک نمونہ پیش کر رہے ہیں بعد میں اس کے متعلق اہل سنت کے علماء کا نظریہ بھی بیان کریں گے:

گڑھی ہوئی حدیث میں فضائل خلفاء کا ایک نمونہ:

علامہ امینی علیہ الرحمہ نے اہل سنت کی کتاب المیز ان کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع منقول ہے: **ابو بکر تاج الاسلام و عمر حلۃ الاسلام وعثمان اکلیل الاسلام و علیّ طبیب الاسلام:** ابو بکر، اسلام کا تاج؛ عمر، اسلام کا حلہ (لباس۔ہتھیار) عثمان، اسلام کی ٹوپی دیہیم، عقال: وہ رسی جسے عرب لوگ تاج اور ٹوپی کی جگہ سر پر رکھتے ہیں، اَفسر، شاہی تاج وٹوپی) اور حضرت علی [علیہ السلام] اسلام کے طبیب ہیں. [۴۴]

ذہبی نے المیز ان میں اس حدیث کو نقل کیا اور کہا:

"یہ حدیث جھوٹی ہے." [۴۵]

صاحب قاموس فیروز آبادی نے بھی اپنی کتاب "سفر السعادۃ" کے آخر میں کہا: "باب فضائل ابی بکر صدیق، مشہور ترین جعلی احادیث پر مشتمل ہے یہ ایسی

بسمه تعالی

مرکز مدیریت حوزه علمیه قم

شماره
تاریخ
پیوست

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیّدنا و نبیّنا محمد و آله الطیبین الطاهرین واللعن الدائم علی اعدائهم من الآن الی قیام یوم الدین.

خوشبختانه در سالهای اخیر، حوزه علمیه قم شاهد حضور پژوهشگران و محققان جوانی است که با استفاده از فرصتهای علمی و استعداد خدادادی توانسته‌اند به تحقیق و پژوهش در باره موضوعاتی بپردازند که در مجامع علمی و دینی از جایگاه ویژه‌ای برخوردار است.

نوشته حاضر که به عنوان پایان نامه کارشناسی ارشد تحت عنوان «حقایقی پیرامون مصحف فاطمه (ع)» بقلم فاضل ارجمند جناب حجت‌الاسلام آقای شیخ کرار حسین اظهری مبارکپوری هندی به رشته تحریر در آمده از جامعیت قابل قبولی برخوردار است.

زیرا نویسنده محترم سعی کرده بحث را بصورت ریشه‌ای و همه جانبه در فصلهای مختلف با نقد و بررسی دیدگاههای عالمان و نویسندگان ارائه نماید و به شبهات وارده پاسخ بگوید و نکته قابل توجه اینکه موضوع مصحف فاطمه (ع) با همه عنایتی که ائمه هدی صلوات الله علیهم اجمعین نسبت به آن داشته‌اند کمتر مورد تحقیق و پژوهش قرار گرفته است.

لذا اقدام ارزشمند این محقق جوان که آینده روشنی پیش روی او است و می‌تواند الگوی یک کار پژوهشی موفق برای دیگر فضلای جوان حوزه باشد، قابل تحسین بوده و برای ایشان که از سرزمین عالم بلند آوازه‌ای همچون علامه میر حامد حسین هندی برخاسته‌اند، آرزوی توفیق بیشتر داشته و ان‌شاءالله در آینده‌ای نزدیک شاهد تلاشهای جدی و عالمانه ایشان باشیم

سید هاشم حسینی بوشهری
مدیر حوزه علمیه قم
محرم الحرام ۱۴۲۷
بهمن ماه ۱۳۸٤

قم صندوق پستی ۳۴۴۲ ۳۷۱۸۵ تلفن ۴-۷۷۲۰۹۷۱ نمابر ۷۷۲۲۰۹۰

جھوٹی حدیثیں ہیں جن کا باطل و غلط ہونا عقلاً بالکل بدیہی اور واضح ہے۔"

نیز انھوں نے کہا ہے: "معاویہ کی فضیلت میں ایک بھی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔[۴۶]

کیا محدَّث ہونا باعث فضیلت ہے؟

اگر محدَّث ہونا باعث فضیلت نہ ہوتا تو قطعاً اہل سنت کی روایات کے آخر میں مصداق کے عنوان سے کسی کا نام نہ بڑھایا جاتا، تاریخی حقائق گواہ ہیں کہ جہاں بھی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کی کوئی فضیلت تھی فوراً ان کے دشمنوں کے لئے بھی ویسی ہی حدیث گڑھ دی گئی جب کہ واقعی اور جعلی فضیلت میں بڑا فرق ہوتا ہے خاندان اہل بیت علیہم السلام کے لئے جو فضیلت ایام طفولیت میں تھی وہ دوسروں کو کہولت بلکہ زندگی کے آخری لمحات تک بھی میسر نہ ہو سکی اسی لئے چاپلوسوں نے ان کے لئے بہت سے فضائل گڑھے لیکن کہاں یہ اور کہاں وہ!

مدح اہل بیت علیہم السلام میں چند فارسی اشعار:

امامت و خلافت کے لئے اہلیت وطہارت درکار ہے کسی کا حق غصب کرنے سے غاصب کبھی اس کا حقدار نہیں بن سکتا، چوری کئے ہوئے جعلی فضائل سے کسی

کو صاحب فضیلت نہیں بنایا جا سکتا ہے بلکہ وہ ہمیشہ مستحق لعنت وملامت رہے گا
ذیل میں اسی مناسبت سے چند اشعار پیش کئے جا رہے ہیں شعراء نے بڑے
منصفانہ اشعار کہے ہیں ملا حسین واعظ کاشفی صاحب روضۃ الشہداء کہتے ہیں:

﴿ملا کاشفی کی رباعی﴾

ذُرِّیَّتِی! سوال خلیل خدا بخوان ! و ز لَا یَنَالُ عَھد جوابش بکن ادا
گردد ترا عیان کہ امامت نہ لائق است آن را کہ بودہ بیشتر عمر در خطا![۴۷]

﴿مولانا مسرورؔ مجیدی کا منظوم اردو ترجمہ﴾

ذُرِّیَّتِی! سوال خلیل خدا پڑھو ! اور لَا یَنَالُ عَھدِی سے اسکا جواب دو
ہو جائیگا عیاں، نہ امامت کے لائق ہے وہ شخص جس کی زندگی پُر از گناہ ہو!

﴿مدح نبی وعلی (علیہما السلام) میں راغب اصفہانی کے اشعار﴾

ز صد ہزار محمد کہ در جہان آید یکے بہ منزلت و جاہِ مصطفیٰ نہ شود
وگرچہ عرصۂ عالم پر از علیؑ گردد یکے بہ علم و سخاوت چو مرتضیٰؑ نشود
جہان اگرچہ ز موسیٰ وچوب خالی نیست یکے کلیم نگردد ، یکے عصا نشود[۴۸]

مولانا مسرورؔ مجیدی کا منظوم اردو ترجمہ

ہزار ہا بھی محمد جو آئیں دنیا میں   نہ پائے منزلت و جاہِ مصطفےٰ کوئی
اگرچہ عرصۂ عالم، علی سے پُر ہو جائے   نہ ہوگا علم وسخاوت میں مرتضیٰ کوئی
یہ دنیا گرچہ نہیں خالی، چوب وموسیٰ سے   نہ ہے کلیم کوئی اور نہ ہے عصا کوئی

خلافت کے لئے اہلیت، شرط ہے

دعوائے خلافت بہ سند می باید   مَن کُنتُ حدیث را مدد می باید
این جائے نفاق ومنکر و خائن نیست   این مسند شیر است اَسَد می باید![۴۹]

مولانا مسرورؔ مجیدی کا منظوم اردو ترجمہ

جانشینی کے لئے ہے چاہئے محکم سند   اور حدیثِ کُنتُ مَولا کی بھی ہو اسکو مدد
یہ نفاق ومنکر و خائن کی ہر گز جا نہیں   شیر کی مسند ہے اس پہ آئے وہ جو ہو اسد!

تفسیر محدَّث واقرار اہل سنت برائے فضیلت:

مناوی نے اپنی کتاب میں قرطبی سے نقل کیا ہے: لفظ مُحدَّثُونَ (بفتح دال) اسم مفعول اور محدَّث کی جمع ہے یعنی جس پر الہام کیا جائے یا اس کے معنی یہ ہیں: جس کا خیال وگمان، صحیح وحق ہو ایسے شخص کے دل میں خدا کی جانب سے الہام

یامکاشفہ کی صورت میں پیغام کوالقاء کیا جاتا ہے یااس کے معنی یہ ہیں: بغیر سوچے سمجھے حق بات اس کی زبان پر جاری ہوجائے اور فرشتے اس سے باتیں کرتے ہیں جب کہ وہ نبی نہیں ہوتا ہے یا وہ اپنے گمان وخیال میں صحیح راستہ پر جاتا ہے اس طرح سوچتا ہے کہ گویا اس کو عالم ملکوت سے الہام کیا گیا ہے اسی لئے اس کا نظریہ صحیح ہوتا ہے ...محدث ہونا خدا کا اپنے شائستہ بندہ کی تکریم کرنا ہے اور درحقیقت یہ اولیائے الٰہی کا ایک بلند درجہ ومقام ہے. [۵۰]

مذکورہ بالا متن میں لفظ محدَّث کی متعدد تعریف وتفسیر بیان کی گئی ہے اس سے اچھی طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خدا کے صالح ونیک بندے صرف ان صفات سے متصف ہوسکتے ہیں شیعوں کے نزدیک ان کے مصداق بالکل واضح ہیں یہ وہ حضرات ہیں جن کی عصمت وطہارت کی تصدیق وتائید خدا کی عظیم کتاب قرآن مجید میں کی گئی ہے جن کے فضائل ومناقب میں متعدد آیات، نازل ہوئی ہیں، خود خدا نے ان کا قصیدہ پڑھا ہے اور ان پر درود وسلام بھیجا ہے.

واضح ہے کہ فضیلت واقعی اور عہدہ الٰہی ہرایرے غیرے کے لئے نہیں ہے بلکہ صرف ان افراد سے مخصوص ہے جو مکمل طور سے اس کی اہلیت رکھتے ہیں علامہ امینی علیہ الرحمہ اس بارے میں فرماتے ہیں:

الٰہی عہدے:

الٰہی عہدوں کی تین قسمیں ہیں: ۱۔نبوت ۲۔رسالت ۳۔امامت.

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام محدَّثہ ہونے میں حضرت علی علیہ السلام اور اپنی گیارہ معصوم اولاد کے ساتھ برابر کی شریک ہیں شیعہ اور سنی علماء کا اتفاق ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یقیناً محدَّث (جس پر الہام کیا جائے، جو فرشتوں کی باتیں سنے) کا موجود ہونا ضروری ہے وہ ایسا انسان ہوتا ہے جس کی تمام رفتار و گفتار، حکم خدا کے مطابق ہوتی ہے اور اس کی جانب سے اس کی تصدیق ہوتی ہے.

یہ فرشتہ خدا کی طرف سے فیض کا واسطہ ہوتا ہے اور محدَّث شخص نہایت رضامندی کے ساتھ اس کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرتا ہے، ہم تمام شیعوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام ائمہ علیہم السلام محدَّث ہیں اور سنی کے عقیدے میں صرف اتنا فرق ہے کہ شیعوں کے نزدیک جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد حضرت علی علیہ السلام محدَّث ہیں اور اہل سنت کے نزدیک عمر ہیں: [۵۱]

تعریف رسول:

رسول وہ ہے جس کے پاس فرشتہ، وحی الٰہی لے کر آتا ہے اور اس سے گفتگو کرتا

ہے وہ فرشتہ کو دیکھتا اور پہچانتا ہے اور خود بھی فرشتہ سے گفتگو کرتا ہے یہ بہت بلند درجہ ہے، رسالت کے بعد نبوت کا درجہ ہے اور اس کے بعد محدَّث کا رتبہ و مقام ہے.

تعریف محدَّث:

محدَّث وہ شخص ہے جو گفتگو کے دوران فرشتوں کو نہیں دیکھتا ہے.[۵۲] اس سلسلہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بہت سی روایات منقول ہیں ذیل میں چند روایات نقل کی جا رہی ہیں:

تمام ائمہ علیہم السلام محدَّث ہیں:

حدیث نمبر ۱

اِنَّ اَوْصِيَاءَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ مُحَدَّثُونَ: بیشک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اوصیاء، محدث ہیں.

حدیث نمبر ۲

اَلْاَئِمَّةُ عُلَمَاءُ، صَادِقُونَ، مُفَهَّمُونَ، مُحَدَّثُونَ: تمام ائمہ علیہم السلام عالم، سچے، بافہم اور محدث ہیں.[۵۳]

حدیث نمبر ۳

اَلْمُحَدَّثُ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى الشَّخْصَ: محدث وہ شخص ہے

جو [فرشتوں کی] آواز کو سنتا ہے مگر [صاحب آواز کو] نہیں دیکھتا ہے. [۵۴]

حدیث نمبر ۴

كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُحَدَّثاً: حضرت علی علیہ السلام محدث تھے. [۵۵]

حدیث نمبر ۵

فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه و آله و سلم كَانَتْ مُحَدَّثَةً [۵٦]... وَيُحَدِّثُونَهَا: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر گرامی حضرت فاطمہ علیہا السلام محدثہ [الف] تھیں ان کو اس وجہ سے ''محدثہ'' کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس آسمان سے فرشتے نازل ہوتے تھے ان سے گفتگو کرتے تھے جس طرح وہ جناب مریم بنت عمران سے گفتگو کرتے تھے اور وہ کہتے تھے: يَافَاطِمَةُ إِنَّ اللهَ اصْطَفٰكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ يَافَاطِمَةُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِيْ وَ

(الف) مُحَدِّثَة: اس لفظ کو ''دال'' پر ''زیر'' اور ''زبر'' دے کر دونوں طرح سے پڑھا جاسکتا ہے اور دونوں اعتبار سے شہزادی کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے لیکن بزرگ علماء کی تصریح کے مطابق ''زبر'' کے ساتھ پڑھنا صحیح ہے روایات میں بھی اسی بات کی تاکید کی گئی ہے آقائے ہمدانی نے دونوں وجھوں کی طرف اشارہ کیا ہے جسے ذیل میں بیان کیا جارہا ہے:

مُحَدِّثَة: (باکسر و تشدید دال) یعنی حدیث بیان کرنے والی چونکہ شہزادی، رحم مادر کے اندر ہی سے اپنی مادر گرامی سے باتیں کرتی تھیں اس وجہ سے ان کا یہ لقب پڑ گیا۔

مُحَدَّثَة: (بافتح و تشدید دال) یعنی جس سے حدیث بیان کی جائے، یہاں پر یہی دوسرے معنی مراد ہیں. (فاطمہ (علیہا السلام) شادمانی دل پیامبر (ص): ہمدانی، ص ۲۴۴، فصل ۱۵، نامہائے حضرت زہراء (علیہا السلام)

ارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ: اے فاطمہ! خدانے تمھیں منتخب کیا ہے، پاک وپاکیزہ قرار دیا ہے اور دنیا کی تمام عورتوں میں تم کو منتخب کیا ہے تم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ ورکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہو حضرت فاطمہ علیہا السلام فرشتوں سے گفتگو فرماتی تھیں اور وہ بھی آپ سے باتیں کرتے تھے۔ [۵۷]

حضرت زہرا علیہا السلام کا محدَّثہ ہونا، فضائل مخدومہ ملائکہ:

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی زیارت میں یہ فقرہ وارد ہے: اَلسَّلامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيمَةُ: سلام ہو آپ پر اے بی بی! آپ الہام الٰہی کے ذریعہ عالمہ تھیں۔ [۵۸]

آیات وروایات سے یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ فرشتوں نے ان لوگوں سے بھی باتیں کی ہیں جو نبی نہ تھے خصوصاً حدیث نمبر (۵) جس میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے صراحت کے ساتھ فرمایا: كَانَتْ مُحَدَّثَةً : حضرت فاطمہ علیہا السلام محدثہ تھیں اب اس سلسلہ میں مزید دلیل کی ضرورت نہیں ہے یہاں اختصار کے ساتھ حضرت زہرا علیہا السلام کے کچھ فضائل بیان کئے جارہے ہیں:

فریقین کا اتفاق ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہیں خداوند عالم کی نظر میں ان کا درجہ جناب مریم، سارہ اور مادر جناب موسیٰ علیہ السلام سے بہت زیادہ بلند ہے، ان کی رضامندی وخوشنودی، خدا ورسول کی رضامندی

ہے، آپ پیغمبرؐ کا ایک جزء ہیں، حضرت ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین کی ماں، ابوالائمہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زوجہ اور جناب سید المرسلینؐ کی بیٹی ہیں، ان کے بیٹے جوانان جنت کے سردار اور ان کے شوہر بزرگوار قسیم جنت و نار ہیں، جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خداوند عالم کی بارگاہ میں حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت زہراء علیہا السلام سے زیادہ کوئی بھی عزیز و محبوب نہیں ہے.

جس کو خداوند عالم اس قدر دوست رکھتا ہو اگر اس کی تسلیت کے لئے اس کے پاس فرشتہ بھیجے وہ ان سے گفتگو کرے تو اس پر تعجب کیا ہے! حدیث میں وارد ہے: اَلْمَلَائِکَۃُ خُدَّامُنَا وَ خُدَّامُ شِیْعَتِنَا: تمام فرشتے ہم اہل بیت علیہم السلام اور ہمارے شیعوں کے نوکر و غلام ہیں.

واضح ہو کہ مذکورہ حدیث میں نے آقائے بروجردیؒ کے شاگرد ایک بزرگ عالم دین آیت اللہ سید دیباچی دام ظلہ سے درس اخلاق میں سنی اور اسے نوٹ بھی کر لیا تھا جب اس کتاب میں اسے نقل کیا تو دقیق حوالہ کی ضرورت پیش آئی بہت سی کتب احادیث میں تلاش کے بعد بھی یہ حدیث ان الفاظ میں نہ مل سکی لہٰذا کمپیوٹر سے مدد لینا پڑی "بانک اطلاعات" سے آج اس کا حوالہ نکلوایا تو وہ یہ تھا: (ینابیع المودۃ: جزء ۳ ص ۳۷۷) مگر تقریباً ایک سو صفحہ کے بعد حدیث ملی بیحد خوشی ہوئی کیونکہ بہت دنوں سے اس کی تلاش تھی اور شدت سے انتظار تھا بہر حال مضمون ایک ہے صرف کچھ الفاظ کا اختلاف ہے اب اصل کتاب سے حدیث نقل

کی جارہی ہے:

اہل سنت کے عالم قندوزی نے اپنی مشہور و معروف کتاب ینابیع المودۃ میں لکھا ہے: حضرت امام علی رِضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام اور انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے: ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا:

فانت افضل ام جبرئیل؟فقال: یاعلی!(علیہ السلام)انّ اللہ تبارک وتعالیٰ افضل انبیآئہ المرسلین علیٰ ملآئکتہ المقربین وفضلنی علیٰ جمیع النبیین والمرسلین والفضل بعدی لک یاعلی! (علیہ السلام) وللائمۃ من ولدک من بعدک"فانّ الملآئکۃ من خدّامنا وخدّام محبینا..."؛ آپ افضل ہیں یاجبرئیل؟فرمایا:علی!(علیہ السلام) خداوند عالم نے اپنے تمام انبیائے مرسلین کو اپنے سارے ملائکہ مقربین پر فضیلت دی ہے اور مجھے تمام انبیاءومرسلین پر فضیلت دی ہے، اے علی! (علیہ السلام) میرے بعد یہ فضیلت تم کو اور تمھارے بعد امام بننے والی تمھاری تمام اولاد کو حاصل ہے بیشک ملائکہ ہمارے خادم ہیں اور ہمارے چاہنے والوں کے بھی خادم ہیں.[۵۹]

علامہ مجلسیؒ نے اس روایت کو اس طرح نقل فرمایا ہے:...وان الملآئکۃ لخدامنا وخدام محبینا...[٦٠]

کیا فرشتے، اہل بیت عصمت وطہارت کی خدمت پر فخر نہیں کرتے تھے!وہ

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت آیت اللہ آقائے سید ہاشم حسینی بوشہری دامت برکاتہ

مدیر حوزۂ علمیہ قم مقدسہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للّٰہِ ربّ العالمین و الصلوٰۃ و السلام علٰی سیّدنا و نبیّنا محمد وّ آلہ الطیبین الطاھرین و اللعن الدائم علٰی اعدائھم من الآن الٰی قیام یوم الدین.

بڑی خوش بختی اور خوشحالی کی بات ہے کہ ادھر آخری چند سالوں سے حوزۂ علمیہ قم میں بہت سے جوان محققین کا مشاہدہ کیا جارہا ہے. جنھوں نے علمی فرصت و توانائی اور خداداد صلاحیت کا سہارا لے کر ایسے موضوعات پر تحقیق کی ہے جن کی اہمیت ہمارے علمی اور دینی معاشرے میں بہت زیادہ ہے.

یہ رسالہ جو "کارشناسی ارشد" (تھیسز) کے عنوان سے "حقائق مصحف فاطمہ علیہا السلام" کے موضوع پر فاضل ارجمند جناب حجۃ الاسلام آقائے شیخ کرار حسین اظہری مبارکپوری ہندی کے قلم سے لکھا گیا ہے یہ بہت زیادہ جامعیت کا

اس در پر آ کر گہوارہ جنبانی بھی کرتے تھے اور چکیاں بھی چلاتے تھے۔

اگر حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے اہل بیت کو یہ درجہ حاصل تھا کہ فرشتے ان سے گفتگو کرتے تھے، ان کو سلام کرتے تھے تو ایسی خاتون جو پوری کائنات کے ہر مرد و زن سے افضل و بہتر ہوں ان سے فرشتہ بات کرے تو کیا تعجب ہے!

قرآن مجید میں بالکل وضاحت و صراحت کے ساتھ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو پروردگار عالم نے سکون بخشا اور فرمایا: وَ لَا تَحْزَنِی. محزون و غمگین نہ ہو!

اگر خداوند عالم حضرت فاطمہ علیہا السلام کی تسکین کے لئے فرشتہ بھیجے تو اس پر بالکل تعجب نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ ان کا درجہ، مادر موسیٰ علیہ السلام سے بہت زیادہ بلند ہے۔

بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس طعام بہشتی:

اہل سنت کے ایک مشہور عالم زمخشری نے اپنی تفسیر میں حضرت زکریا علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کے قصہ کے ضمن میں نقل کیا ہے کہ ایک سال قحط پڑ گیا حضرت فاطمہ علیہا السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر کھانا لائیں تو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سوال کیا:

اَنّٰی لَکِ ھٰذَا: یہ کھانا کہاں سے تمھارے پاس آیا؟

عرض کیا: ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ: یہ خداوند عالم کی بارگاہ سے آیا ہے وہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق و روزی دیتا ہے۔

پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ سن کر شکر خدا بجالائے اور فرمایا: بیٹی! خدا نے تمھیں سردار زنان بنی اسرائیل کے مانند قرار دیا ہے. [۶۱]

اہل بیت علیہم السلام کے فضائل ومناقب سے آشنائی کے لئے صحاح ستہ، طبقات ابن سعد اور مسند احمد وغیرہ کتابوں کا مطالعہ کیا جائے اسی کتاب کے آخری باب میں بھی حضرت زہرا علیہا السلام کے فضائل پر مشتمل چند احادیث کو متعدد حوالوں کے ساتھ نقل کیا گیا ہے.

اب ختامہ مسک کے عنوان سے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں کا خلاصہ، ہدیۂ ناظرین کیا جارہا ہے اس عالم ربانی وفقیہ صمدانی نے اپنے نورانی کلام میں فرمایا ہے:

"کسی کے پاس جبرئیل کا آنا کوئی معمولی بات نہیں ہے کوئی یہ تصور نہ کرے کہ جبرئیل سب کے پاس آتے ہیں اور یہ ممکن سی بات ہے.... جبرئیل ۷۵ دنوں میں بار بار شہزادی کی خدمت میں آتے رہے ان کی ذریت سے متعلق آئندہ حوادث سے آگاہ کرتے رہے اور حضرت امیر علیہ السلام ان سارے مطالب کو لکھتے رہے بہر حال میں اسے آپ کی سب سے بڑی فضیلت سمجھتا ہوں کیونکہ جبرئیل صرف انبیاء علیہم السلام کے پاس نازل ہوتے تھے وہ بھی تمام انبیاء کے پاس نہیں بلکہ صرف خاص انبیاء اور ان اولیاء کے پاس آتے تھے جو اُن کے ہم رتبہ تھے جبرئیل جو اُن دنوں میں برابر آتے رہے اب تک کسی کے لئے ایسا نہیں ہوا ہے یہ فضیلت صرف حضرت صدیقہ سلام اللہ علیہا سے مخصوص ہے. [۶۲]

﴿کلام علامہ اقبالؔ لاہوری در منقبت بنت نبیؐ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا﴾

مریم از یک نسبتِ عیسیٰ عزیز　　از سہ نسبت حضرت زہراؑ عزیز
نور چشم رحمۃ للعالمین　　آن امام اوّلین و آخرین
بانوئے آن تاجدار ھل اتٰی　　مرتضیٰؑ، مشکل کشا، شیر خدا
مزرع تسلیم را حاصل بتول　　مادران را اسوۂ کامل بتولؑ
اشکِ او برچیدہ جبرئیل از زمین
ہمچو شبنم ریخت بر عرش برین

﴿ترجمۂ کلام علامہ اقبالؔ لاہوری از مطلوبؔ﴾

نسبتِ عیسیٰ ہی بس مریم کے سر کا تاج ہے　　سہ تعلق فخرِ بنتِ صاحبِ معراج ہے
رحمۃ للعالمیں کی آپ ہی نور نظر　　جو امام الانبیاء ہیں، تاجدار بحر و بر
اہلیہ ہیں آپ اُس کی جو کہ ہے شیر خدا　　تاجدار ھل اتٰی یعنی علی المرتضیٰؑ
ہیں رضائے رب کی کھیتی کیلئے خرمن، بتولؑ　　آپ کی سیرت ہے ماؤں کیلئے روشن اصول
پُر، پہ لے کر حضرت جبریل نے سارے گہر
عرش پر پھیلا دیئے مانند شبنم سر بہ سر

(اقبال در مدح محمدؐ و آل محمدؐ: ص ۱۳۹، بحوالہ رموز بیخودی: ص ۱۷۷، اقبال اور مدحت آل عبا اطہارؑ: ص ۱۴۳ تا ۱۴۷)

۷

باب ہفتم

متفرقات

مصحف کے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طرف منسوب ہونے کی وجہ:

گزشتہ بحثوں میں یہ بیان کیا جا چکا کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کا لکھنے اور اس کا لکھانے والا کون ہے؟ یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت فاطمہ علیہا السلام نے خود اس کو نہیں لکھا اور نہ لکھایا تو پھر کیوں یہ مصحف آپ کی طرف منسوب ہے اور اس طرح کہا جاتا ہے:

"مصحفِ فاطمہ علیہا السلام یعنی حضرت فاطمہ علیہا السلام کا مصحف؟"

حضرت زہرا علیہا السلام کی طرف منسوب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جو مطالب اس میں موجود ہیں وہ آپ پر الہام کئے گئے ہیں اور آپ سے خطاب کیا گیا ہے اس کا نمونہ موجود ہے دوسری کتابوں کا بھی اسی طرح اسی مناسبت سے نام رکھا گیا ہے۔ بہت سے انبیائے کرام کی طرف بہت سی کتابیں منسوب ہیں مثلاً توراتِ موسیٰ علیہ السلام انجیلِ عیسیٰ علیہ السلام اور زبور داؤد علیہ السلام جب کہ خود انھوں نے یہ کتابیں نہیں لکھی ہیں صرف ان کتابوں کے مطالب و مندرجات ان پر وحی کئے گئے بس نسبت دینے میں اتنا ہی کافی ہے۔

قرآن مجید میں ہے: صُحُفِ اِبۡرَاهِيمَ وَمُوسىٰ: حضرت ابراہیم اور

حضرت موسیٰ (علیہا السلام) کے صحیفے. [۱] مراد یہ نہیں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کتابیں لکھی ہیں. [۲]

نسبت کے متعلق نظریہ آقائے مرتضیٰ عاملی:

یہ امر بالکل بدیہی ہے کہ مصحف کا حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی طرف نسبت دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انھوں نے اس کو لکھا ہے اور یہ ان کی تالیف ہے کیوں کہ جب ہم یہ کہتے ہیں: "فلاں کی کتاب" تو اس کے اور کتاب کے درمیان کسی نہ کسی قسم کا رابطہ ضرور ہوتا ہے مثلاً وہ کتاب کا مالک ہوتا ہے تب بھی یہی کہا جاتا ہے کہ فلاں کی کتاب یا جب ہم کہتے ہیں: فلاں کی گھڑی، فلاں کا گھر، فلاں کا لباس تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ اسی نے گھڑی کو بنایا ہے، یا گھر کو بنایا ہے یا مالک ہو گیا ہے یا لباس کو سلا ہے.

روایت میں وارد ہے: عورت کی مسجد اس کا گھر ہے... اسی دلیل کی بنا پر کہا جاتا ہے: زبور آل داؤد، توراتِ موسیٰ، انجیل عیسیٰ، مصحفِ عثمان، صحفِ ابراہیم و موسیٰ، دعائے کمیل، عہد نامہ مالک اشتر رضی اللہ عنہ. [۳]

نزول ملائکہ کے وقت کس بات کا شکوہ؟!

روایات اہل بیت علیہم السلام بتاتی ہیں کہ جو مطالب مصحف فاطمہ علیہا السلام

میں درج ہیں انھیں جبرئیل علیہ السلام نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے بیان کیا ہے اس طرح ان کے پدر بزرگوار کی وفات سے ان کو صدمہ پہونچا تھا اس میں کچھ کمی ہوئی اور وہ باتیں آپ کی تسلیت کا باعث بنیں جیسا کہ روایت صحیحہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: انّ فاطمة (علیها السلام) مکثت ... فهذا مصحف فاطمة علیها السلام. [۴]

دوسری روایت میں بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ان الله لماقبض... اثبت من ذالک مصحفاً. [۵]

ان روایات کو پڑھ کر مطالعہ کرنے والا ٹھہر جاتا ہے سوچنے لگتا ہے کہ بھلا یہ کیوں کر ممکن ہے کہ فرشتہ، تسلیت پیش کرے اور حضرت زہرا علیہا السلام حضرت علی علیہ السلام سے اس کے آنے کی شکایت کریں جب کہ ان کی پرورش، خانۂ وحی میں ہوئی تھی ایسے گھر میں جہاں برابر ملائکہ آتے رہتے تھے؟

خداوند عالم نے ان پر اس قدر لطف و مہربانی کی کہ ان کی تسلیت کے لئے فرشتہ کو بھیجا حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ان الطاف و عنایات کے مقابلہ میں اپنے شوہر سے جبرئیل کے آنے کی شکایت کردی بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

قطعاً حضرت فاطمہ علیہا السلام نے جبرئیل کے آنے اور گفتگو کرنے کی شکایت نہیں کی بلکہ دوسری وجہ سے شکوہ کیا وہ علت یہ تھی کہ جب جبرئیل نے آئندہ پیش آنے والے حوادث کی خبر دی اور بیان کیا کہ آپ کی اولاد اس طرح

کے آلام ومصائب میں گرفتار ہوگی تو حضرت علی علیہ السلام سے انھوں نے اسی بات کی شکایت کی تھی.

صحیحہ ابوعبیدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مذکورہ جواب دیا جا سکتا ہے اس میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:... **کان جبرئیل یاتیھا فیحسن عزائھا علی ابیھا ویخبرھا بمایکون بعدھا فی ذریتھا.** [٦]

وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نزول جبرئیل:

جن احادیث میں یہ وارد ہے کہ فرشتہ نے حضرت زہرا علیہا السلام سے گفتگو کی اگر ہم انھیں قبول کرلیں تو ایک دوسری مشکل پیدا ہوگی وہ یہ کہ کیا وہ آنے والا فرشتہ جبرئیل تھا؟ کیوں کہ وفات پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جبرئیل نے زمین پر آنا بند کر دیا تھا اور کہا تھا: هٰذَا آخِرُ وَطْئِیْ بِالْاَرْضِ: روئے زمین پر میرا یہ آخری نزول ہے. [٧] اس حدیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کیسے ممکن ہے کہ جبرئیل نے آ کر مصحف فاطمہ علیہا السلام کے مطالب املا کئے ہوں؟

جواب: حافظ سیوطی کہتے ہیں: یہ حدیث بہت ضعیف ہے اور ایک دوسری طرح بھی وارد ہوئی ہے: **ھذا آخر عھدی بالارض بعدک وان اھبط الی الارض لاحد بعدک**: اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے

بعد میرا زمین پر یہ آخری مرتبہ آنا ہے آپ کے بعد کسی لئے میں زمین پر نہیں آؤں گا.[۸]

سیوطی کے نزدیک یہ دونوں روایتیں سند کے اعتبار سے ضعیف نہیں ہیں بلکہ ایک بدیہی و مسلم چیز ہے. جس کا تمام مسلمان، یقین رکھتے ہیں انھوں نے کتابوں میں اس کی روایت کی ہے وہ دو (۲) چیزیں ہیں:

ا۔ یہ بات قابل قبول نہیں ہے کہ وفات نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وقت جبرئیل آخری بار زمین پر آئے ہوں کیوں کہ روایت ہے کہ ہر سال شب قدر میں جبرئیل بہت سے فرشتوں کے ساتھ زمین پر نازل ہوتے ہیں جو لوگ ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں یہ سارے فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں.

۲۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جبرئیل کے ذریعہ وحی کا سلسلہ مکمل طور سے بند نہیں ہوا تھا بلکہ جبرئیل کی کچھ دوسری ذمہ داریاں بھی تھیں حدیث میں وارد ہے: **یوحی اللہ الیٰ عیسیٰ ای بعد قتلہ الدجال**: قتل دجال کے بعد خداوند عالم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کرے گا.

سیوطی کے نظریہ کے مطابق یہ حدیث صراحت رکھتی ہے کہ [آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے] نزول کے بعد خداوند عالم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کرے گا اور ظاہر یہ ہے کہ جو فرشتہ ان کے پاس وحی لے کر زمین پر نازل ہوگا وہ جبرئیل ہوگا کیونکہ جبرئیل خدا اور رسولوں کے درمیان سفیر ہیں.[۹]

حامل ہے کیونکہ محترم مولف نے یہ کوشش کی ہے کہ تمام بحثوں کو مختلف فصلوں میں ہر پہلو سے تحقیق کر کے علماء اور مولفین کے نظریات کو پیش کریں اور اس سلسلہ میں جو اعتراضات وارد ہوئے ہیں ان کے جوابات دیں.

ایک قابل غور بات یہ ہے کہ "مصحف فاطمہ علیہا السلام" کے موضوع پر ائمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین کی بڑی عنایت وتوجہ اور تاکید رہی ہے اس کے باوجود بھی اس کے بارے میں بہت کم تحقیق انجام دی گئی ہے.

اس بات کے پیش نظر اس جوان محقق کا اقدام، قابل تحسین وآفرین ہے ان کا مستقبل روشن ہے اور حوزہ کے دوسرے جوان فضلاء کے لئے ایک کامیاب تحقیقی نمونہ ہے.

ہم مولف کے لئے مزید توفیق کی دعا کرتے ہیں ان کا تعلق اس سرزمین سے ہے جہاں علامہ میر حامد حسین ہندی (رحمۃ اللہ علیہ) جیسے مشہور عظیم عالم دین پیدا ہوئے امید ہے کہ آئندہ بھی ہم ان کی دوسری عالمانہ کوششوں کا ثمرہ دیکھیں گے، ان شاء اللہ.

سید ہاشم حسینی بوشہری

مدیر حوزہ علمیہ قم

محرم الحرام ۱۴۲۷ھ قمری، بہمن ماہ ۱۳۸۴ھ شمسی

اخبار غیب میں صادق علیہ السلام کا مصحف فاطمہ علیہا السلام کی طرف رجوع کرنا:

بنی ہاشم مقام ابواء میں محمد بن عبد اللہ بن حسن سے بیعت کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے ان کا خیال وگمان تھا کہ یہی محمد وہ ''مہدی'' ہیں جن کے بارے میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی کچھ لوگ ان سے بیعت کر چکے تھے کہ اتنے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام وہاں جا پہنچے فرمایا:

''ان سے بیعت کرنا دو سبب سے خارج نہیں ہے:

۱۔ یا یہ ''مہدی'' ہیں، یہ باطل ہے کیوں کہ یہ وقت ان کے ظہور کا نہیں ہے.

۲۔ یا بیعت کے ذریعہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر مقصود ہے تو اس صورت میں محمد بن عبد اللہ کیوں اس کے ذمہ دار بنائے جائیں؟ جب کہ ان کے باپ عبد اللہ بن حسن، بنی ہاشم کے بزرگ ہمارے درمیان موجود ہیں.''

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ان باتوں سے عبد اللہ بن حسن کو غصہ آ گیا انھوں نے کہا: ''آپ کو میرے بیٹے سے حسد ہے.''

امام علیہ السلام نے اس خطرناک موڑ پر تہمت سے بچنے کے لئے علم غیب کو کام میں لاتے ہوئے آئندہ رونما ہونے والے واقعات وحادثات کی خبریں دیں جیسا کہ کتاب ارشاد مفید[۱] میں منقول ہے.

ابو الفرج اصفہانی نے کتاب مقاتل الطالبین میں (چند سندوں کے ذریعہ)

روایت کی ہے کہ بنی ہاشم کا ایک گروہ مقام ابواء (مکہ ومدینہ کے درمیان ایک جگہ) میں جمع ہوا ان میں ابراہیم بن محمد (پہلا عباسی خلیفہ جو "ابراہیم امام" کے نام سے مشہور ہوا) اور ابو جعفر منصور (معروف بہ منصور دوانقی) صالح بن علی (منصور کا چچا) عبداللہ بن حسن (جو حسن مثنیٰ کے فرزند ہیں) اور ان کے دو بیٹے محمد وابراہیم اور محمد بن عبداللہ ابن عمرو بن عثمان موجود تھے.

صالح بن علی نے اس مجمع سے کہا: تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو کہ تمام لوگوں کی نظریں تمھاری طرف جمی ہوئی ہیں خدا نے تمھیں یہاں پر جمع کیا ہے آؤ اپنے ہی میں ایک کے ساتھ بیعت کرلو اور اسی کو ذمہ داری سونپ دو پھر اس عہد و پیمان اور بیعت پر باقی رہو تا کہ خدا (تمھارے کاموں میں) کشائش وفراخی دے وہ بہترین کشادگی عطا کرنے والا ہے.

اس کے بعد عبداللہ بن حسن نے کچھ کہنا شروع کیا پہلے خداوند عالم کی حمد وثنا بجالائے پھر کہا: تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو کہ میرا یہ لڑکا (یعنی محمد) وہی مہدی (معروف) ہے (جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے) پس جلد سے جلد اس کے ہاتھوں پر بیعت کرو.

منصور (دوانیقی بھی ان کی تائید کرتے ہوئے حاضرین سے) کہنے لگا:

کیوں خواہ مخواہ اپنے کو دھوکہ دے رہے ہو؟ تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو کہ اس جوان یعنی محمد بن عبداللہ کی طرح لوگ کسی کے حکم کی اطاعت نہیں کریں گے.

سب نے کہا: ہاں! ہاں! سچ ہے خدا کی قسم! تم نے سچ کہا اس بات کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں پس (یہ باتیں سن کر) سب نے محمد سے بیعت کرلی.

عیسیٰ (ابن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی) کہتے ہیں: عبداللہ بن حسن کا نمائندہ میرے والد (عبداللہ بن محمد) کے پاس یہ پیغام لے کر آیا کہ عبداللہ بن حسن کہتے ہیں:

ہم یہاں پر ایک (اہم) کام کے لئے جمع ہوئے ہیں (اور تمھارا بھی یہاں پہنچنا ضروری ہے) ایسا ہی پیغام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھی بھیجا.

عیسیٰ کے علاوہ دوسرے نے کہا ہے: عبداللہ بن حسن نے حاضرین سے کہا: جعفر بن محمد [حضرت امام جعفر صادق] علیہ السلام کو نہ بلاؤ کیوں کہ مجھے گڑ بڑ ہونے کا اندیشہ ہے. (وہ اس بیعت پر راضی نہ ہوں گے)

عیسیٰ بن عبداللہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے بھیجا اور کہا: جا کر دیکھو وہ کس کام کے لئے جمع ہوئے ہیں؟ جب میں ان کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ محمد بن عبداللہ ایسے کپڑے (یا بوریا) کے اوپر نماز پڑھ رہے تھے جس کے اوپر کا حصہ پیچیدہ اور لپٹا ہوا تھا میں نے ان لوگوں سے کہا: میرے والد (عبداللہ) نے مجھے اس لئے تمھارے پاس بھیجا ہے کہ تم سے پوچھوں کہ کس لئے جمع ہوئے ہو؟

عبداللہ بن حسن نے کہا: ہم نے مہدی یعنی اپنے بیٹے (جنھیں وہ لوگ مہدی

موعود جانتے تھے) سے بیعت کے لئے اجتماع کیا تھا.

عیسیٰ کہتے ہیں: اسی دوران جعفر بن محمد [حضرت امام جعفر صادق] علیہ السلام بھی وارد ہوئے پس عبداللہ بن حسن نے اپنے پہلو میں حضرت کے لئے جگہ بنائی اور وہی باتیں جو مجھ سے (اپنے بیٹے محمد سے بیعت کے بارے میں) کہہ چکے تھے حضرت سے بیان کیں.

جعفر بن محمد (علیہما السلام) نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو کیوں کہ ابھی اس (مہدیٔ موعود کے قیام) کا وقت نہیں ہوا ہے اے عبداللہ! اگر تم سوچتے ہو کہ تمھارا یہ فرزند مہدیٔ موعود ہے تو سمجھ لو کہ یہ وہ نہیں ہے اور نہ یہ وقت ان (کے ظہور وخروج) کا ہے اگر امور خدا میں سختی کرتے ہوئے تم انھیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے خروج کا حکم دے رہے ہو تو خدا کی قسم تم ایک سن رسیدہ (یا بنی ہاشم کے بزرگ) موجود ہو تمھیں چھوڑ کر ہم تمھارے لڑکے سے بیعت نہیں کریں گے.

عبداللہ کو حضرت کی باتوں سے غصہ آیا اور انھوں نے کہا: آپ بخوبی جانتے ہیں (یا میں نجوبی جانتا ہوں) کہ بات دراصل یہ نہیں ہے جو آپ کہہ رہے ہیں خدا کی قسم! اس نے آپ کو علم غیب نہیں دیا ہے یہ ساری باتیں آپ نے میرے بیٹے سے حسد کرتے ہوئے کہی ہیں.

حضرت نے فرمایا: خدا کی قسم میں نے حسد نہیں کیا ہے (کہ یہ باتیں حسد میں

کہوں) البتہ اس شخص (ابو العباس سفاح کی پشت پر ہاتھ مار کر کہا) اور اس کے بھائی اور اس کے لڑکوں کو (سلطنت وخلافت) ملے گی مگر تم لوگوں کو نہیں ملے گی.

پھر عبداللہ بن حسن کے شانہ پر ہاتھ مار کر فرمایا: خاموش رہو خدا کی قسم! خلافت نہ تمھیں ملے گی اور نہ تمھارے دونوں لڑکوں کو ملے گی وہ ان لوگوں (یعنی بنی عباس) کو ملے گی یقیناً تمھارے یہ دونوں لڑکے قتل کردیئے جائیں گے.

(یہ فرما کر اس وقت) اٹھے اور عبدالعزیز بن عمران زہری کے ہاتھوں کو ٹیک کر باہر چلے گئے پھر عبدالعزیز سے فرمایا: کیا تم نے صاحب سبز بُرد (جس کے دوش پر سبز چادر تھی یعنی) منصور کو دیکھا؟

عبدالعزیز نے کہا: ہاں! فرمایا: خدا کی قسم! یہ محمد کو قتل کرے گا!

عبدالعزیز نے کہا: محمد کو قتل کرے گا؟ فرمایا: ہاں! راوی کہتا ہے: میں نے سوچا کعبہ کے پروردگار کی قسم! کہ (جعفر کو) محمد پر رشک ہے اور یہ بات حسد میں کہہ رہے ہیں.

عبدالعزیز پھر کہتا ہے: خدا کی قسم میں نے مرنے سے پہلے دیکھ لیا کہ منصور نے دونوں کو قتل کر دیا اور جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا وہ لوگ اٹھ اٹھ کر منتشر ہو گئے تھے.

عبدالصمد اور منصور، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پیچھے پیچھے آئے اور انھوں نے عرض کیا: اے ابو عبداللہ! (علیہ السلام) کیا آپ نے یہ سچ فرمایا ہے (جیسا

فرمایا ہے قطعی طور پر ہو کر رہے گا؟) فرمایا: ہاں! میں یہ کہتا ہوں اور خدا کی قسم جانتا ہوں. (کہ ایسا ہو کر رہے گا!)

ابوالفرج صاحب مقاتل کہتے ہیں: علی بن عباس مقانعی نے (اپنی سند کے ذریعہ) عنبسہ بن بجاد سے روایت کی ہے کہ جب بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام محمد بن عبداللہ بن حسن کو دیکھتے تھے آپ کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی تھیں اور فرماتے تھے:

میری جان اس پر قربان ہو لوگ اس کے بارے میں ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں (یعنی کہتے ہیں کہ مہدئ موعود ہے) مگر یہ قتل کر دیا جائے گا اور کتاب علی میں اس کا نام اس امت کے خلفاء میں نہیں ہے. [۱۰]

ایک فطری سی بات ہے کہ جب حضرت نے غیب کی خبریں دیں تو ہر طرف سے سوالات ہونے لگے کہ آپ نے کہاں سے بیان فرمایا؟

امام علیہ السلام کے جوابات حسب ذیل ہیں:

ولید بن صبیح سے فرمایا: یا ولید! انی نظرت فی مصحف فاطمة علیها السلام فلم اجد لبنی فلان (یعنی بنی الحسن) الا کغبار النعل. [۱۱]

دوسری مرتبہ معلّیٰ سے فرمایا: ما من نبی و لا وصی و لا مک الا فی کتاب عندی لا و اللہ ما لمحمد بن عبد اللہ بن الحسن فیه اسم:

کوئی نبی، وصی اور بادشاہ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا نام ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے جو میرے پاس موجود ہے خدا کی قسم! اس میں محمد بن عبد اللہ بن حسن کا کہیں نام ہی نہیں ہے.[۱۲]

تیسری مرتبہ فضیل سے ارشاد فرمایا: یافضیل أتدری فی ای شیء کنت انظر قُبیل(ای قبیل هٰذا للقاء)؟قال قلت: لا!قال: کنت انظر فی کتاب فاطمة علیها السلام لیس من مَلِک یَملِک[الارض] الاّ وهُو مکتوب فیه باسمه واسم ابیه و ما وجدت لوُلد الحسن فیه شیئاً: فضیل بن سکرہ ناقل ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:

فضیل! تم جانتے ہو تھوڑی دیر پہلے میں کیا پڑھ رہا تھا؟

میں نے عرض کیا: نہیں!

فرمایا: میں کتاب فاطمہ علیہا السلام کا مطالعہ کر رہا تھا وہ تمام سلاطین جو روئے زمین پر حکمرانی کریں گے ان کے اور ان کے باپ کے نام اس میں لکھے ہوئے ہیں میں نے اولاد حسن کے لئے اس میں کچھ نہیں پایا.[۱۳]

دوسری روایت میں وارد ہے کہ عبد الملک بن اعین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ان الزیدیة والمعتزلة قد اطافوا بمحمد بن عبد الله فهل له سلطان؟ فقال: والله ان عندی لکتابین[مصحف

فاطمة عليها السلام و كتاب على عليه السلام] ١۴]فيهما تسمية كل نبى وملك يملك الارض لا والله ما محمد بن عبد الله فى واحد منهما : [١۵] کتاب کافی میں زرارہ نے عبدالملک بن اعین سے نقل کیا ہے انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: زیدیہ ومعتزلہ لوگ محمد بن عبداللہ (بن حسن ملقب بہ نفس زکیہ) کے چاروں طرف حلقہ کئے ہوئے ہیں کیا انھیں سلطنت وحکومت نصیب ہوگی؟

فرمایا: خدا کی قسم! میرے پاس دو کتابیں[مصحف فاطمہ علیہا السلام اور کتاب علی علیہ السلام] ہیں ان دونوں میں تمام انبیاء وسلاطین جو روئے زمین پر حکومت کریں گے ان کے نام درج ہیں خدا کی قسم ان میں سے کسی ایک میں بھی محمد بن عبداللہ کا نام نہیں ہے.[١٦]

محمد بن عبداللہ کا مختصر تعارف:

مذکورہ روایت میں محمد بن عبداللہ بن حسن معروف بہ "نفس زکیہ" مراد ہیں انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ میں بنی عباس کے خلاف قیام کیا تھا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انھیں منع کیا لیکن انھوں نے قبول نہ کیا، سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اقبال" میں ان کی تعریف کرتے ہوئے ان کے قیام کو برحق بتایا اور مجاہد فی سبیل اللہ کہا.[١٧]

علامہ امینیؒ نے بھی سید بن طاؤسؒ کی طرح ان کی تعریف کی ہے. [۱۸]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو اس قیام کا انجام معلوم تھا اسی لئے منع فرمایا تھا آپ نے محمد اور ان کے بھائی کی شہادت کے بعد انھیں نیکی کے ساتھ یاد کرتے ہوئے ان کی تعریف کی. [۱۹]

جس وقت مکہ اور مدینہ پر ان کا غلبہ تھا بلاشک وہ اپنے کو "مہدی" نہیں بتاتے تھے. [۲۰]

مصحف فاطمہ علیہا السلام اِس وقت کہاں ہے؟

گزشتہ بحثوں میں یہ بیان کیا جا چکا کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام امامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اسی لئے ایک امام علیہ السلام سے دوسرے امام علیہ السلام تک منتقل ہوتا رہا اس سلسلہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

عن ابی بصیر عن الصادق علیہ السلام قال قلت: جعلت فداک فلمن صار ذالک المصحف بعد مضیها [فاطمة علیها السلام] قال: دفعته الیٰ امیر المومنین فلما مضی صار الی الحسن علیہ السلام ثم الی الحسین علیہ السلام ثم عند اهله حتی یدفعوه الی صاحب هذا الامر.

کتاب بصائر میں ابو بصیرؒ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں حضرت زہرا

علیہا السلام کی وفات کے بعد وہ مصحف کس کے پاس پہونچا؟

فرمایا: حضرت زہرا علیہا السلام نے اسے حضرت علی علیہ السلام کے سپرد کیا ان کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام اور پھر حضرت امام حسین علیہ السلام اور پھر اپنے اہل کے پاس پہنچا اس کے بعد ہر امام اپنے بعد والے امام کے حوالہ کرتے گئے اس طرح سے وہ حضرت صاحب الامر **عجّل الله تعالیٰ فرجه الشریف** کی خدمت میں پہنچا۔[۲۱]

بعض روایات میں صراحت کے ساتھ یہ وارد ہے کہ فلاں امام علیہ السلام کے پاس ہے: وہ روایات حسب ذیل ہیں:

(۱) مصحفِ فاطمہ علیہا السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

حماد بن عثمان سے مروی ہے کہ ابو بصیرؒ نے کہا: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: **ما مات ابو جعفر [یعنی الامام الباقر علیه السلام] حتی قبض مصحف فاطمة علیها السلام** : حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں وفات سے پہلے ہی مصحف فاطمہ علیہا السلام پہونچ گیا تھا۔[۲۲]

(۲) مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے بعد ان کے فرزند بزرگوار حضرت امام جعفر

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین آیت اللہ آقائے جعفر الہادی دامت برکاتہ

استاد حوزۂ علمیہ قم مقدسہ

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سیّد المرسلین و خاتم النبیّین و اھل بیتہ الطیبین الطاھرین.

قرآن کریم ۲۳ رسال کی مدت میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا جیسا کہ سبھی لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ قرآن، اسلامی تعالیم واحکام کا سب سے پہلا منبع ہے اسی لئے نزول ہی کے وقت سے تمام مسلمانوں نے کتاب عزیز کے لئے بہت سارے اہتمام کئے اور سب لوگوں نے اسے پڑھنا، حفظ کرنا شروع کردیا اور اس کے معانی کو سمجھنے کے لئے کوشش کرنے لگے.

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر ان کے بعد حضرات ائمہ معصومین ان میں سب سے پہلے حضرت علی صلوات اللہ علیہم اجمعین نے شروع ہی سے کتاب الٰہی کی آیات شریفہ کی تفسیر، تبیین وتشریح اور توضیح بیان کرنا شروع کردی

صادق علیہ السلام کی خدمت میں مصحف فاطمہ علیہا السلام پہنچا.

حسین بن علاء کہتے ہیں: الابیض... ومصحف فاطمة عليها السلام ...یقیناً جفر سفید اور مصحف فاطمہ علیہا السلام میرے پاس ہے. [۲۳]

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:...و عندنا والله مصحف فاطمة عليها السلام : خدا کی قسم! مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس ہے. [۲۴]

(۳) مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد ان کے فرزند حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس مصحف فاطمہ پہنچا روایات میں حضرت کے القاب میں سے ایک لقب "عبد صالح" ہے جیسا کہ ابوحمزہ نے عبد صالح حضرت امام موسیٰ (کاظم علیہ السلام) سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: عندی مصحف فاطمة عليها السلام : مصحف فاطمہ علیہا السلام میرے پاس ہے. [۲۵]

(۴) مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام:

اس طرح مصحف فاطمہ علیہا السلام ایک امام سے دوسرے امام کی طرف منتقل ہوتا رہا بالکل آخر میں آخری امام حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت

اقدس میں پہنچا.

شیخ آقا بزرگ تہرانی نے الذریعہ میں فرمایا:

مصحف فاطمة عليها السلام من ودائع الامامة عند مولانا و امامنا صاحب الزمان... مصحف فاطمہ علیہا السلام امامت کے ودائع (وامانات) اور تبرکات سے ہے جو ہمارے آقا و مولا حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے پاس ہے.[۲٦]

کیا مصحف فاطمہ علیہا السلام ہی کتابِ جفر ہے؟

آقائے برکات عاملی فرماتے ہیں: ہم نے اپنی کتاب ''حقيقة الجفر عند الشيعة'' میں بیان کیا ہے کہ روایات اہل بیت علیہم السلام میں لفظ ''جفر'' کا اطلاق چار چیزوں پر ہوا ہے:

اوّل: جفر ابیض:

یہ ایک ظرف [مخزن علم] ہے جو حسب ذیل چند کتابوں پر مشتمل ہے:

۱۔ زبور داوٗد علیہ السلام.

۲۔ تورات موسیٰ علیہ السلام.

۳۔ انجیل عیسیٰ علیہ السلام.

۴۔ صحف ابراہیم علیہ السلام.

۵۔ خدا کی پہلی کتابیں (احتمال ہے کہ بعینہ صحف ابراھیم علیہ السلام مراد ہے)

۶۔ مصحف فاطمہ علیہا السلام.

۷۔ کتاب جامعہ (اگر چہ جفر ابیض کے محتویات میں اس عنوان پر کوئی نص موجود نہیں ہے لیکن ہم نے ثابت کیا ہے کہ مراد یہی ہے)

دوم: دوم: جفر احمر:

یہ بھی ایک وعا [ظرف ومخزن علم] ہے جس میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہتھیار ہیں اور احتمال ہے کہ اس میں بعض کتابیں بھی موجود ہیں.

سوم: جلد ثور:

یہ ایک بڑا سا ظرف ہے [علم سے بھری ہوئی بیل کی کھال] احتمال ہے کہ یہ جفر ابیض واحمر پر مشتمل ہے جن کا ذکر گزر چکا ہے.

چھارم: کتاب جفر:

یہ ایسی کتاب ہے جو علم منایا، بلایا، رزایا و علم ما کان و ما یکون الیٰ یوم القیامہ پر مشتمل ہے.

یہاں پر قارئین محترم کے ذہنوں میں ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کیا کتاب جفر اور مصحف فاطمہ علیہا السلام دونوں مستقل طور پر الگ الگ کتابیں ہیں یا یہ دونوں ایک ہی کتاب ہے؟

اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ دونوں ایک ہی کتاب ہیں صرف ان کے نام دو

ہیں در حقیقت الگ لگ دو کتابیں نہیں ہیں اور قرائن [پنجگانہ] اس دعویٰ پر شاہد و دلیل ہیں بنا براین مصحف فاطمہ علیہا السلام کو جفر کہنے میں یہ راز ہے کہ مذکورہ مصحف، جفر ابیض میں ہے اور یہ مقدس کتابوں کا ایک ظرف ہے. [۲۷]

ہمارے استاد بزرگوار حضرت آیت اللہ آقائے جعفر الہادی خوشنویس دامت برکاتہ نے ایک بہترین سوال کیا ذیل میں موصوف کا وہ سوال اور ہمارا مفصل جواب پیش کیا جارہا ہے:

سوال: مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس کیوں موجود نہیں ہے؟

جواب: علامہ مجلسی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہ) نے بحار الانوار میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے ایک ایسی روایت نقل کی ہے جو دلالت کرتی ہے کہ یہ الہام بخش کتاب امام معصوم علیہ السلام کی ایک علامت ہے یعنی یہ کتاب صرف خاندان اہل بیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے پاس رہے گی عام لوگوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ان حضرات کی دوسری تمام فضیلتوں کے ساتھ یہ بھی ایک عظیم فضیلت ہے جو صرف اسی خانوادہ سے مخصوص ہے خدا نے انھیں یہ بزرگ کرامت وشرافت عطا کی ہے شاید اسی بنا پر شروع سے اب تک یہ کتاب حضرات

ائمہ معصومین علیہم السلام ہی کے پاس رہی ہے یہاں تک کہ انھوں نے اپنے کسی ایک قابل اعتماد اور خاص اصحاب بلکہ رشتے دار کو بھی نہیں دیا اسی لئے یہ کتاب ایک امام علیہ السلام سے دوسرے امام علیہ السلام تک منتقل ہوتی رہی اور اِس وقت ہمارے آخری امام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پاس موجود ہے.

روایت رضوی جو بحار مجلسیؒ میں ہے اس میں امام علیہ السلام نے فرمایا:

"للامام علامات یکون اعلم الناس... و یکون عنده مصحف فاطمة (علیها السلام)." (باب ہشتم (۱) روایات مصحف، نمبر۱۲)

متعدد روایات میں حضرات معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) سے "مصحف" کے بارے میں یہ دو تعبیرات وارد ہوئی ہیں:

الف) عندی مصحف فاطمة علیها السلام.

ب) عندنا مصحف فاطمة علیها السلام.

یہ "تلک عشرة کاملة" کی مصداق ہیں جن دس (۱۰) روایات میں مذکورہ تعبیرات وارد ہوئی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

عندی مصحف فاطمة (علیها السلام)

(۱۔ روایات مصحف، نمبر۱۳)۔ (۲۔ روایات مصحف، نمبر۱۹)

- حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

عندی مصحف فاطمة (علیها السلام)

(۳۔ روایات مصحف، نمبر۲۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

عندنا مصحف فاطمة (علیها السلام)

(۴۔ روایات مصحف، نمبر۹)۔ (۵۔ روایات مصحف، نمبر۱۰)

(۶۔ روایات مصحف، نمبر۱۶)۔ (۷۔ روایات مصحف، نمبر۱۸)

(۸۔ روایات مصحف، نمبر۲۰)۔ (۹۔ روایات مصحف، نمبر۲۲)

(۱۰۔ روایات مصحف، نمبر۲۳)

صاحبہ مصحف سے شادی کرنے پر حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فضائل کا اظہار کرتے ہوئے فخر کے ساتھ فرمایا:

"ولقد اعطیت زوجتی مصحفاً فیه من العلم مالم یسبقها الیه احد خاصة من الله و رسوله". (باب ہشتم (۱) روایات مصحف، نمبر۱)

اس روایت سے اس اہم نکتہ کی طرف اشارہ ہو رہا ہے کہ مصحف کے مضامین اس قدر بلند ہیں اور وہ علوم و معارف کا ایسا بیش بہا خزانہ ہے کہ اولیائے الٰہی کو بھی ان کی خبر نہیں ہے انھیں بھی یہ کتاب نہ مل سکی ظاہر ہے کہ جب خاصان خدا تک وہ کتاب نہ پہنچ سکی تو عام لوگ بھلا کیوں کر وہ کتاب پا سکتے ہیں!

جن روایات کی طرف اشارہ کیا گیا ان میں سے بعض میں "اِنَّ" اور

''لام'' بھی ہے: ''انّ عندنا لمصحف فاطمة(علیها السلام). (باب ہشتم (۱) روایات مصحف، نمبر۹)

یہاں پر حرف تحقیق ولام تاکید یہ دونوں بھی اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام حضرات ائمہ علیہم السلام کے مختصات سے ہے شاید اسی لئے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

من کان عنده مصحف فاطمة(علیها السلام) قرّت عینه. (باب ہشتم (۱) روایات مصحف، نمبر۲) اگر فرض کریں کہ یہ مصحف لوگوں کے اختیار میں ہوتا سب کو دسترسی حاصل ہوتی تب بھی اس کے عمیق مضامین ومطالب کا فہم وادراک محال ہوتا جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

وَمَایُدْرِیهِمْ مَامُصْحَفُ فاطمة(علیها السلام)؟! لوگوں کو کیا پتہ کہ مصحف فاطمہ (علیها السلام) کیا ہے؟!

۸

باب ہشتم

روایات

۱۔روایات مربوط بہ مصحف حضرت فاطمہ علیہا السلام (با أسناد)

۲۔روایات مربوط بہ فضائل حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام.

۳۔روایات منقول از حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام.

(ا) روایات مربوط بہ مصحف حضرت فاطمہ علیہا السلام. (با اَسناد)

نوٹ: چونکہ اکثر روایات سے مختلف مقامات پر استدلال پیش کیا جا چکا ہے لہٰذا یہاں پر محققین کے لئے انھیں اَسناد کے ساتھ ذکر کیا جا رہا ہے.

حدیث نمبر ا

فی البصائر : حدثنا عبد الله بن محمد عن ابراهیم بن محمد الثقفی عن بعض رفعه الیٰ ابی عبد الله علیه السلام انه قال: الفضل لمحمد صلی الله علیه وآله وسلم...وان امیر المومنین علیه السلام قال: انا قسیم بین الجنة والنار... ولقد اعطیت زوجتی مصحفاً فیه من العلم مالم یسبقها الیه احد خاصة من الله و رسوله.[ا]

حدیث نمبر ۲

فی البحار : ابراهیم بن هاشم عن الحسین بن سیف عن ابیه عن فضیل بن عثمان عن الحذّاء قال، قال لی ابو جعفر [الباقر] علیه السلام: یا اباعبیدة! من کان عنده سیف رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و درعته و رایته المغلبة ومصحف فاطمة علیها السلام قرّت عینه.[۲]

حدیث نمبر ۳

فی البحار : احمد بن محمد عن عمر بن عبد العزیز عن حماد بن

اس طرح سے ان حضرات کے ارشادات کی روشنی میں تفسیر آیات کا ایک عظیم و گرانقدر مجموعہ تمام مسلمانوں تک پہونچا معصومین علیہم السلام کے بعد شیعہ علماء نے ان حضرات کی راہ وروش پر عمل کرتے ہوئے قرآن مجید کی تقریباً دو ہزار پانچ سو (۲۵۰۰) تفسیریں لکھیں حوزۂ علمیہ قم کے ایک نامی گرامی عالم فاضل حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے عقیقی بخشائشی دامت برکاتہ نے ان باتوں کو جمع کر کے شائع کیا ہے شیعہ تفاسیر میں سب سے مشہور یہ تفسیریں ہیں:

تفسیر عیاشیؒ، تفسیر قمیؒ، تفسیر منسوب بہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام تفسیر تبیان: شیخ طوسیؒ، تفسیر مجمع البیان: طبرسیؒ، تفسیر منہج الصادقین [ملا فتح اللہ کاشانیؒ] تفسیر ابوالفتوح: رازیؒ اور تفسیر المیزان: علامہ طباطبائیؒ۔

افسوس کہ ان تمام حقائق کے باوجود کبھی کبھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ خودغرض افراد نے ہاتھ میں قلم اٹھایا اور اثنا عشری شیعوں پر بہت سی تہمتیں لگا دیں ان میں سے سب سے بری تہمتیں قرآن کریم سے متعلق ہیں مثلاً ایک تہمت یہ ہے:

''موجودہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے، موجودہ قرآن، ناقص ہے۔''

یہ ساری باتیں باطل اور حق وحقیقت کے سراسر خلاف ہیں۔

ان تمام تہمتوں میں شیعوں پر ایک سب سے عجیب تہمت یہ لگائی جاتی ہے:

''شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حقیقی قرآن ''مصحف فاطمہ علیہا السلام'' نام کی ایک کتاب ہے۔''

عثمان قال،سمعت اباعبد الله علیه السلام یقول:تظهر الزنادقة سنة ثمانیة و عشرین و مأة و ذالک لانی نظرت فی مصحف فاطمة علیها السلام قال: فقلت:وما مصحف فاطمة علیها السلام؟ فقال: ان الله تبارک و تعالیٰ لـمّا قبض نبیه (صلی الله علیه و آله وسلم) دخل علیٰ فاطمة علیها السلاٰم من وفاته من الحزن مالایعلمه الا الله عزّوجلّ فارسل الیها ملکاً یُسلّی عنها غمّها ویُحدثها فشکت ذالک الیٰ امیر المومنین علیه السلام فقال لها:اذا اَحستِ[اَحْسَسْتِ] بذالک وسمعت الصوت فقولی،لی فاعلمتُه فجعل یکتب کلّ ما سمع حتّٰی اثبت من ذالک مصحفاً قال،ثم قال:أما انه لیس من الحلال والحرام ولکن فیه علم ما یکون.[۳]

حدیث نمبر ۴

فی البحار:احمد بن محمد ومحمد بن الحسین عن ابن محبوب عن ابن رئاب عن ابی عبیدة عن ابی عبد الله علیه السلام قال:ان فاطمة علیها السلام مکثت بعد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم خمسة وسبعین یوماً وکان دَخلها حُزن شدیدٌ علیٰ ابیها و کان جبرائیل یأتیها فیُحسن عزائها علیٰ ابیها ویُطیّب نفسها ویُخبرها عن ابیها ومکانه ویُخبرها بما یکون بعدها فی ذریتها و کان علی علیه السلام یکتب ذالک فهٰذا مصحف فاطمة علیها السلام.[۴]

حدیث نمبر۵

فی البحار: ابن ھاشم عن یحیٰ بن ابی عمران عن یونس عن رجل عن سلیمان بن خالد قال، قال ابو عبد اللہ علیہ السلام: ...ولیُخرجوا مصحف فاطمة علیھا السلام فان فیه وصیة فاطمة علیھا السلام.[۵]

حدیث نمبر۶

فی البحار: محمد بن اسماعیل عن ابن ابی نجران عن محمد بن سنان عن داؤد بن سرحان ویحیٰ بن معمر وعلی بن ابی حمزة عن الولید بن صبیح قال، قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام: یاولید! انی نظرت فی مصحف فاطمة علیھا السلام قبیل فلم اجد لبنی فلان فیھا الا کغبار النعل.[۶]

حدیث نمبر۷

فی الکافی: محمد بن یحیٰ عن احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن القاسم بن محمد عن عبد الصمد بن بشیرعن فضیل بن سُکّرة قال، دخلت علیٰ ابی عبد اللہ علیہ السلام فقال: یا فضیل! اتدری فی ای شیء کنت انظر قُبیل[ای قبیل ھٰذا اللقاء]؟ قال، قلت: لا! قال: کنت انظر فی کتاب فاطمة علیھا السلام لیس من مَلِک یَمُلِک [الارض] الا وھو مکتوب فیه باسمه واسم ابیه وما وجدت لوُلد الحسن فی[فیه]شیئا.[۷]

حدیث نمبر۸

فی البصائر:عن ابی بصیر عن الصادق علیہ السلام قال،قلت:جعلت فداک فلمن صار ذالک المصحف بعد مضیھا[فاطمة علیھا السلام] قال:دفعته الیٰ امیر المومنین علیہ السلام فلما مضیٰ صار الیٰ الحسن علیہ السلام ثم الیٰ الحسین علیہ السلام ثم عند اھله حتیٰ یدفعوه الیٰ صاحب ھٰذا الامر.[۸]

حدیث نمبر۹

فی البحار:احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن احمد بن عمر عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام...وان عندنا الجامعة...طولھا سبعون ذراعاً بذراع رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم...وان عندنا لمصحف فاطمة علیھا السلام و مایدریھم ما مصحف فاطمة علیھا السلام! قال:مصحف فیه مثل قرآنکم ھٰذا،ثلاث مرات واللہ ما فیه من قرآنکم حرف واحد انما ھو شیء املاه اللہ علیھا واوحیٰ الیھا....[۹]

حدیث نمبر۱۰

فی البحار:السندی بن محمد عن ابان بن عثمان عن علی بن الحسین عن ابی عبد اللہ علیہ السلام...وعندنا مصحف فاطمة علیھا السلام اما واللہ ما فیه حرف من القرآن و لکنه إملاء رسول اللہ[۱] وخطّ علی علیہ السلام.....[۱۰]

(۱) ذکر المصنف[المجلسیؒ]انّ المراد برسول اللہ ھو جبرئیل.

حدیث نمبر۱۱

فی البحار: محمد بن عبد الجبار عن ابن فضال عن حماد بن عثمان عن ابی بصیر قال، سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول: مامات ابو جعفر[الباقر] علیه السلام حتیٰ قبض مصحف فاطمة علیها السلام.

قال المجلسیؒ: حتیٰ قبض ای الصادق او الباقر علیهما السلام و یمکن ان یقرء علیٰ بناء التفعیل.[۱۱]

حدیث نمبر۱۲

فی البحار: الطالقانی عن احمد الهمدانی عن علی بن الحسن بن فضال عن ابیه عن ابی الحسن علی بن موسیٰ الرضا علیهما السلام، قال: للامام علامات: یکون اعلم الناس... وتکون عنده صحیفة فیها اسماء شیعتهم الیٰ یوم القیامة وصحیفة فیها اسماء اعدائهم الیٰ یوم القیامة. و تکون عنده الجامعة وهی صحیفة طولها سبعون ذراعاً فیها جمیع ما یحتاج الیه ولد آدم علیه السلام ویکون عنده الجفر الاکبر و الاصفر... و یکون عنده مصحف فاطمة علیها السلام.[۱۲]

حدیث نمبر۱۳

فی البحار: احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن الحسین بن ابی العلاء قال، سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول: ان عندی الجفر الابیض... و

مصحف فاطمة عليها السلام ما ازعم أن فيه قرآناً و فيه ما يحتاج الناس

الينا ولا نحتاج الیٰ احد... .[۱۳]

حديث نمبر ۱۴

فی البحار :ابن يزيد ومحمد بن الحسين عن ابن ابی عمير عن ابن

اُذينة عن علی بن سعيد عن ابی عبد الله عليه السلام...الجفر:فانما هو جلد ثور

مذبوح كالجراب فيه كتب وعلم مايحتاج الناس اليه الیٰ يوم القيامة من

حلال وحرام إملاء رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم وخطّه علی عليه السلام

بيده وفيه مصحف فاطمة عليها السلام "ما فيه آية من القرآن... ."[۱۴]

حديث نمبر ۱۵

فی البحار:عبد الله بن جعفر عن موسی بن جعفرعن الوشّاء عن ابی

حمزة عن ابی عبد الله عليه السلام قال:مصحف فاطمة عليها السلام مافيه شیء من

كتاب الله وانما هو شیء اُلقی عليها بعد موت ابيها صلوات الله عليها.[۱۵]

حديث نمبر ۱۶

فی البحار:(بلاسند) كان الصادق عليه السلام يقول:...وان عندنا الجفر

الاحمر والجفر الابيض ومصحف فاطمة عليها السلام وعندنا الجامعة

فيها جميع مايحتاج الناس اليه...واما مصحف فاطمة عليها السلام ففيه

مايكون من حادث واسماء من يملك الیٰ ان تقوم الساعة واما الجامعة

فهو كتاب طوله سبعون ذراعا اِملاء رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم من فلق فيه وخطّ على بن ابيطالب عليهما السلام بيده ، فيه والله جميع مايحتاج اليه الناس الىٰ يوم القيامة حتىٰ ان فيه ارش الخدش والجلدة ونصف الجلدة.[۱۶]

حدیث نمبر۱۷

فى البحار: احمد بن موسى عن الحسن بن على بن النعمان عن ابى زكريا يحىٰ عن عمرو الزيات عن ابان وعبد الله بن بكير قال: لااعلمه الا ثعلبة اوعلا بن رزين عن محمد بن مسلم قال، قال ابو عبد الله عليه السلام:... و خلّفت فاطمة عليها السلام مصحفا ما هو قرآن ولكنه كلام من كلام الله انزله عليها اِملاء رسول الله وخط على عليه السلام.

قال المجلسیؒ: المراد برسول الله جبرئيل.[۱۷]

حدیث نمبر۱۸

فى البحار: احمد بن الحسن بن فضال عن ابيه عن ابى بكير واحمد بن محمد عن محمد بن عبد الملک عن ابى عبد الله عليه السلام:...وعندنا مصحف فاطمة عليها السلام اما والله ما هو بالقرآن.[۱۸]

حدیث نمبر۱۹

فى البحار: (بلا سند)...سئل عن محمد بن عبد الله بن الحسن

فقال علیه السلام: ما من نبی ولا وصی ولا ملِکٍ الا وهو فی کتاب عندی یعنی مصحف فاطمة علیها السلام واللّٰہما لمحمد بن عبد اللّٰہ فیه اسم.... [۱۹]

حدیث نمبر ۲۰

فی البحار: احمد بن الحسن بن فضال عن ابیه عن ابن بکیرواحمد بن محمد عن محمد بن عبد الملک قال، قال ابوعبد اللّٰہ علیه السلام: ...و عندنا مصحف فاطمة علیها السلام اما واللّٰہ ما هو فی القرآن. [۲۰]

حدیث نمبر ۲۱

فی البحار: محمد بن العباس عن محمد بن خالد عن الحسن بن القاسم عن عمر بن الحسن عن آدم بن حماد عن حسین بن محمد عن سفیان مثله وقال ایضاً: حدثنا احمد بن القاسم عن احمد بن محمد "السیاری" عن محمد بن خالد عن محمد بن سلیمان عن ابی بصیر عن ابی عبد اللّٰہ علیه السلام انه تلا هٰذه الآیة "سَئَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْکَافِرِیْنَ" بولایة علی علیه السلام "لَیْسَ لَهُ دَافِعٌ" ثم قال: هٰکذا هی فی مصحف فاطمة علیها السلام وروی البرقی: انه قال: هٰکذا واللّٰہ انزلها جبرئیل علی النبی وهٰکذا هو مثبت فی مصحف فاطمة علیها السلام... [۲۱]

حدیث نمبر ۲۲

فی البحار: (بلا سند) قال الصادق علیه السلام: ...ان عندنا الجفر الاحمر و

الجفر الابیض و مصحف فاطمة علیها السلام.[۲۲]

حدیث نمبر ۲۳

فی البحار:محمد بن الحسین عن البزنطی عن حماد بن عثمان عن علی بن سعید عن ابی عبد الله علیه السلام:...وعندنا والله مصحف فاطمة علیها السلام ما فیه آیة من کتاب الله وانه لاملاء رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم وخطّه علی علیه السلام بیده... .[۲۳]

حدیث نمبر ۲۴

فی البحار:عبّاد بن سلیمان عن سعد بن سعد عن علی بن ابی حمزة عن عبد صالح[الکاظم] علیه السلام قال:عندی مصحف فاطمة علیها السلام لیس فیه شیء من القرآن.[۲۴]

حدیث نمبر ۲۵

فی البحار:احمد بن الحسن عن ابیه عن ابی المغرا عن عنبسة بن مصعب عن ابی عبد الله علیه السلام...قال[الراوی]قلت:اصلحک الله وما الجفر؟ قال:هو والله مسک ماعز ومسک ضأن ینطبق احدهما بصاحبه فیه سلاح رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم والکتب ومصحف فاطمة علیها السلام اما والله ما ازعم انه قرآن.[۲۵]

حدیث نمبر ۲۶

فی الدلائل: حدثنی ابو الحسین محمد بن ھارون بن موسیٰ التلعکبری قال حدثنا جعفر بن محمد بن مالک "الفزاری" قال حدثنا محمد بن احمد بن حمدان قال حدثنی علی بن سلیمان وجعفر بن محمد عن علی بن اسباط عن الحسن بن ابی العلآء وعلی بن ابی حمزۃ عن ابی بصیر قال، سئلت ابا جعفر محمد بن علی [علیھما السلام] عن مصحف فاطمۃ علیھا السلام فقال: انزل علیھا بعد موت ابیھا۔ قلت: ففیہ شیء من القرآن؟ قال: مافیہ شیء من القرآن۔ قلت: فصفہ لی۔ قال: لہ دفتان من زبرجدتین علیٰ طول الورق وعرضہ حمراوین۔ قلت: جعلت فداک، فصف لی ورقہ۔ قال: ورقہ من درّ ابیض، قیل لہ کن فکان۔ قلت: جعلت فداک، فما فیہ؟ قال: فیہ خبر ما کان وخبر مایکون الیٰ یوم القیامۃ وفیہ خبر سماءٍ سماءٍ وعدد ما فی السماوات من الملآئکۃ و غیر ذالک۔ وعدد کل من خلق اللہ مرسلا وغیر مرسل واسمآئھم و اسمآء من ارسل الیھم واسمآء من کذب ومن اجاب واسمآء جمیع من خلق اللہ من المومنین والکافرین من الاولین والآخرین واسمآء البلدان و صفۃ کل بلد فی شرق الارض وغربھا وعدد مافیھا من المومنین وعدد مافیھا من الکافرین وصفۃ کل من کذّب۔ وصفۃ القرون الاولیٰ وقصصھم

ومن ولی من الطواغیت ومدة ملکهم وعددهم.واسمآء الائمة و صفتهم وما یملک کل واحد واحد،وصفة کبر آئهم[کَرّاتهم]وجمیع من تردد فی الادوار[من الاولین والأخرین] قال،قلت:جعلت فداک وکم الادوار؟ قال: خمسون الف عام وهی سبعة ادوار.

وفیه اسمآء جمیع ماخلق الله من الاولین والأخرین وآجالهم وصفة اهل الجنة وعدد من یدخلها وعدد من یدخل النار واسمآء هٰؤلآء وهٰؤلآء.وفیه علم القرآن کماأُنزل وعلم التوٰرة کما اُنزلت وعلم الانجیل کما اُنزل وعلم الزبور وعدد کل شجرة ومدرة فی جمیع البلاد.

قال ابوجعفر علیہ السلام : فلما اراد الله تعالیٰ ان ینزل علیها [امر (الف)] جبرئیل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام واسرافیل علیہ السلام ان یحملوه فینزل به علیها و ذالک فی لیلة الجمعة من الثلث الثانی من اللیل فهبطوا به و هی قائمة تصلی فما زالوا قیاماً حتی قعدت و لما فرغت من صلاتها سلموا علیها وقالوا:

(الف): کتاب دلائل الامامة(مطبوعہ مؤسسة البعثة) کے صفحہ ۱۰۶ پر کلمہ ''جبرئیل'' سے پہلے متن میں لفظ ''امر'' کا اضافہ ہے اوراسی طرح مسند فاطمہ (علیہا السلام) کے بھی صفحہ ۲۰۰ پر لفظ ''امر'' آیا ہے اور یہی درست ہے لیکن آقائے برکات عاملی دام ظلہ العالی نے اصل کتاب ''دلائل'' سے اس حدیث کو نقل کیا اس میں لفظ ''امر'' نہیں ہے اور دوسرے نسخوں میں بھی اختلاف ہے خود حدیث کے متن میں بہت سے کلمات،عربی قواعد سے منطبق نہیں ہیں ان میں کچھ کمیاں رہ گئی ہیں۔

شیعوں پر یہ تہمت ایسی حالت میں لگائی جارہی ہے کہ شیعوں کے علماء، فقہاء، مؤلفین و مصنفین اور ذاکرین وواعظین جو کچھ کہتے یا لکھتے ہیں پہلے اس قرآن کریم سے استناد کرتے ہیں جو اِس وقت تمام مسلمانوں کے پاس ہے.

اِس وقت پورے اسلامی معاشرے میں جو قرآن رائج ہے پوری دنیا کے تمام شیعوں کے پاس بھی بالکل وہی قرآن ہے جسے وہ پڑھتے، یاد کرتے، شائع کرتے اوراس سے استنباط کرتے ہیں نیز اس سے تبرک حاصل کرتے ہیں. (باعث خیرو برکت جانتے ہیں) آج کل شیعوں کے درمیان مختلف سن وسال کے قرآن مجید کے ہزاروں حافظ کا وجود اس دعویٰ وحقیقت پر بہترین شاہد وگواہ ہے.

شیعوں پر جو یہ تہمت لگائی گئی کہ ان کے پاس ''مصحف فاطمہ علیہا السلام'' نام کا ایک دوسرا قرآن ہے یہ تہمت یا اس بنا پر لگائی گئی کہ تہمت لگانے والے اس کتاب کے مضامین سے بے خبر ہیں یا صرف ایک تہمت سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے.

چونکہ یہ ایک بہت ہی اہم اور خطرناک موضوع ہے اور دوسری طرف کتاب شریف ''مصحف فاطمہ علیہا السلام'' کے موضوع پر جامع وکامل طور پر تحقیق نہیں کی گئی ہے جب کہ اس کی طرف شیعوں کی کتب احادیث میں بار بار اشارہ ہوا ہے اس لحاظ سے اس موضوع پر ایک جامع، کامل اور متقن ومحکم کتاب کی ضرورت تھی بحمد اللہ اِدھر آخر میں محترم دوست جناب حجۃ الاسلام آقائے کرار حسین اظہری

السلام یقرئک السلام و وضعوا المصحف فی حجرها. فقالت: لله السلام و منه السلام و الیه السلام وعلیکم یارسل الله السلام ثم عرجوا الی السمآء فمازالت من بعد صلوٰۃ الفجر الیٰ زوال الشمس تقرؤہ حتیٰ اتت علیٰ آخرہ ولقد کانت علیها السلام مفروضة الطاعة علیٰ جمیع من خلق الله من الجن و الانس و الطیر و الوحش و الانبیآء و الملآئکة.

قلت: جعلت فداک فلمن صار ذالک المصحف بعد مضیها؟

قال: دفعته الیٰ امیر المومنین علیه السلام فلما مضٰی صار الی الحسن علیه السلام ثم الی الحسین علیه السلام ثم عند اهله حتی یدفعوہ الی صاحب هذا الامر. فقلت: ان هذا العلم کثیر. قال: یاابامحمد! ان هذا الذی وصفته لک لفی ورقتین من اوله و ما وصفت لک بعد مافی الورقة الثانیة و لاتکلمت بحرف منه.[۲۶]

(۲) روایات مربوط بہ فضائل حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام

یقیناً صرف ایک ہی نام، صفت، کنیت اور صرف ایک ہی اچھا لقب بہت زیادہ اہمیت و عظمت کا حامل ہوتا ہے اور اگر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے وصی کسی کو کئی صفات والقاب سے یاد کریں تو اس کی قدر و منزلت، خدا اور رسولؐ کی بارگاہ میں کس قدر زیادہ ہوگی!

کتاب ''فاطمة الزهراء علیها السلام'' میں آقائے ہاشمی نے لکھا ہے:

''کتاب ''ریاحین الشریعة'' میں حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کے تقریباً ایک سو چالیس (۱۴۰) نام ذکر کیے گئے ہیں.''[۱]

فاضل معاصر آقائے عباس عزیزی نے اپنی کتاب میں حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کے ایک سو چار (۱۰۴) القاب شمار کیے ہیں اور ہر ایک کے معنی بھی ساتھ میں بیان کیے ہیں.[۲]

کتاب ''جرعۂ از کوثر'' میں لکھا ہے:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''خداوند عالم کے نزدیک حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے نو (۹) خصوصی نام ہیں: ۱۔فاطمہ ۲۔صدیقہ ۳۔مبارکہ ۴۔طاہرہ ۵۔زکیہ ۶۔راضیہ ۷۔مرضیہ ۸۔محدّثہ ۹۔زہراء علیہا السلام.''[۳]

کثرت نام وصفات کی عظمت پر دلالت:

بنت رسول کا ایک رسمی نام "فاطمہ" علیہا السلام تھا ولادت کے وقت حکم خدا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نام رکھا تھا.

شہزادیٔ کونین کی ایک کنیت "اُمُّ الاَسماء" بھی ہے یعنی وہ بی بی جن کے بہت سے نام ہیں، یہ کنیت آپ کی روحانی عظمت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ آپ نمونہ بن کر آئی تھیں یعنی وہ انسان کامل جو تمام بشریت کے لئے اسوہ ونمونہ ہو، اسی لئے آپ کی ذات میں تمام عالی انسانی صفات، جمع تھے اور ہر بہترین صفت کے مقابلہ میں آپ کا ایک خاص لقب ہے. [۴]

حضرت زہرا علیہا السلام کی کنیت:

اسماء والقاب کی طرح آپ کی کنیت کی تعداد بھی متعدد ہے اور وہ یہ ہیں:

۱۔اُمُّ الحَسَن ۲۔اُمُّ الحُسَین ۳۔اُمُّ المُحسِن ۴۔اُمُّ الاَئِمَّة ۵۔اُمُّ اَبِیھا ۶۔اُمُّ الخِیرَة ۷۔اُمُّ المومِنِین ۸۔اُمُّ الاَخیار ۹۔اُمُّ الفَضَآئِل ۱۰۔اُمُّ الاَزھار ۱۱۔اُمُّ العُلُوم ۱۲۔اُمُّ الکِتَاب ۱۳۔اُمُّ الاَسمَاء ۱۴۔اُمُّ السِبطَین. [۵]

آقائے عماد زادہ اصفہانی نے ان میں سے شروع کی پانچ (۵) کنیتوں کو

ذکر کیا ہے ان کی کتاب میں ایک چھٹی کنیت کا اضافہ تھا جسے یہاں پر آخر میں نقل کر دیا گیا ہے۔[٦]

آقائے امین الواعظین جابریؒ نے بارہ (۱۲) کنیتوں کو نقل کیا ہے جن میں ایک کنیت یہ ہے: اُمُّ النُّجَبَآء۔

موصوف نے شہزادی کے القاب وکنیہ کے بعد یہ بہترین شعر نقل کیا ہے:

﴿شهزادی کی فضیلت میں بهترین فارسی شعر﴾

بہ بستہ نطق مرا لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُولَد　　وگرنہ گفتمے این دختر است دخت خدائے[۷]

قرآن مجید کی اس آیت نے کہ ”نہ خداوند عالم کے کوئی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی والد ہے“ میری زبان پر خاموشی کا تالا لگا رکھا ہے؛ ورنہ میں تو یہ کہہ دیتا کہ یہ (حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام) بیٹی ہیں، خدا کی بیٹی!

حضرت فاطمہ علیہا السلام کی زوجیت پر حضرت علی علیہ السلام کو فخر:

امیر مومنان حضرت علی علیہ السلام سیدۂ بانوان حضرت فاطمہ علیہا السلام سے شادی کرنے پر فخر ومباہات کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ”...انا زوج البتول، سیدة نسآء العالمین، فاطمة التقیة، الزکیة، البَرة، المهدیة، حبیبة حبیب الله وخیر بناته وسلالته وریحانة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: میں اس بتول کا شوہر ہوں جو دنیا کی ساری عورتوں کی سردار ہیں

وہ فاطمہ (علیہا السلام) باتقویٰ، پاک دامن ونیکو کار، خدا کی جانب سے ہدایت یافتہ، حبیب خدا کی حبیبہ، ان کی بہترین بیٹی وسلالہ اور ریحانۂ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں.... [۸]

حضرت فاطمہ علیہا السلام کے فضائل پر مشتمل روایات:

ذیل میں نمبر ایک (۱) سے اٹھائیس (۲۸) تک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول روایات ہیں نمبر (۲۹) اور (۳۰) عائشہ سے نمبر (۳۱) پہلے امام حضرت علی علیہ السلام سے اور سب سے آخری، حدیث نمبر (۳۲) آخری امام حضرت مہدی علیہ السلام سے منقول ہے.

حدیث نمبر ۱

فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ الْعَالَمِينَ: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) سارے عالم کی تمام عورتوں کی سردار ہیں. [۹]

حدیث نمبر ۲

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) میرا ایک ٹکڑا ہیں.

کتاب صحیح بخاری میں اس کے بعد اس فقرہ کا اضافہ ہے: فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِي: پس جو شخص انھیں غضبناک کرے گا مجھے بھی غضبناک کرے گا. [۱۰]

حدیث نمبر ۳

هِيَ قَلْبِيَ الَّذِيْ بَيْنَ جَنْبِيْ: وہ (فاطمہ علیہا السلام) میرا ایسا دل ہے جو میرے پہلو میں ہے۔[۱۱]

حدیث نمبر ۴

هِيَ نُوْرُ عَيْنِيْ وَثَمَرَةُ فُؤَادِيْ: وہ (فاطمہ علیہا السلام) میری آنکھوں کا نور اور میرے دل کا میوہ ہے۔[۱۲]

حدیث نمبر ۵

اِنَّ اَوَّلَ شَخْصٍ يَدْخُلُ عَلَيَّ الْجَنَّةَ فَاطِمَةُ بِنْتِ مُحَمَّدٍ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) بنت (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے پاس جنت میں سب سے پہلے پہنچیں گی۔[۱۳]

حدیث نمبر ۶

فَاطِمَةُ اَعَزُّ النَّاسِ اِلَيَّ: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) میرے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہیں۔[۱۴]

حدیث نمبر ۷

يَاحَبِيْبَةَ اَبِيْهَا!: اے اپنے بابا کی دوستدار!

یہ فقرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ علیہا السلام

کوخطاب کرتے ہوئے فرماتے تھے.[۱۵]

حدیث نمبر۸

فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اُمَّتِیُ: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) میری امت کی عورتوں کی سردار ہیں.[۱۶]

حدیث نمبر۹

اِنَّهَا اَوَّلُ مَنُ يَلُحَقُنِی مِنُ اَهُلِ بَيُتِی... فَاَحُسِنُ اِلَيُهَا: میرے اہل بیت (علیہم السلام) سے سب سے پہلے جو شخص مجھ سے ملحق ہوگا وہ میری بیٹی فاطمہ (علیہا السلام) ہیں پس ان کے ساتھ احسان اور نیکی کرو.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کوخطاب کرتے ہوئے یہ فقرہ ارشاد فرمایا تھا.[۱۷]

حدیث نمبر۱۰

تَدُخُلُ فَاطِمَةُ ابُنَتِیُ الُجَنَّةَ وَ ذُرِّيَّتُهَا وَ شِيُعَتُهَا: میری بیٹی فاطمہ (علیہا السلام) ان کی اولاد اوران کے شیعہ یہ سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے.[۱۸]

حدیث نمبر۱۱

يَآاَهُلَ الُقِيَامَةِ! غُضُّوا اَبُصَارَكُم هٰذِهٖ فَاطِمَةُ بِنُتُ مُحَمَّدٍ (صلی الله علیه وآله وسلم) تَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ تَمُرُّ فَاطِمَةُ عَلَيُهَا وَ تَمُرُّ شِيُعَتُهَا عَلَى الصِّرَاطِ كَالُبَرُقِ الُخَاطِفِ: روزمحشر، عرش الٰہی سے منادی یہ

ندا دے گا: اے اہل محشر! اپنی آنکھیں بند کرلو یہ (جناب رسول خدا حضرت) محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹی (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) ہیں جو پل صراط سے گزر رہی ہیں اس وقت (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) اپنے شیعوں کے ساتھ بجلی کے مانند تیزی سے پل صراط سے گزر جائیں گی. [۱۹]

حدیث نمبر ۱۲

فَاطِمَةُ شَجْنَةٌ مِنّیِ یَبْسُطُنِیْ مَایَبْسُطُهَا وَ یَقْبِضُنِیْ مَایَقْبِضُهَا: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) میری ایک شاخ ہیں جو چیزیں ان کو خوش کرتی ہیں مجھے بھی خوش کرتی ہیں اور جو چیزیں انھیں رنجیدہ کرتی ہیں مجھے بھی رنجیدہ کرتی ہیں. [۲۰]

حدیث نمبر ۱۳

فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنّیِ مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِیْ: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) میرا ایک ٹکڑا ہیں جس نے انھیں اذیت دی اس نے مجھے بھی اذیت دی. [۲۱]

حدیث نمبر ۱۴

اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ یَغْضَبُ لِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَ یَرْضٰی لِرِضَاهَا: بیشک خداوند تبارک وتعالیٰ (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) کے غضبناک ہونے سے غضبناک ہوتا ہے اور ان کے راضی ہونے سے راضی ہوتا ہے. [۲۲]

حدیث نمبر ۱۵

إِنَّ اللّٰهَ يَغْضَبُ لِغَضَبِكِ وَيَرْضٰى لِرِضَاكِ :اے فاطمہ! (علیہا السلام) بیشک تمہارے غضب کرنے سے خداوند عالم بھی غضب کرتا ہےاور تمہاری رضامندی سے وہ بھی رضامند ہوتا ہے. [۲۳]

حدیث نمبر ۱۶

إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَعَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ: میں، علی (علیہ السلام) فاطمہ (علیہا السلام) حسن (علیہ السلام) اور حسین (علیہ السلام) ہم لوگ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے. [۲۴]

حدیث نمبر ۱۷

مَنْ صَلّٰى عَلَيْكِ يَافَاطِمَةُ! غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَلْحَقَ حَيْثُ كُنْتُ مِنَ الْجَنَّةِ: اے فاطمہ! جو شخص تم پر صلوات بھیجے گا خدا اسے بخش دے گا اور اسے جنت میں میرے ساتھ ملحق کر دے گا. [۲۵]

حدیث نمبر ۱۸

أَفْضَلُ نِسَآءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ (صلی الله علیه و آله وسلم) ....: جنت کی خواتین میں سب سے افضل (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) بنت (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں گی. [۲۶]

حدیث نمبر ۱۹

...اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ: (حضرت امام) حسن (علیہ السلام) اور (حضرت امام) حسین (علیہ السلام) جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور بیشک (حضرت) فاطمہ زہرا (علیہا السلام) جنت کی تمام خواتین کی سرادر ہیں. [۲۷]

حدیث نمبر ۲۰

اِبْنَتِیْ فَاطِمَةُ (علیها السلام) حَوْرَآءُ آدَمِیَّة ....: میری بیٹی فاطمہ (علیہا السلام) آدمیوں کے درمیان ایک حور ہے. [۲۸]

حدیث نمبر ۲۱

خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرَ فَاطِمَةَ (علیها السلام) قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ: خداوند عالم نے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے (حضرت) فاطمہ زہرا (علیہا السلام) کے نور کو پیدا کیا. [۲۹]

حدیث نمبر ۲۲

فَاطِمَةُ حَوْرَآءُ اِنْسِیَّة کُلَّمَا اشْتَقْتُ اِلَی الْجَنَّةِ قَبَّلْتُهَا: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) انسانوں کے درمیان ایک حور ہیں جب بھی میں جنت کا مشتاق ہوتا ہوں تو انھیں بوسے دیتا ہوں. [۳۰]

نے حوزۂ علمیہ قم کے چند اساتذۂ کرام کی زیر نگرانی، خدا کے نزدیک اس پسندیدہ کام کی طرف اقدام کیا البتہ محترم مؤلف کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ موجودہ کتاب بالکل جامع و کامل ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کیونکہ اس سلسلہ میں ابھی بہت زیادہ تحقیق کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی دوسری مشکل یہ بھی ہے کہ اس موضوع پر منابع و متون، کافی نہیں ہیں بہر حال یہ عمل ایک مبارک اور قابل قدر، قدم و اِقدام ہے ممکن ہے کہ بعد والوں کے لئے اس سے زیادہ تکمیل و جامعیت کا مقدمہ بن جائے نیز یہ کتاب تہمت لگانے والوں کے لئے ایک قوی و محکم جواب بنے گی اور ساتھ ہی ساتھ حق کے متلاشی اور حقیقت کے طالب افراد کے لئے ایک واضح کتاب ثابت ہوگی.

حقیر اپنی جانب سے اس عمل کی قدردانی کرتا ہے محترم مؤلف سے گزارش ہے کہ اس فرہنگی اجتماعی تجربہ کی تکمیل اور اس کے نواقص کے دور کرنے کے سلسلہ میں اپنی علمی کوششیں جاری رکھیں، فضلاء کے ارشادات و اعتراضات کی طرف توجہ کریں تاکہ آئندہ ایڈیشنوں میں یہ اہم کتاب، عزیز اسلامی معاشرے میں مزید محکم اور مکمل طور سے پیش کی جا سکے، ان شاء اللہ.

روز ولادت باسعادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام

۱۱ر ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ قمری مطابق ۲۳ر آذر ۱۳۸۴ شمسی

محمد جعفر خوشنویس (معروف بہ جعفر الہادی) قم مقدسہ۔ حوزۂ علمیہ

حدیث نمبر ۲۳

فَاطِمَۃُ ھِیَ الزُّھْرَۃُ: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) پھول ہیں. [۳۱]

حدیث نمبر ۲۴

کَانَتْ فَاطِمَۃُ (علیھا السلام) تُحَدِّثُ فِیْ بَطْنِ اُمِّھَا ...: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) اپنی مادر گرامی کے شکم مبارک کے اندر ہی سے باتیں کیا کرتی تھیں. [۳۲]

حدیث نمبر ۲۵

فَاطِمَۃُ بَھْجَۃُ قَلْبِیْ وَ ابْنَاھَا ثَمَرَۃُ فُؤَادِیْ وَبَعْلُھَا نُوْرُ بَصَرِیْ وَالْاَئِمَّۃُ مِنْ وُلْدِھَا اُمَنَآءُ رَبِّیْ وحَبْلُہُ الْمَمْدُوْدُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ خَلْقِہٖ مَنِ اعْتَصَمَ بِہٖ نَجَا وَ [مَنْ] تَخَلَّفَ عَنْہُ ھَوٰی: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) میرے دل کا سرور، ان کے دونوں بیٹے میرے دل کے میوے، ان کے شوہر میری آنکھوں کے نور ہیں اور جو ائمہ (علیہم السلام) ان کی اولاد سے ہیں وہ میرے پروردگار کے امین ہیں، اس کے اور اس کی مخلوق کے درمیان کھینچی ہوئی رسی ہیں، جو شخص اسے مضبوطی سے تھامے رہے گا وہ نجات پائے گا اور جو اس سے کنارہ کشی اختیار کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا. [۳۳]

حدیث نمبر ۲۶

اَبْشِرِیْ یَا فَاطِمَۃُ! فَاِنَّ الْمَھْدِیَّ مِنْکِ: اے فاطمہ! (علیہا السلام) تم کو

بشارت ومبارک ہو کہ حضرت مہدی (علیہ السلام) تمھاری اولاد سے ہوں گے. [۳۴]

حدیث نمبر ۲۷

اِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةَ لِاَنَّ اللهَ فَطَمَهَا وَمُحِبِّيهَا عَنِ النَّارِ: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) کا نام اس وجہ سے ''فاطمہ'' رکھا گیا کہ خداوند عالم نے ان کو اور ان کے شیعوں کو آتش دوزخ سے نجات دی ہے. [۳۵]

حدیث نمبر ۲۸

مَرْيَمُ بَتُوْلٌ و فَاطِمَةُ بَتُوْلٌ. اَلْبَتُوْلُ: اَلَّتِي لَمْ تَرَ حُمْرَةً قَطُّ اَیْ لَمْ تَحِضْ فَاِنَّ الْحَيْضَ مَكْرُوْهٌ فِي بَنَاتِ الْاَنْبِيَآءِ: مریم (علیہا السلام) اور (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) بتول ہیں اور بتول ایسی خاتون کو کہتے ہیں جو کبھی سرخی نہ دیکھے ہو یعنی اسے حیض نہ آیا ہو کیونکہ انبیاء (علیہم السلام) کی بیٹیوں میں حیض آنا مکروہ وناپسند ہے. [۳۶]

حدیث نمبر ۲۹

قَالَتْ عَائِشَةُ: اَحَبُّ النَّاسِ اِلىٰ رَسُولِ اللهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مِنَ النِّسَآءِ فَاطِمَةُ (علیہا السلام) وَ مِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ (علیہ السلام)....: عائشہ نے کہا: جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت فاطمہ علیہا السلام تھیں اور مردوں میں حضرت علی علیہ السلام تھے. [۳۷]

حدیث نمبر ۳۰

قَالَتْ عَائِشَةُ: مَارَأَيْتُ اَحداً كَانَ اَشْبَهَ سَمْتاً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) مِنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: عائشہ نے کہا: میں نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے زیادہ کسی کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا ان کی رفتار بالکل احمد مختار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جیسی تھی. [۳۸]

حدیث نمبر ۳۱

عَنْ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قَالَ: أَيُّنَا اَحَبُّ اِلَيْکَ اَنَا اَمْ فَاطِمَةُ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ (علیہا السلام) اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْکَ وَاَنْتَ اَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا:

حضرت علی علیہ السلام نے حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: میں آپ کی نظر میں زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ (علیہا السلام)؟

فرمایا: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب ہیں اور تم میرے لئے ان سے زیادہ عزیز ہو. [۳۹]

حدیث نمبر ۳۲

عَنِ الْحُجَّةِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قَالَ: وَفِي ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لِي اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ: حضرت امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نے فرمایا: جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی زندگی

میرے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔[۴۰]

علامہ امینی علیہ الرحمہ نے نقل فرمایا: سہیلی نے کتاب ''روض الانف'' میں لکھا ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیھَا فَقَدْ صَلّٰی عَلٰی اَبِیھَا: جو شخص حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پر صلوات بھیجے گویا اس نے ان کے پدر بزرگوار پر صلوات بھیجی۔[۴۱]

واضح رہے کہ علامہ امینیؒ نے کتاب فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) میں ان مذکورہ احادث کے متعدد حوالے اہل سنت کی معتبر و اہم کتابوں سے دیئے ہیں اور اسی طرح شہید ثالث قاضی نور اللہ شوشتریؒ (جو ہمارے ملک ہندوستان کے مشہور شہر آگرہ میں دفن ہیں مومنین کرام برابر جن کی زیارت کے لئے جاتے ہیں شہید کا مقبرہ شیعوں کی عظیم زیارتگاہ ہے مومنین کے لئے بہت بڑی سعادت اور بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے) نے بھی اپنی عظیم کتاب احقاق الحق جلد دہم (۱۰) میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے متعلق ان کے فضائل و مناقب پر مشتمل بہت سی روایات کو کتب اہل سنت سے نقل فرمایا ہے اور بحار الانوار جلد چہل و سوم (۴۳) **فضائل الخمسة من الصحاح الستة** جلد سوم میں بھی بہت سی احادیث موجود ہیں مذکورہ کتابوں کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

(۳) حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام سے منقول روایات

ذیل میں مزید آگاہی وعقیدت کے لئے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی کی مظلومیت کے اعلان واظہار کے لئے خود ان کی زبان مبارک سے چند احادیث کو منتخب کر کے نقل کیا جا رہا ہے۔

ہمارے استاد محترم حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے محمد دشتیؒ نے گرانقدر کتاب ''نہج الحیاۃ یا فرہنگ سخنان فاطمہ علیہا السلام'' میں دو سو تیرہ (۲۱۳) حدیثوں کو حروف ابجد کے لحاظ سے جو حضرت ''زہراء'' علیہا السلام کے نورانی نام نامی کے مطابق ہیں ایک خاص نظم وترتیب اور جدید ودلپسند پیرایہ میں جمع کیا ہے یہ کتاب بڑے (وزیری) سائز میں چار سو انیس (۴۱۹) صفحات پر مشتمل ہے دس (۱۰) سے زیادہ محققین نے اجتماعی طور پر چھ (۶) سال مسلسل تحقیق کے بعد استاد کی زیر نگرانی اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

کتب شیعہ اور اہل سنت سے ہر حدیث کے متعدد حوالے نقل کئے ہیں بعض حدیث کے انتیس (۲۹) بلکہ اس سے بھی زیادہ ستانوے (۹۷) تک حوالے

دیئے ہیں بہت عظیم، علمی، تحقیقی کارنامہ انجام دیا ہے اور ایک ہی کتاب مثلاً بخاری و بحار کی متعدد جلدوں کا حوالہ دے کر انھیں صرف ایک ہی حوالہ شمار کیا ہے ان میں سے اکثر احادیث ہماری اس کتاب حاضر کے موضوع سے ارتباط رکھتی ہیں.

ہم نے اختصار کے پیش نظر صرف چند حوالوں پر اکتفا کی ہے اور جہاں جہاں متعدد حوالے دیئے گئے ہیں ان کے آخر میں تین نقطوں (...) کے بعد منابع کی تعداد کو لکھ دیا ہے مثلاً پہلی حدیث کے حوالہ میں ...(۲۹ منابع) اور بیسویں حدیث کے حوالہ میں ...(۹۷ منابع).

مذکورہ کتاب کے تمام فارسی عناوین حروف تہجی کے اعتبار سے ہیں مثلاً (حرف ''الف''): احکام اسلامی، اخلاص در عبادت...(حرف ''ب''): بہداشت دست، بہداشت غذا...(حرف ''پ''): پوشش وحجاب زن، پیامبر اسلامؐ....

اب قارئین کرام کی خدمت میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی حدیثیں پیش کی جارہی ہیں ملاحظہ فرمائیں:

﴿قَالَتْ فَاطِمَةُ سَلامُ اللهِ عَلَيْهَا وَ عَلٰى اَبِيْهَا وَ بَعْلِهَا وَ بَنِيْهَا﴾

حدیث نمبر ۱

يَا اَبَا الْحَسَنِ! اِنِّیْ لَاَسْتَحْيِیْ مِنْ اِلٰهِیْ اَنْ اُكَلِّفَ نَفْسَكَ مَالَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ: ای ابوالحسنؑ! مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے کہ آپ کو کسی ایسی چیز کی زحمت دوں یا ایسی فرمائش کروں جو آپ پوری نہ کر سکیں. [۱]

حدیث نمبر ۲

اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحُرَّةُ زَوْجَتُكَ اِفْعَلْ مَا تَشَآءُ: علی! گھر آپ ہی کا ہے اور یہ آزاد و شریف عورت آپ کی بیوی ہے آپ کو پورا پورا اختیار ہے جو چاہیں کریں.

سقیفہ کے دردناک واقعہ کے بعد وہ لوگ ملاقات کرنے کی اجازت مانگ رہے تھے ایک دن حضرت علی علیہ السلام بیت الشرف میں تشریف لائے اور فرمایا: فاطمہ! خلیفہ [ابو بکر] اور عمر، دروازہ پر کھڑے ہوئے ہیں اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں آپ کا کیا خیال ہے؟ [اسی وقت مذکورہ بالا جملہ ارشاد فرمایا تھا] [۲]

حدیث نمبر ۳

اَلا! لایَلُومَنَّ امْرَوٌ اِلَّا نَفْسَهُ یَبِیتُ وَ فِی یَدِهِ رِیحُ غَمَرٍ: جو شخص کھانا کھانے کے بعد ہاتھوں کو بغیر دھلے اور چربی کو صاف کئے بغیر سو جائے وہ اپنے علاوہ کسی دوسرے کی ملامت نہ کرے۔ [۳]

حدیث نمبر ۴

نِعَمَ تُحفَةُ الْمُومِنِ التَّمرُ: مومن کے لئے کھجور بہترین تحفہ و ہدیہ ہے۔ [۴]

حدیث نمبر ۵

اَلْوَیْلُ ثُمَّ الْوَیْلُ لِمَنْ دَخَلَ النَّارَ: وائے ہو! وائے! اس شخص پر جو دوزخ میں داخل ہوگا۔
عذاب والی آیات الٰہی کا نزول ہوا تھا آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے بیان فرمایا تو آپ خوفِ الٰہی سے بے تاب ہو کر زمین پر گر پڑیں اور [مذکورہ جملہ ارشاد] فرمایا۔ [۵]

حدیث نمبر ۶

اِنْ لَمْ یَکُنْ یَرانِی فَاِنِّی اَراهُ وَهُوَ یَشُمُّ الرِّیحَ: اگر وہ مجھ کو نہیں دیکھ سکتے تو میں ان کو دیکھ سکتی ہوں! اور وہ [عورت کی] آہٹ کو تو محسوس کر سکتے ہیں!
ایک نابینا شخص اجازت لینے کے بعد بیت الشرف میں داخل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت زہرا علیہا السلام اٹھ کر چلی گئیں پردہ

کیا تو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: بیٹی! یہ نابینا ہیں.

اس وقت [شہزادی نے یہ] جواب دیا تھا اپنی بیٹی کی یہ باتیں سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم میرا ایک ٹکڑا ہو. [٦]

حدیث نمبر ٧

یَابْنَ الْخَطَّابِ! اَتُرَاکَ مُحَرِّقاً عَلَیَّ بَابِیْ؟ اَجِئْتَ لِتُحْرِقَ دَارَنَا؟ اَتُحْرِقُ عَلِیّاً وَوَلَدِیْ؟ [قَالَ: وَاللّٰہِ لَنُخْرِجَنَّکُمْ اِلَی الْبَیْعَۃِ اَوْ لَنُحْرِقَنَّکُمْ] قَالَتْ: یَاعُمَرُ! اَمَاتَتَّقِی اللّٰہَ تَدْخُلُ عَلٰی بَیْتِیْ؟

اے خطاب کے بیٹے! [عمر] کیا تم میرا دروازہ جلا ہی دو گے؟ کیا تم ہمارا گھر جلانے آئے ہو؟ کیا علی (علیہ السلام) اور میری اولاد کو نذر آتش کر دو گے؟

جواب دیا: خدا کی قسم! ہم تم لوگوں کو بیعت کے لئے گھر سے باہر نکال کر مانیں گے یا تم سب لوگوں کو نذر آتش کر دیں گے!

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: عمر! تم خدا سے نہیں ڈرتے اور بغیر اجازت لئے اندر چلے آ رہے ہو! [٧]

حدیث نمبر ٨

یَااَبَتَاہُ! یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مَاذَا لَقِیْنَا بَعْدَکَ مِنِ ابْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ! یَااَبَابَکْرٍ! مَا اَسْرَعَ مَااَغَرْتُمْ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) وَاللّٰہِ لَا اُکَلِّمُ عُمَرَ حَتّٰی اَلْقَی اللّٰہَ.

بابا! یارسول اللہ! آپ کے بعد عمر اور ابوبکر نے ہم پر کتنے ظلم وستم کیے!
ابوبکر! تم نے کتنی جلد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام
سے اپنے کینے کا اظہار کردیا خدا کی قسم! جب تک زندہ رہوں گی میں عمر سے بات
نہیں کرسکتی![۸]

حدیث نمبر۹

وَیُحکَ یَاعُمَرُ! مَاھٰذِہِ الْجُرْأَةُ عَلَی اللّٰہِ وَعَلٰی رَسُوْلِہٖ! تُرِیْدُ اَنْ
تَقْطَعَ نَسْلَہٗ مِنَ الدُّنْیَا وَتُفْنِیَہٗ! وَ تُطْفِئَ نُورَ اللّٰہِ! وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُورِہٖ:
اے عمر! تم پر وائے ہو! یہ خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
کس قدر جرأت وجسارت ہے! کیا تم دنیا سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
نسل کا خاتمہ کرنا چاہتے ہو اور نور خدا کو خاموش کرنا چاہتے ہو؟! خداوند عالم اپنے
نور کی خود ہی حفاظت کرنے والا ہے.[۹]

حدیث نمبر۱۰

وَاللّٰہِ لَا اَدَعُکُمْ تَجُرُّوْنَ اِبْنَ عَمِّیْ ظُلْماً وَیْلَکُمْ مَا اَسْرَعَ مَا
خُنْتُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فِیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ وَقَدْ اَوْصَاکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم) بِاتِّبَاعِنَا وَمَوَدَّتِنَا وَالتَّمَسُّکِ بِنَا فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:
قُلْ لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْراً اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی.
خدا کی قسم! میں اپنے ابن عم کو ظلم کے ساتھ کھینچتے ہوئے [مسجد کی طرف] نہیں

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے ڈاکٹر احمد عابدی دامت برکاتہ

استاد حوزۂ علمیہ قم مقدسہ

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

علم امام اور علم لدنی کا مسألہ ان مباحث سے ہے جس کا علوم عقلی و نقلی میں ذکر ہے اور اس سلسلہ میں بہت زیادہ بحث و تحقیق کی گئی ہے، معصومین علیہم السلام کے لئے علم غیب ثابت ہے یہ بات فلسفہ و عرفان کے بدیہیات و مسلمات سے ہے علم کلام سے متعلق کتابوں میں بھی اچھی طرح سے اس کی تحقیق بیان کی گئی ہے لیکن ادھر آخری کئی سالوں سے وہابیوں نے اسلام کے دشمنوں سے متاثر ہو کر مسیحیوں اور یہودیوں کے سیاسی مقاصد کی پیروی کرتے ہوئے شیعوں پر حملے شروع کردیئے ہیں انھوں نے ''مصحف فاطمہ علیہا السلام'' کے مسألہ کو اچھالا اس پر اعتراضات شروع کردیئے جب کہ روایات میں تھوڑا سا غور کرنے کے بعد اہل تحقیق کے لئے اس مصحف کی حقیقت واضح ہو جائے گی یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ مصحف، قرآن مجید کی تائید میں ہے اس کے مطالب و مضامین صرف تاریخی حوادث اور ملاحم و فتن پر مشتمل ہیں۔

لے جانے دوں گی تم سب پروائے ہو! ہم آہل بیت کے سلسلہ میں تم لوگوں نے کس قدر جلد خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ سلم) کے ساتھ خیانت کی جب کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے وصیت کی تھی کہ ہماری پیروی کرنا، ہم سے دوستی رکھنا اور ہم سے متمسک رہنا خداوند عالم نے ارشاد فرمایا:

رسول! کہہ دو کہ میں اجر رسالت کے سلسلہ میں تم سے کچھ بھی نہیں چاہتا صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے قرابتداروں سے محبت کرو. [۱۰]

حدیث نمبر ۱۱

خَلُّوا عَنِ ابْنِ عَمِّیْ فَوَ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدً [صلی اللہ علیه وآله و سلم] بِالْحَقِّ لَئِنْ تُخَلُّوا عَنْهُ لَاَنْشُرَنَّ شَعْرِیْ وَلَاَضَعَنَّ قَمِیْصَ رَسُوْلِ اللهِ عَلٰی رَأسِیْ وَ لَاَصْرُخَنَّ اِلَی اللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَمَا نَاقَةُ صَالِحٍ بِاَکْرَمَ عَلَی اللهِ مِنِّیْ وَلَاالْفَصِیْلُ بِاَکْرَمَ عَلَی اللهِ مِنْ وُلْدِیْ.

میرے ابن عم کو چھوڑ دو ورنہ اس خدا کی قسم! جس نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو برحق مبعوث کیا اپنے بالوں کو پریشان کردوں گی اور رسولخدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پیراہن اپنے سر پر رکھ کر خدا کی بارگاہ میں فریاد کروں گی ناقۂ صالح (علیہ السلام) خدا کے نزدیک مجھ سے زیادہ عزیز نہ تھا اور اس کے بچہ کی بھی قدر و قیمت میرے بچوں سے زیادہ نہ تھی. [۱۱]

حدیث نمبر ۱۲

اِلٰهِی! وَسَیِّدِی! اَسْئَلُکَ بِالَّذِیْنَ اصْطَفَیْتَهُمْ وَ بِبُکَآءِ وَلَدَیَّ فِی مُفَارِقَتِی اَنْ تَغْفِرَ لِعُصَاةِ شِیْعَتِی وَشِیْعَةِ ذُرِّیَّتِی: اے میرے معبود! اور اے میرے آقا! میں تجھے ان انبیاء کا واسطہ دے کر اور اپنی جدائی میں اپنے دونوں بچوں حسن و حسین (علیہما السلام) کے گریہ کا واسطہ دے کر تجھ سے دعا کرتی ہوں کہ میرے اور میری اولاد کے گنہگار شیعوں کو بخش دے. [۱۲]

حدیث نمبر ۱۳

اَلْجَار ثُمَّ الدَّارُ: [میرے لال حسن! علیہ السلام] پہلے پڑوسی پھر اپنا گھر.

حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنی مادر گرامی کو دیکھا کہ وہ ہمیشہ پہلے پڑوسیوں، دینی بھائیوں اور مسلمانوں کے لئے دعا فرماتی تھیں تو ان سے عرض کیا: مادر گرامی! آپ کیوں نہیں اپنے لئے دعا کرتیں؟ فرمایا: بیٹے! پہلے پڑوسی پھر خود. [۱۳]

حدیث نمبر ۱۴

اِنِّی لَااُحِبُّ الدُّنْیَا: میں دنیا کو بالکل نہیں چاہتی ہوں. [۱۴]

حدیث نمبر ۱۵

یَارَبِّ! اِنِّی قَدْسَئِمْتُ الْحَیٰوةَ وَ تَبَرَّمْتُ بِاَهْلِ الدُّنْیَا فَاَلْحِقْنِی بِاَبِی، اِلٰهِی! عَجِّلْ وَفَاتِی سَرِیْعاً: پروردگارا! میں زندگی سے بالکل تنگ آ چکی ہوں اور دنیا والوں سے عاجز آ چکی ہوں بس اب مجھے میرے باپ سے ملا دے،

خدایا! مجھے جلد سے جلد موت دے دے. [۱۵]

حدیث نمبر ۱۶

اِذَا حُشِرتُ یَومَ القِیَامَةِ اَشفَعُ عُصَاةَ اُمَّةِ نَبِیِّ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم): قیامت کے دن جب میں محشور کی جاؤں گی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے گنہگاروں کی شفاعت کروں گی. [۱۶]

حدیث نمبر ۱۷

یَا اُمَّاهُ! لَاتَحزَنِی وَلَاتَرهَبِی فَاِنَّ اللهَ مَعَ اَبِی: مادر گرامی! آپ غمگین، پریشان وترسان نہ ہوں بیشک خداوند عالم میرے بابا کے ساتھ ہے.

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے ابتدائی خطرناک دور میں جب پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تمام اقتصادی واجتماعی مشکلات کا سامنا تھا اور بت پرست مشرکین مکہ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس الٰہی دعوت کو جھٹلا رہے تھے تو حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو آئندہ کی بڑی فکر تھی... آزردہ خاطر، حیران وپریشان ہوکر بیٹھی ہوئی تھیں اسی وقت حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ماں کی دلداری وتسلی کے لئے یہ جملہ کہا تھا. [۱۷]

حدیث نمبر ۱۸

خَیرُ بَعلٍ: (حضرت علی علیہ السلام) بہترین شوہر ہیں.

جب حضرت علی علیہ السلام کی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے شادی ہوگئی تو

حضورؐ نے پہلے حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا:

تم نے اپنی بیوی فاطمہ (علیہا السلام) کو کیسا پایا؟

عرض کیا: نِعْمَ الْعَوْنُ عَلٰی طَاعَةِ اللهِ: خدا کی اطاعت [وعبادت] میں بہترین مددگار پایا.

اس کے بعد اپنی بیٹی سے پوچھا: تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ اس وقت حضرت زہرا علیہا السلام نے [مذکورہ بالا جملہ] فرمایا. [۱۸]

حدیث نمبر ۱۹

يَآ اَبَا الْحَسَنِ! لَمْ يَبْقَ لِیْ اِلَّا رَمَقٌ مِنَ الْحَيٰوةِ وَ حَانَ زَمَانُ الرَّحِيْلِ وَ الْوِدَاعِ فَاسْتَمِعْ كَلَامِیْ فَاِنَّکَ لَاتَسْمَعُ بَعْدَ ذَالِکَ صَوْتَ فَاطِمَةَ اَبَدًا اُوْصِيْکَ يَآ اَبَا الْحَسَنِ! اَنْ لَا تَنْسَانِیْ وَ تَزُوْرَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ: اے ابوالحسنؑ! بس میری زندگی تمام ہونے والی ہے کوچ کرنے اور رخصت ہونے کا وقت آ پہنچا ہے میری باتیں سنو!! کیوں کہ اس کے بعد تم کبھی فاطمہ (علیہا السلام) کی آواز نہ سن سکو گے، ابوالحسنؑ! تم سے وصیت وسفارش کرتی ہوں کہ مجھے فراموش نہ کرنا میری وفات بعد میری زیارت کرتے رہنا. [۱۹]

اپنی زندگی کے آخری لحات میں حضرت علی علیہ السلام سے یہ وصیت کی تھی.

حدیث نمبر ۲۰

اِذَا اَنَا مِتُّ فَتَوَلِّ اَنْتَ غُسْلِیْ وَ جَهِّزْنِیْ وَ صَلِّ عَلَیَّ وَ اَنْزِلْنِیْ قَبْرِیْ وَ اَلْحِدْنِیْ وَ سَوِّ التُّرَابَ عَلَیَّ وَ اجْلِسْ عِنْدَ رَأْسِیْ قِبَالَةَ وَجْهِیْ فَاَکْثِرْ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَ الدُّعَآءِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ یَّحْتَاجُ الْمَیِّتُ فِیْهَا اِلٰی اُنْسِ الْاَحْیَآءِ وَ اَنَا اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَ اُوْصِیْکَ فِیْ وَلَدِیْ خَیْرًا.

علی! (علیہ السلام) جب میں وفات کر جاؤں تو تم ہی مجھے غسل دینا اور کفن پہنانا، نماز جنازہ پڑھنا، قبر کے اندر اتارنا اور سپرد لحد کرنا پھر میرے اوپر مٹی ڈال کر اسے برابر کر دینا، میرے سرہانے چہرہ کے سامنے بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور زیادہ سے زیادہ دعائیں بھی پڑھنا کیوں کہ وہ ایسا وقت ہوتا ہے جس میں مُردہ، زندوں سے انسیت چاہتا ہے میں تمھیں خدا کے سپرد کرتی ہوں اور اپنے بچوں کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتی ہوں۔ [۲۰]

حدیث نمبر ۲۱

اَخْبَرَنِیْ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ کَانَ یُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً وَّ اَنَّهٗ عَارَضَهُ الْاٰنَ مَرَّتَیْنِ وَ اِنِّیْ لَاَرَی الْاَجَلَ قَدِاقْتَرَبَ فَاتَّقِ اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ فَبَکَیْتُ. وَقَالَ (صَلَّی اللّٰہ علیه و آله وسلم) یَابُنَیَّةِ! اِنَّهٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ نِسَآءِ الْمُسْلِمِیْنَ اَعْظَمَ رَزِیَّةً مِنْکِ فَلَا تَکُوْنِیْ مِنْ اَدْنٰی اِمْرَاَةٍ صَبْرًا، فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَهْلِهٖ لُحُوْقًا بِهٖ فَضَحِکْتُ لِذَالِکَ.

جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے خبر دی کہ جبرئیل ہر سال ایک مرتبہ قرآن لے کر میرے پاس آتے تھے اِس وقت [ایک سال کے اندر ہی] دوسری مرتبہ لائے ہیں یقیناً میں اپنی موت کا وقت قریب دیکھ رہا ہوں بیٹی! تقوائے الٰہی اور صبر اختیار کرو.

یہ سن کر میں رونے لگی تو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میری پیاری بیٹی! مسلمانوں میں کسی عورت کی مصیبت تم سے عظیم نہیں ہے لہٰذا تم صبر وبردباری میں بھی کسی سے کم نہ رہنا [سب سے زیادہ صبر وتحمل کرنا] پھر مجھے خبر دی کہ میں ان کے اہل بیت (علیہم السلام) میں سے سب سے پہلے جاکر ان سے ملاقات کروں گی. یہ [اپنی خبر شہادت] سن کر مجھے ہنسی آگئی.[۲۱]

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی اعزہ واقرباء نے دیکھا تھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت باپ اور بیٹی کے درمیان کچھ خصوصی ،اسرار آمیز باتیں ہوئی تھیں شروع میں حضرت زہراء علیہا السلام روئیں اور پھر آخر میں ہنس پڑیں اور آنسوؤں کو صاف کرنے لگیں.

واقعاً سوال کا مقام تھا ہی کہ رونے کے بعد [بلافاصلہ] فوراً ہنسنے کا کیا سبب ہے؟ لہٰذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت زہراء علیہا السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا. [اس وقت مذکورہ جملہ ارشاد فرمایا تھا]

حدیث نمبر ۲۲

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اِنْقَطَعَ عَنَّا خَبَرُ السَّمَآءِ: ہم سب خدا کے لئے ہیں اور اسی کی بارگاہ میں پلٹ کر جانے والے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات بعد وحی واخبار آسمانی کا سلسلہ منقطع ہوگیا. [۲۲]

حدیث نمبر ۲۳

لَسْتُ اَبْکِیْ لِمَا یُصْنَعُ بِیْ مِنْ بَعْدِکَ وَلٰکِنِّیْ اَبْکِیْ لِفِرَاقِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی الله علیه و آله وسلم) بابا! آپ کے بعد مجھ پر جو ظلم ڈھائے جائیں گے میں ان کے لئے نہیں رو رہی ہوں بلکہ اے رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ کی جدائی پر رو رہی ہوں. [۲۳]

حدیث نمبر ۲۴

فَجَعَلَ اللّٰهُ الْاِیْمَانَ تَطْهِیْراً لَّکُمْ مِنَ الشِّرْکِ: خداوند عالم نے تمھارے لئے ایمان کو شرک سے پاکیزگی کا سبب قرار دیا ہے. [۲۴]

حدیث نمبر ۲۵

[وَجَعَلَ اللّٰهُ] الزَّکوٰةَ تَزْکِیَةً لِّلنَّفْسِ وَ نَمَآءً فِی الرِّزْقِ: خداوند عالم نے زکوٰۃ کو نفس کے لئے پاکیزگی اور رزق وروزی میں زیادتی کا سبب قرار دیا ہے. [۲۵]

حدیث نمبر۲۶

[وَجَعَلَ اللّٰہُ]الصِّیامَ تَثْبِیتاً لِلِاخْلاصِ: خداوند عالم نے روزہ کو خلوص میں پائداری کا سبب قرار دیا ہے. [۲۶]

حدیث نمبر۲۷

[وَجَعَلَ اللّٰہُ]طَاعَتَنا نِظاماً لِلْمِلَّةِ وَاِمَامَتَنا اَمَاناً لِلْفُرْقَةِ :خداوند عالم نے ہماری اطاعت کو ''نظامِ ملت'' اور ہماری امامت کو اختلاف و افتراق سے امان کا سبب، قرار دیا ہے. [۲۷]

حدیث نمبر۲۸

[وَجَعَلَ اللّٰہُ]الجِهادَ عِزّاً لِلِاسْلامِ: خداوند عالم نے جہاد کو اسلام کے لئے باعث عزت وسربلندی قرار دیا ہے. [۲۸]

حدیث نمبر۲۹

یَابْنَ اَبِی قُحافَةَ! اَفِی کِتابِ اللّٰهِ اَنْ تَرِثَ اَبَاکَ وَلا اَرِثَ اَبِی؟! لَقَدْ جِئْتَ شَیْئاً فِرِیّاً: اے ابوقحافہ کے لڑکے! [ابوبکر] کیا خدا کی کتاب [قرآن] میں یہ لکھا ہے کہ تم تو اپنے باپ کی میراث پاؤ لیکن میں اپنے باپ کی میراث نہ پاؤں؟! [اور اس سے محروم رہوں] یقیناً تم نے ایک مذمت آمیز کام کر ڈالا! [۲۹]

حدیث نمبر ۳۰

اَنْ لاتَرٰی رَجُلاً وَّلایَرَاھَارَجُلٌ : نہ وہ [عورت] کسی نامحرم آدمی کو دیکھے اور نہ اس [عورت] کو کوئی نامحرم آدمی دیکھے.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سوال کیا تھا: ''عورت کے لئے کون سی چیز بہتر و مناسب ہے؟'' اس وقت مذکورہ بالا جواب دیا تھا. [۳۰]

شیخ احمد رحمانی نے کتاب فاطمۃ الزھراء (علیہا السلام) میں ایک خطی کتاب ''مناقب الطاہرین'' تالیف شیخ عماد الدین طبری سے نقل کیا ہے کہ آپ کی مادر گرامی حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنھا) نماز میں مشغول تھیں جیسے ہی تیسری رکعت میں سلام پڑھ کر ختم کرنا چاہا حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے شکم مادر کے اندر ہی سے فوراً پکار کر کہا: قُوْمِیْ یَآ اُمَّاہُ! فَاِنَّکِ فِی الثَّالِثَۃِ : اے مادر گرامی! اٹھ جائیں کیوں کہ آپ ابھی تیسری رکعت میں ہیں. [ایک رکعت اور پڑھیں تا کہ چار رکعتیں پوری ہو جائیں].

حوالے وحواشی

باب اوّل کے حوالے و حواشی

(۱) سورۂ عنکبوت: ۲۹/۲۹.

(۲) الذریعة الی تصانیف الشیعة: ۱۲۶/۲۱، عدد ۴۲۴۸.

(۳) وصیت سیاسی الٰہی امامؒ یا مسؤلیت امت از دیدگاه امامؒ: علی آل اسحاق خوئینی، ص ۳۴.

(۴) فرہنگ عمید: ۱۳۵۵/۲.

(۵) فرہنگ عمید: ۱۸۱۴/۲.

(۶) فرہنگ معین: ۴۱۶۵/۳ (جلد، ک۔معلومہ)

(۷) فرہنگ معین: ۲۱۳۳/۲ (جلد، د۔ق)

(۸) لغت نامہ: علی اکبر دہخدا: ص ۱۰۳ (جلد، ص۔ضیم)

(۹) لغت نامہ: علی اکبر دہخدا: ص ۵۵۱ (جلد، مسعوذی۔مکعب)

(۱۰) المصباح المنیر: ص ۳۵۸ (الصاد مع الحاء

(۱۱) مجمع البحرین: ص ۳۸۰ (باب ماولہ الصاد

(۱۲) مفردات: ص ۲۷۶ (الصاد مع الحاء

(۱۳) المنجد (عربی): ص ۴۱۷ (مادہ ص، ح، ف)

(۱۴) فرہنگ نظام: ۱۶۱/۵ (جلد، م۔ی)

آج کے دور میں ایک ایسی جامع تحقیقی کتاب کی ضرورت تھی جو اس کتاب کی خصوصیات اور شیعہ عقائد کے کلامی دفاع پر مشتمل ہو.

مکتب اہل بیت علیہم السلام کے سلسلہ میں یہ ایک عظیم خدمت ہے فاضل محترم جناب حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے کرار حسین اظہری مبارکپوری ہندی نے یہ کتاب لکھ کر اس مسأ لہ میں خاص طور سے شیعہ عقیدہ کو واضح اور روشن کیا ہے نیز انھوں نے دشمنوں کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے ہیں قارئین کے لئے ایک عالمانہ ومفید اثر پیش کیا ہے مجھے امید ہے کہ ان کے قلم وبیان اور تمام حرکات وسکنات ہمیشہ مکتب اہل بیت علیہم السلام کی خدمت میں جاری رہیں گے، والسلام علیکم و رحمۃ اللہ.

احمد عابدی

۸۴/۹/۱۲ [مطابق ۳۰ رشوال ۱۴۲۶ھ قمری شنبہ]

(۱۵)لسان العرب:۱۸۶/۹(فصل الصاد الهملة۔حرف"ف")

(۱۶)مصحف امام علیؑ:ایازی،فصل اول،ص۱۳،بحوالہ معجم مقائیس اللغۃ:احمد ابن فارس:۳۳۴/۳۔

(۱۷)مصحف امام علیؑ:ایازی،فصل اول،ص۱۳،بحوالہ اساس البلاغہ:زمخشری،ص۲۴۹۔

(۱۸)مصحف امام علیؑ:ایازی،فصل اول،ص۱۴،بحوالہ العین:فراہیدیؒ،۱۲۰/۳۔ترتیب کتاب العین:۹۷۱/۲۔

(۱۹)مصحف امام علیؑ:ایازی،فصل اول،ص۱۴،بحوالہ صحاح اللغۃ:جوہری،۱۳۸/۴۔

(۲۰)مصحف امام علیؑ:ایازی،فصل اول،ص۱۴،۱۵،بحوالہ التحقیق فی کلمات القرآن:مصطفوی،۲۲۷/۶۔

(۲۱)سورۂ اعلیٰ:۱۸،۸۷/۱۹۔

(۲۲)مصحف امام علیؑ:ایازی،فصل اول،ص۱۵،۱۶۔

(۲۳)حقیقة مصحف فاطمة(علیها السلام) عند الشیعة :فصل اول،ص۱۸،بحوالہ المصباح المنیر :فیومی،ص۳۳۴؛مجمع البحرین:طریحیؒ،ص۳۸۰۔

(۲۴)حقیقة مصحف...:بحوالہ اقرب الموارد:شرتونی،۶۳۵/۱۔

(۲۵)حقیقة مصحف...:بحوالہ تاج العروس:زبیدی۱۶۱/۶؛لسان العرب:ابن منظور۱۸۶/۹۔

(۲۶)حقیقة مصحف...:بحوالہ الصحاح:جوہری۱۳۴۸/۴؛تاج العروس:۱۶۱/۶۔

(۲۷)حقیقة مصحف...:بحوالہ تاج العروس:۱۶۱/۶؛لسان العرب:۱۸۶/۹۔

(۲۸)حقیقة مصحف.... .

(۲۹)حقیقة مصحف...:بحوالہ صحاح:۱۳۸۴/۴؛تاج:۱۶۱/۶؛لسان:۱۸۶/۹؛اقرب:۶۳۵/۱؛العین:۱۲۰/۳؛المعجم الوسیط:ابراہیم انس،ص۵۰۸۔

(۳۰)حقیقة مصحف...:ص۲۰،بحوالہ لسان:۱۸۶/۹؛المعجم:ص۵۰۸؛مفردات:ص۲۷۵۔

(۳۱)حقیقة مصحف...:بحوالہ مصباح:ص۱۶۹؛صحاح:۱۳۶۰/۴؛تاج:۱۰۸/۶؛المعجم:

ص۱۸۹؛ اقرب: ۳۴۰/۱.

(۳۲) فرہنگ بزرگ جامع نوین: احمد سیّاح، ۱/۷۶۶۴، طبع ۱۸، ۱۳۷۵ھ.

(۳۳) حقیقة مصحف...: ص۲۱، بحوالہ الفروق اللغویہ: ابو ہلال عسکری: ص۲۴۱.

(۳۴) حقیقة مصحف...: بحوالہ مناہل العرفان: زرقانی: ۳۹۴/۱.

(۳۵) حقیقة مصحف...: ص۲۲.

(۳۶) سورۂ اعلیٰ: ۱۸/۸۷، ۱۹.

(۳۷) من لایحضره الفقیه: ۷۳/۱.

(۳۸) ثواب الاعمال؛ بحار: ۲۰۲/۹۲.

(۳۹) جامع الاخبار: ص۵۲، فصل ۲۱، مطبوعہ لکھنؤ ہندوستان ۱۳۴۴ھ ق؛ مستدرک الوسائل: ۱۹۴/۱.

(۴۰) حقیقة مصحف...: فصل اول، ص۲۲.

(۴۱) حقیقة مصحف...: ص۲۳، بحوالہ اتقان: سیوطی: ۵۱/۱، ۵۲.

(۴۲) تفسیر ابوالفتوح رازیؒ: ۵/۱ تا ۹، اسلامیہ تہران، طبع ۱۳۵۲ھ ش؛ وص ۸ تا ۱۴، آستان قدس رضویؒ مشہد مقدس، طبع ۱۳۷۱.

(۴۳) دائرة المعارف قرآن ترجمہ اتقان: مترجم فارسی: اسلامی: ۱۸۵/۱، حاشیہ نمبر۱.

(۴۴) حقیقة مصحف...: فصل اول، بحوالہ معالم المدرستین: علامہ سید مرتضیٰ عسکری: ۳۴/۲.

(۴۵) معجم قرآن: ص۱۲ تا ۱۵۷ (حروف: ''ک، ت، ب'')

(۴۶) ''معیار شناخت معنی مصحف'' کے عنوان سے باب اوّل میں صفحہ (۶۲) پر تین روایات موجود ہیں.

(۴۷) حقیقة مصحف...: فصل اول، ص۲۵.

(۴۸) حقیقة مصحف...: ص۲۵، ۲۶، بحوالہ اتقان: سیوطی: ۵۳/۱.

(۴۹) حقیقة مصحف...: بحوالہ التراتیب الاداریہ: کتانی: ۲۸۱/۲.

(۵۰)حقیقة مصحف...:ص۲۶.

(۵۱)حقیقة مصحف... :ص۳۱، بحوالہ تقیید العلم: خطیب بغدادی، ص۳۶؛ جامع بیان العلم: ابن البر: ۶۴/۱؛ تہذیب الکمال: مزی: ۳۷۸/۳؛ صحیح بخاری: ۱۲۰/۶، ح ۴۹۸۷.

(۵۲)المصاحف: بجستانی: ص۹،۱۰.

(۵۳)حقیقة مصحف...: ص۳۳،۳۴، بحوالہ الحیوان: ۳۸۸/۱؛ وج ۳۷۵/۲... .

(۵۴)حقیقة مصحف...: ص۳۴، بحوالہ ترجمہ ڈاکٹر عبدالمعطی امین قلعجی، منشورات جامعة الدراسات الاسلامیہ پاکستان، طبع اول ۱۴۱۰ھ، ص۲۶۸، ۲۶۹.

(۵۵)حقیقة مصحف...: ص۳۶، ۳۷.

باب دوم (۲) کے حوالے و حواشی

(۱)حقیقة مصحف... :فصل ششم، ص۱۴۵ تا ۱۴۸، بحوالہ تفسیر قمیؒ با تحقیق: جزائری دام ظلہ: ۴۵۱/۲؛ بحار: ۴۸/۹۲؛ تفسیر برہان (مقدمہ) ص۳۶؛ تاسیس الشیعہ لعلوم الاسلام: ص۳۱۶، ۳۱۷؛ حقائق ہامہ: ص۱۵۵؛ تاریخ قرآن: زنجانی، ص۵۰، ۵۱.

(۲)حقیقة مصحف...: ص۱۴۹، بحوالہ الفہرست: ابن ندیم، ص۳۰، البرہان: (مقدمہ) ص ۳۷؛ حقائق ہامہ: ص۱۵۶.

(۳)حقیقة مصحف...: بحوالہ اعیان الشیعہ: ۸۹/۱؛ المناقب: ۴۱/۲؛ التمہید: معرفت: ۲۷۱/۱.

(۴)مصحف امام علی علیہ السلام: ایازی: ص۸۰ تا ۱۴۲، بحوالہ ہائے التمہید: ۲۹۲/۱؛ مصحف امام علی علیہ السلام: نکونام: ص۴۰؛ حقائق ہامہ: ص۱۶۰؛ حقیقة مصحف...: برکات: ص۳۰.

(۵)حقیقة مصحف... :فصل ۵ ص۱۵۰، بحوالہ بحار: ۷۴/۹۲؛ حقائق مہم: مرتضی عاملی:

(اسلامی) بخش دوم، فصل ۴، ص ۱۲۵۔

(۶) حقیقة مصحف... فصل ۶، ص ۱۴۹ تا ۱۵۴۔

(۷) حقیقة مصحف... ص ۱۵۴، بحوالہ تاریخ الخلفاء: سیوطی: ص ۱۸۵؛ اعیان الشیعہ: ص ۸۹؛

تفسیر البرہان: (مقدمہ) ص ۴۱ (وفیہ: لوجد فیه علم کثیر)؛ حقائق ہامہ: ص ۱۵۹۔

(۸) حقیقة مصحف... بحوالہ طبقات الکبریٰ: ابن سعد: ۲۳۸/۲۔

(۹) حقیقة مصحف... بحوالہ حقائق ہامہ: ص ۱۵۹۔

(۱۰) حقیقة مصحف... بحوالہ التسہیل لعلوم التنزیل: ۴/۱۔

(۱۱) حقیقة مصحف... ص ۱۵۵، ۱۵۶، بحوالہ مناقب: ۴۱/۲؛ بصائر الدرجات: ص ۱۹۳۔

(۱۲) حقیقة مصحف... ص ۱۵۶، بحوالہ مناہل العرفان: ۲۴۷/۱۔

(۱۳) حقیقة مصحف... بحوالہ احتجاج طبرسیؒ: ۳۸۳/۱؛ تفسیر صافی: ۳۸/۱، ۳۹۔

(۱۴) حقیقة مصحف... ص ۱۵۷، بحوالہ بصائر الدرجات: ص ۱۹۳۔

(۱۵) حقیقة مصحف... ص ۱۵۸۔

باب سوم (۳) کے حوالے و حواشی

(۱) حقیقة مصحف... فصل ۴، ص ۱۱۷، بحوالہ مصاحف بجستانی: ص ۸۴، ۸۵۔

(۲) حقیقة مصحف... ص ۱۱۸، بحوالہ گزشتہ۔

(۳) حقیقة مصحف... ص ۱۱۹، ۱۲۰، بحوالہ تفسیر در منشور: سیوطی، ۳۰۲/۱؛ المصاحف: بجستانی؛ المصنف: صنعانی۔

(۴) حقیقة مصحف... ص ۱۲۰، بحوالہ المصنف: صنعانی، ۵۷۹/۱، ح ۲۲۰۴؛ المصاحف: ص ۸۷۔

(۵) حقیقة مصحف... ص ۱۲۱، بحوالہ در منشور: ۴۱۶/۶؛ بحار: ۳۶۳/۹۲؛ حقائق ہامہ: ص ۳۷۶...

(۶)حقیقة مصحف...:ص۱۲۲،بحوالہ درمنثور:۲/۱؛اتقان:۶۷/۱۔

(۷)حقیقة مصحف...:بحوالہ بحوث فی تاریخ القرآن وعلومہ:ص۱۵۵،بحوالہ کتاب سُلیمؒ بن قیسؒ۔

(۸)حقیقة مصحف...:بحوالہ المصاحف:ص۵۳۔

(۹)حقیقة مصحف...:ص۱۲۳،بحوالہ اتقان:۶۷/۱؛روح المعانی:آلوسی،۲۵/۱۔

(۱۰)حقیقة مصحف...:ص۱۲۵،بحوالہ اتقان:۶۰/۱۔

(۱۱)حقیقة مصحف...:ص۱۲۷،بحوالہ التحقیق فی نفی التحریف:میلانی،ص۱۶۴۔

(۱۲)حقیقة مصحف...:بحوالہ اتقان:۲۵/۲۔

(۱۳)تفسیر عیاشی:۱۲/۱؛بحار:۲۵/۱۹؛البرہان:۲۰/۱؛الصافی:۲۵/۱۔

(۱۴)تفسیر عیاشی:۱۲/۱حاشیہ نمبر۶۔

(۱۵)حقیقة مصحف...:ص۱۲۸،بحوالہ کافی:۳۴۱/۱؛التحقیق فی نفی التحریف:ص۵۹۔

(۱۶)حقیقة مصحف...:بحوالہ بحار:۸/۴۵؛سلامة القرآن من التحریف:ص۱۳۹۔عاشورا:

مکارم شیرازی،ص۴۳۳،بخش چہارم۔خطبۂ عاشورادر صبح عاشورا:ص۸،۹۔

(۱۷)حقیقة مصحف...:ص۱۲۹،بحوالہ الفقہ علیٰ المذاہب الاربعہ:۲۶۰/۴۔

(۱۸)سورۂ حجر:۹/۹۔

(۱۹)سورۂ قیامت:۱۷/۷۵۔

(۲۰)حقیقة مصحف...:ص۱۳۰،بحوالہ البرہان فی علوم القرآن:زرکشی،۲۵۳/۲۔

(۲۱)حقیقة مصحف...:ص۱۳۰،بحوالہ البرہان:زرکشی:۲۵۳/۲،۲۵۴۔

(۲۲)مصونیت قرآن از تحریف:معرفت،ص۷۳۔

(۲۳)مصونیت قرآن از تحریف:معرفت،ص۷۴۔

(۲۴)مصونیت قرآن از تحریف:معرفت،ص۷۴۔

(۲۵) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۵، بحوالہ المدخل الیٰ القرآن الکریم: ص ۳۹، ۴۰.

(۲۶) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۶، ۷۷.

(۲۷) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۶، ۷۷.

(۲۸) شاید مراد وہی مصحف فاطمہ (علیہا السلام) ہو کیونکہ جب وہ قرآن کا تین گنا ہے تو اس سے زیادہ بڑا اور ضخیم بھی ہونا چاہیے. (مؤلف)

(۲۹) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۸، ۷۹، بحوالہ کتاب "لاکون مع الصادقین": ڈاکٹر محمد تیجانی سماوی، ص ۱۶۸۔۱۷۶.

(۳۰) جزوۂ استاد جعفر الہادی دام ظلہ العالی: ص ۱۱، مدرسہ مرعشیہ ۱۳۷۹ھ ش.

(۳۱) مصونیت قرآن از تحریف: آیت اللہ ہادی معرفت (محمد شہرابی): ص ۵۶، ۵۷، بحوالہ اعتقادات الامامیہ ضمیمۂ باب حادی عشر: ص ۹۳، ۹۴.

(۳۲) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۵۷، بحوالہ اوائل المقالات: ص ۵۴، ۵۶.

(۳۳) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۵۷، ۵۸، بحوالہ رسالۃ فی اجوبۃ المسائل السرویہ: ص ۲۲۶؛ بحار: ۸۹/۷۵.

(۳۴) سورۂ فصلت: ۴۱/۴۱، ۴۲.

(۳۵) سورۂ حجر: ۹/۱۵.

(۳۶) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۶۲، بحوالہ تفسیر صافی: ۳۳/۱، ۳۴، مقدمۂ ششم؛ وافی: ۲۷۳/۲، ۲۷۴، وج ۱۷۸/۹، باب ۲۶۹.

(۳۷) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ٦٦.

(۳۸) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، بحوالہ تہذیب الاصول: ۱۶۵/۲، تقریر علامہ سبحانی.

(۳۹) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، بحوالہ حاشیہ آقائے خمینیؒ بر کفایۃ الاصول.

(۴۰) مصونیت قرآن از تحریف: ص ۵۶ تا ۷۱.

(۴۱) حقيقة مصحف...: ص ۱۳۰ تا ۱۳۳.

(۴۲) حقيقة مصحف...: ص ۱۳۶، ۱۳۷.

(۴۳) حقيقة مصحف...: ص ۱۳۷.

(۴۴) حقيقة مصحف...: ص ۱۳۸، ۱۳۹، بحوالہ اکذوبۃ القرآن: ص ۶۶.

(۴۵) حقيقة مصحف...: ص ۱۴۰، بحوالہ تفسیر عیاشی: ۲۹۳/۱.

(۴۶) حقيقة مصحف...: ص ۱۴۱.

(۴۷) حقيقة مصحف...: بحوالہ التحقیق فی نفی التحریف: ص ۲۳۸.

(۴۸) سورۂ شوریٰ: ۲۲۷/۲۶.

(۴۹) سورۂ ہود: ۸۶/۱۱.

(۵۰) جلوہ ہائے معرفت یا داستانہائے شنیدنی از کرامات علماء: ص ۳۲، بحوالہ فوائد الرضویہ: قمیؒ، ص ۶۸۰۔ اس کتاب سے صرف یہی شعر، مناسبت سے نقل کیا گیا ہے۔

(۵۱) حقيقة مصحف...: فصل ۴ ص ۱۱۶، بحوالۂ الصراع بين الاسلام والوثنية: عصیمی، جلد اوّل ص "د" منشورات مطبعۂ سلفیہ قاہرہ ۱۳۵۶ھ۔

(۵۲) حقيقة مصحف...: ص ۱۳۴.

(۵۳) مصونیت قرآن از تحریف: ص ۱۰۳، بحوالہ برہان: ص ۱۴۳، ۱۴۴.

(۵۴) مصونیت قرآن از تحریف: اس رسالہ کو محرم ۱۳۰۳ھ، ق، میں مکمل کیا یعنی کشف الارتیاب جلد کے شائع ہونے کے ایک سال بعد۔

(۵۵) مصونیت قرآن از تحریف: فصل الخطاب ۲۸ رجمادی الثانیہ ۱۲۹۲ھ، ق: میں لکھی گئی اور ۱۲ رشوال ۱۲۹۸ھ، ق، میں شائع ہوئی۔

(۵۶) مصونیت قرآن از تحریف: ص ۱۰۳.

(۵۷) مصونیت قرآن از تحریف: ص ۱۶۱، ۱۶۷، ۱۳۶۷ھ ق ۱۹۴۸ء، میں دار الکتب المصریہ کی طرف سے شائع ہوئی.

(۵۸) مصونیت قرآن از تحریف: بحوالہ ''لاکون مع الصادقین'' ڈاکٹر تیجانی سماوی، ص ۱۷۰.

(۵۹) مصونیت قرآن از تحریف... .

(۶۰) مصونیت قرآن از تحریف: ص ۱۷۶.

(۶۱) سورۂ نساء: ۵۹/۴.

(۶۲) مصونیت قرآن از تحریف: ص ۴۸، ۴۹، بحوالہ کافی: ۲۸۶/۱ ح ۱.

(۶۳) مصونیت قرآن از تحریف... .

(۶۴) تفسیر نمونہ: ۳۱/۱۱.

باب چہارم (۴) کے حوالے و حواشی

(۱) حقیقة مصحف... : ص ۴۴، بحوالہ تدوین السنہ الشریفہ: جلالی، ص ۷۶.

(۲) حقیقة مصحف... : ۴۵، ۴۶.

(۳) حقیقة مصحف... : ص ۴۷، ۴۸، بحوالہ فروع کافی: ۲۰۵/۳، ح ۲.

(۴) حقیقة مصحف... : ص ۴۸، بحوالہ اعیان الشیعہ: ۳۱۴/۱، ۳۱۵.

(۵) عنقریب یہ حدیث پیش کی جائے گی.

(۶) آیینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۱، ۱۲، بحوالہ دراسات فی الحدیث والمحدثین: ص ۳۰۱، ۳۰۲.

(۷) آیینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۱، ۱۲، بحوالہ تدوین السنہ الشریفہ: ص ۷۶، ۷۷.

(۸) آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ھ ش: ص ۲۱، بحوالہ الزہرا القدوۃ: ص ۱۹۱، ۱۹۵.

(۹) آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ھ ش: ص ۱۲، بحوالہ فاطمۃ الزہراء من المہد الی اللحد: ص ۹۶.

(۱۰) آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ھ ش: ص ۱۲، بحوالہ اصول کافی: ۱/۲۴۰، ح ۳.

(۱۱) آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ھ ش: ص ۱۳، بحوالہ تدوین السنۃ الشریفۃ: ص ۷۷؛ الزہرا القدوۃ: ص ۱۹۳؛ فروع کافی: ۳/۵۰۸؛ وافی: ۶/۲۲۵_۲۲۸.

(۱۲) حقیقۃ مصحف... : ص ۵۷؛ اصول کافی: ۱/۵۲۷، ۵۲۸، ح ۴؛ بحار: ۳۶/۱۹۵، ح ۳؛ احقاق: ۵/۱۱۴؛ عیون: ۱/۴۲، ۴۴ ح ۲... .

(۱۳) حقیقۃ مصحف... : ص ۴۹ تا ۵۲، بحوالہ اصول کافی: ۱/۵۳۲.

(۱۴) حقیقۃ مصحف... : ص ۵۳، بحوالہ عیون: ۱/۴۷، ح ۷؛ خصال: ص ۴۷۷، ۴۷۸، ح ۴۲؛ اعلام الوریٰ: ص ۳۸۶؛ وسائل: ۱۶/۲۴۴، ح ۲۰.

(۱۵) حقیقۃ مصحف... : ص ۵۲ تا ۵۴.

(۱۶) حقیقۃ مصحف... : ص ۶۲، بحوالہ تہذیب: ۹/۱۴۴، ح ۵۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ: ۴/۱۸۰، ح ۱؛ فروع کافی: ۷/۴۸، ح ۵؛ وسائل: ۱۹/۱۹۸، ح ۱... .

(۱۷) ناسخ التواریخ (جلد سوم) زندگانی حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام: ۱/۲۴۵.

(۱۸) حقیقۃ مصحف... : فصل ۳، ص ۶۳، ۶۴.

(۱۹) امامہ: دختر ابو العاص جو میری بہن زینب کی بیٹی ہیں. (ترجمۂ بیت الاحزان: ص ۲۲۸)

شہزادی نے "زینب" کو جو اپنی بہن بتایا تو چونکہ انھوں نے رسولؐ کے بیت الشرف میں پرورش پائی تھی اس لئے عرب کے دستور کے مطابق رسول اکرمؐ کی بیٹی کہلاتی تھیں حضوؐر کی صلبی بیٹی نہ تھیں رئیس الواعظین مولانا سید کرار حسین صاحب میر پوریؒ نے ناصر الملت مولانا ناصر حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ کے حوالہ سے لکھا ہے:

"زینب ورقیہ اور ام کلثوم جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اصلی بیٹیاں نہ تھیں بلکہ پروردہ تھیں اور زینب کا

نکاح ابوالعاص سے ہوا جو اولاً کافر تھا بعد میں اس نے اسلام ظاہری قبول کیا...'' (مليكة العرب:ص ۱۷۷)

(۲۰) ناسخ التواریخ (جلد سوم) زندگانی حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام: ۲۰۳/۱ تا ۲۰۵.

(۲۱) ناسخ التواریخ (جلد سوم) زندگانی حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام: ۲۲۵/۱.

(۲۲) حقيقة مصحف...: فصل ۲، ص ۶۴، ۶۵، بحوالہ بحار: ۱۸۵/۱۰۳، ۱۸۶، ح ۱۴۲.

(۲۳) حقيقة مصحف...: ص ۶۵، بحوالہ کوکب دری: مازندرانی، ۲۴۸/۱، ۲۴۹.

(۲۴) حقيقة مصحف...

(۲۵) الف: بحار: ۴۳/۲۶، ح ۷۶، باب (۱) جهات علومهم (عليهم السلام) بحوالہ بصائر.

ب: کافی: ۲۴۱/۱، ح ۴، كتاب الحجة، باب فيه ذكر الصحيفة... ومصحف فاطمة (عليها السلام)

ج: وافی: ۵۸۳/۲، ح ۱۱۴۱-۶، باب (۸۰).

د: آئینہ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۵، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۷، ۱۵۸؛ کافی؛ وافی؛ مرآۃ العقول: ۵۸/۳.

(۲۶) حقيقة مصحف...: ص ۶۶ تا ۶۸.

(۲۷) حقيقة مصحف...: ص ۶۸، ۶۹، بحوالہ اعیان الشیعہ طبع قدیم مطبعۃ الانصاف بیروت لبنان، طسوم ۱۳۷۰ھ، [جلد یکم] ص ۳۱۴.

(۲۸) حقيقة مصحف...: ص ۶۹، حاشیہ نمبر (۱).

(۲۹) الف: کافی: ۲۳۸/۱ تا ۲۴۰، ح (۱) باب فيه ذكر الصحيفة... ومصحف فاطمة (عليها السلام)

ب: بحار: ۳۸/۲۶، ۳۹، ح (۷۰) باب (۱) جهات علومهم (عليهم السلام) بحوالہ بصائر؛

ج: وافی: ۵۷۹/۲، ۵۸۰، ح ۱۱۳۶-۱، باب (۸۰)

د: حقيقة مصحف...: ص ۶۹، ۷۰، بحوالہ بحار، کافی، وافی، بصائر: ص ۱۵۲، ح ۳؛ علم الامام (ع): مظفرؒ ص ۳۸.

(۳۰) اصول کافی: کلینیؒ (مصطفوی) ۳۴۴/۱ تا ۳۴۶.

(۳۱) حقيقة مصحف...: ص ۷۰، بحوالہ وسائل (خاتمہ): ۱۴۷/۳، ۱۴۸.

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین صدر العلماء الحاج علامہ مسرور حسن مجیدی قمی مبارکپوری دام ظلہ العالی

نمائندۂ سازمان فرہنگ وارتباطات اسلامی جمہوری اسلامی ایران

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

آج کا دور، علم ودانش اور روشنی کا دور کہلاتا ہے ایسے زمانے میں اس کی اہمیت پر گفتگو کرنا کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے، زمین پر چلنے والا انسان آج فضاؤں کی سیر کررہا ہے، دریاؤں کے سینوں کو چیرتا ہوا نظر آتا ہے، دور دراز کی خبر لمحوں میں معلوم کرلیتا ہے، ہزاروں میل کی آواز سنتا ہے، دنیا کے جس کونے سے جہاں چاہے جس وقت چاہے ایک دوسرے سے گفتگو کرتا ہے... چلتی پھرتی اور بولتی تصویریں اپنے سامنے دیکھتا ہے یہ سب علم ہی کا کرشمہ اور علم ہی کی دین تو ہے!

بیشک! بیشک!

مگر تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے کہ انسان فضاؤں میں تو اُڑنے لگا... لیکن اسے زمین پر انسان کی طرح رہنا نہیں آیا!... نتیجۃً "دنیا" انسان نما حیوانوں کی کثرت سے تمام اسباب تعیش کی فراہمی کے باوجود "جنت نظیر" ہونے کے بجائے "جہنم تاثیر" ہوتی جارہی ہے!...

(۳۲)حقیقة مصحف ...:ص ۷۰، بحوالہ رجال نجاشیؒ:ص ۲۰۴، ۲۰۵؛ رجال طوسیؒ:ص ۳۶۶.

(۳۳)حقیقة مصحف ...:بحوالہ رجال نجاشیؒ:۳۰/۲.

(۳۴)حقیقة مصحف ...:ص ۷۱، بحوالہ رجال نجاشیؒ:۲۴۸/۱.

(۳۵)حقیقة مصحف ...:بحوالہ بحوث فی علم الرجال: محسنی، ص ۲۲۹، ۲۴۰.

(۳۶)الف: کافی:۲۴۱/۱، ح ۵ باب فیه ذکر الصحیفة... ومصحف فاطمه (علیها السلام)

ب: وافی:۵۸۱/۲، ح ۱۱۳۸-۳، باب (۸۰)

ج: بحار:۲۲/۵۴۵، ۵۴۶، ح ۶۳، باب ۲، وفاته وغسله ... (ص) بحوالہ کافی:۲۴۱/۱؛ وج ۲۶/۴۱، ح ۷۲، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر؛ وج ۴۳/۷۹، ح ۶۷، باب (۳) مناقبها [فاطمة] بحوالہ بصائر وکافی:۲۴۱/۱.

د: حقیقة مصحف ...:ص ۷۱، بحوالہ بحار:۲۶/۴۱، ح ۷۲، وج ۲۲/۵۴۵، ۵۴۶، ح ۶۳، وج ۴۳/۷۹، ح ۶۷، وج ۴۳/۱۹۴، ۱۹۵، ح ۲۲؛ مناقب:۳۳۷/۳ (اورده مختصراً)

(۳۷)کافی: کلینیؒ (مصطفوی):۳۴۸/۱، ۳۴۹.

(۳۸)الف: حقیقة مصحف ...:ص ۷۲، بحوالہ رجال نجاشیؒ:ص ۲۵۰.

ب: آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش:ص ۳ بحوالہ رجال نجاشیؒ:ص ۳۵۳.

(۳۹)حقیقة مصحف ...:بحوالہ ہدایة المحدثین: کاظمی منشورات مکتبہ مرعشی نجفی قم ایران ۱۴۰۵ ق، ص ۱۷۵.

(۴۰)الف: حقیقة مصحف ...:بحوالہ رجال نجاشیؒ:۲۴۵/۲؛ رجال طوسیؒ:ص ۳۷۲.

ب: آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش:ص ۳ بحوالہ رجال طوسیؒ:ص ۳۳۴ و منتہی المقال:۴۴۷/۲.

(۴۱)الف: حقیقة مصحف ...:بحوالہ فہرست: طوسیؒ، ص ۸۷.

ب: آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش:ص ۳ بحوالہ رجال نجاشیؒ:۲۴۵/۲ (شبیری:ص ۳۴۹).

(۴۲)الف: حقیقة مصحف ...:بحوالہ معجم الرجال: آقائے خوئیؒ، ۲۳۶/۲۱

ب: آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۳۔ بحوالہ الفہرست: ص ۱۵۱۔

(۴۳) الف: حقیقۃ مصحف... بحوالہ رجال نجاشیؒ: ۳۸۸/۱۔

ب: آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۳۔ بحوالہ رجال نجاشی: ۳۸۸/۱ (شبیری: ص ۱۷۰)۔

(۴۴) حقیقۃ مصحف... فصل ۲، ص ۴۱، بحوالہ المراجعات: شرف الدین عاملیؒ: ص ۵۲۱۔

(۴۵) حقیقۃ مصحف... ص ۴۱، ۴۲، بحوالہ سیرۃ الائمۃ الاثنی عشر: سید ہاشم حسینیؒ، ۹۶/۱، ۹۷۔

(۴۶) حقیقۃ مصحف... ص ۴۲، بحوالہ النداء الاخیر: امام خمینیؒ: ص ۱۲۔

(۴۷) حقیقۃ مصحف... بحوالہ اعیان الشیعہ: ۳۱۴/۱، ۳۱۵۔

باب پنجم (۵) کے حوالے و حواشی

(۱) بحار الانوار: ۱۰۲/۲۳، ح ۸، بحوالہ بصائر الدرجات: ص ۱۹۔

(۲) سورۂ حدید: ۲۱/۵۷؛ وسورۂ جمعہ: ۴/۶۲۔

(۳) مناقب: ۳۰/۲، فصل فی المسابقۃ بالعلم۔

(۴) سورۂ بقرہ: ۲۵۸/۲۔

(۵) چودہ ستارے: نجم الحسن کرارویؒ: ص ۴۷۷ تا ۴۸۲۔

(۶) سورۂ حج: ۱۱/۲۲۔

(۷) بحار: ۲۱۱/۲۶، ح ۲۲، باب (۱۶) ما عندھم (ع) من سلاح رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)... بحوالہ بصائر: ص ۵۱۔

(۸) حقیقۃ مصحف... فصل ۳، ص ۷۷، بحوالہ کافی: ۲۴۰/۱، ح ۲؛ بصائر: ص ۱۵۷، ح ۱۸؛ بحار: ۴۴/۲۶، ح ۷۷؛ وج ۵۴۵/۲۲، ح ۶۲؛ وج ۸۰/۴۳، ح ۶۸۔

(۹)حقیقة مصحف... :بحوالہ کافی:۱/۲۴۱، ح۵؛بصائر:ص۱۵۳، ۱۵۴، ح۶؛بحار:۴۳/۷۹، ح۶۷وص۱۹۴، ۱۹۵، ح۲؛مناقب:۳/۳۳۷؛عوالم العلوم:اصفہانیؒ،۱۱/۴۴۷.

(۱۰)حقیقة مصحف...:ص۷۸، بحوالہ بصائر:ص۱۵۳، ح۵؛بحار:۴۷/۲۷۱، ح۳.

(۱۱)حقیقة مصحف...:بحوالہ بصائر:ص۱۵۵، ۱۵۶، ح۱۴؛بحار:۲۶/۴۱، ۴۲، ح۷۳.

(۱۲)حقیقة مصحف...:بحوالہ بصائر:ص۱۵۷، ۱۵۸، ح۱۹؛بحار:۲۶/۹۴.

(۱۳)حقیقة مصحف...:بحوالہ بصائر:ص۱۶۱، ح۳۳، بحار:۲۶/۴۸، ۴۹، ح۹۲.

(۱۴)دلائل الامامة:محمدؒ بن جریرؒ بن رستمؒ طبری:ص۲۷، ۲۸؛دلائل الزہراء(علیہا السلام):طبریؒ (سابق)ص۶۶تا۶۸، خبر مصحفها [فاطمة علیها السلام](۳۴/۳۴)

(۱۵)الف:حقیقة مصحف...:ص۷۹، بحوالہ رجال نجاشیؒ:۱/۳۰۲، ۳۰۳.

ب:آینۂ پژوہش شمارہ۷۵سال ۱۳۸۱ ش:ص۵، بحوالہ رجال نجاشیؒ:۱/۳۰۲.

(۱۶)حقیقة مصحف...:ص۷۹، ۸۰، بحوالہ رجال نجاشیؒ، ۱/۳۰۳.

(۱۷)حقیقة مصحف...:ص۸۰، بحوالہ معجم رجال الحدیث:آقائے خوئیؒ، ۴/۱۱۷.

ب:آینۂ پژوہش شمارہ۷۵سال ۱۳۸۱ ش:ص۵، بحوالہ الرجال:غضائری:ص۴۸.

(۱۸)حقیقة مصحف...:بحوالہ رجال نجاشیؒ:۲/۲۴۳، ۲۴۴؛معجم رجال حدیث:آقائے خوئیؒ، ۴/۱۱۸.

(۱۹)حقیقة مصحف...:بحوالہ معجم رجال حدیث:۴/۱۱۸.

(۲۰)بحار:۱/۳۹، ۴۰.

(۲۱)حقیقة مصحف...:ص۸۱، بحوالہ بصائر:ص۱۵۲، ح۳؛بحار:۲۶/۳۹، ح۷۰؛وافی:۲/۵۷۹، ۵۸۰.

(۲۲)الف:بحار:۲۶/۴۴، ح۷۷، باب(۱)جهات علومهم(ع) بحوالہ بصائر:ص۴۳، وج ۴۳/۸۰، ح۶۸، باب(۳)مناقبها[فاطمه علیها السلام]...بحوالہ بصائر، وج۴۷/۶۵، ح۷، باب(۵)معجزاته[صادق علیه السلام]...بحوالہ بصائر:۳/۴۲، باب۱۴.

ب: اصول کافی: ۱/۲۴۰، ح ۲، کتاب الحجة باب فیه ذکر الصحیفة... ومصحف فاطمة(علیها السلام)

ج: وافی: ۲/۵۸۰، ح ۱۱۳۷_۲ باب (۸۰)

د: حقیقة مصحف... فصل ۶ ص ۸۲، بحوالہ کافی: ۱/۲۴۵، ح ۲؛ بصائر: ص ۱۵۷، ح ۱۸؛ بحار: ۲۲/۵۴۵، ح ۶۲ ...

(۲۳) حقیقة مصحف...: ص ۸۳، بحوالہ بحار: ۲۶/۴۳، ح ۷۵؛ بصائر: ص ۱۵۷، ح ۱۷.

(۲۴) الف: بحار: ۲۲/۵۴۵، ۵۴۶، ح ۶۳، باب (۲) وفاته وغسله...(ص) بحوالہ کافی: ۱/۲۴۱، وج ۲۶/۴۱، ح ۷۲، باب (۱) بحوالہ بصائر: ص ۴۲، وج ۴۳/۷۹، ح ۶۷، باب (۳) مناقبها [فاطمة علیها السلام] بحوالہ بصائر و کافی: ۱/۲۴۱، وص ۱۹۴، ۱۹۵، ح ۲۲، باب (۷) ما وقع علیها من الظلم.. بحوالہ کافی.

ب: اصول کافی: ۱/۲۴۱، ح ۵، کتاب الحجة باب فیه ذکر الصحیفة... ومصحف فاطمة(علیها السلام)

ج: وافی: ۲/۵۸۱، ح ۱۱۳۸_۳، باب (۸۰)

د: حقیقة مصحف...: ص ۸۳، بحوالہ کافی: ۱/۲۴۱، ح ۵؛ بصائر: ص ۱۵۳، ۱۵۴، ح ۶_ مناقب: ۳/۳۳۷.

(۲۵) الف: بحار: ۲۶/۳۶، ح ۸۴، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳، وج ۲۶/۴۸، ۴۹، ح ۹۲، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۴.

ب: حقیقة مصحف...: برکات، ص ۸۴، فصل ۳، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۷، ۱۵۸، ح ۱۹، بحار: ۲۶/۳۶، ح ۹۴.

(۲۶) الف: بحار: ۲۶/۴۰، ۴۱، ح ۷۱، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر؛ وج ۴۷/۲۷۱، ح ۳، باب (۹) احوال اقربائه [صادق (علیه السلام)] بحوالہ بصائر: ۳/۴۱، باب ۱۴.

ب: حقیقة مصحف...: ص ۸۴، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۳، ح ۵...

(۲۷) حقیقة مصحف...: ص ۸۷، بحوالہ اعیان الشیعہ: ۱/۳۱۴.

(۲۸) حقیقة مصحف...: بحوالہ بحار: ۲۶/۴۲.

(۲۹) حقیقة مصحف...: ص ۸۸ تا ۹۰.

(۳۰)حقیقۃ مصحف...:ص۹۰،بحوالہ بحار:۵۹/۳۲۲۔

(۳۱)حقیقۃ مصحف...:ص۹۳،بحوالہ بصائر:۱۵۵،۱۵۶،ح۱۴؛بحار:۲۶/۴۱،۴۲،ح۷۳۔

(۳۲)حقیقۃ مصحف...:بحوالہ بصائر:ص۱۵۴،ح۹؛بحار:۲۶/۴۵،ح۸۰۔

(۳۳)حقیقۃ مصحف...:بحوالہ بصائر:ص۱۵۱؛بحار:۲۶/۳۸،ح۶۹،وج۴۷/۲۷۰،۲۷۱،ح۲۔

(۳۴)حقیقۃ مصحف...:بحوالہ بصائر:ص۱۵۰،۱۵۱،ح۱؛اصول کافی:۱/۲۴۰،ح۳؛بحار:

۳۷/۳۸،ح۶۸؛وافی:۲/۵۸۲؛حقیقۃ الجفر:برکات،ص۴۶۔

(۳۵)حقیقۃ مصحف...:ص۹۴،بحوالہ بصائر:ص۱۵۴،ح۸؛بحار:۲۶/۴۵،ح۷۹۔

(۳۶)حقیقۃ مصحف...:بحوالہ بصائر:ص۱۵۹،ح۲۷؛بحار:۲۶/۴۸،ح۸۹۔

(۳۷)حقیقۃ مصحف...:بحوالہ بصائر:۱۵۳؛بحار:۴۷/۲۷۱،ح۳ومثلہ ص۲۷۲،ح۴۔

(۳۸)حقیقۃ مصحف...:بحوالہ بصائر:ص۱۵۷،۱۵۸،ح۱۹؛بحار:۲۶/۴۶،ح۸۴۔

(۳۹)حقیقۃ مصحف...:ص۹۴،۹۵،بحوالہ بصائر:ص۱۵۲،ح۳؛اصول کافی:۱/۲۳۹،ح۱؛

بحار:۲۶/۳۹،ح۱۰؛وافی:۲/۵۷۵،۵۸۰۔

(۴۰)بحار:۳۷/۱۷۶،ح۶۳،باب(۵۲)اخبار الغدیر...بحوالہ کنز الفوائد:کراجکیؒ؛برہان:

۴/۳۸۱،۳۸۲؛کافی:۸/۵۸،ح۱۸۔حقیقۃ مصحف...:ص۹۵،بحوالہ بحار:۳۷/۱۷۶،ح۶۳۔

(۴۱)حقیقۃ مصحف...:ص۹۵،بحوالہ معجم رجال الحدیث:۱۶/۱۲۷۔

(۴۲)الف:حقیقۃ مصحف...:بحوالہ رجال نجاشیؒ:۲/۲۶۹،نمبر۹۸۸۔

ب:آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ش:ص۱۰،بحوالہ رجال نجاشیؒ:۲/۲۶۹(طبع قم،۳۶۵)۔

(۴۳)الف:حقیقۃ مصحف...:بحوالہ معجم رجال الحدیث:۱۶/۱۲۷۔

ب:آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ش:ص۱۰،بحوالہ الرجال:ابن غضائری:ص۹۱۔

(۴۴)حقیقۃ مصحف...:ص۹۸،بحوالہ اصول کافی:۱/۲۴۰،ح۲؛بصائر:ص۱۵۷،ح۱۸؛

بحار:۲۶/۴۴، ح۷۷، وج ۲۲/۵۴۵، ح ۶۲، وج ۲۳/۸۰، ح ۶۸؛ وافی: ۲/۵۸۰، ۵۸۱.

(۴۵) حقیقة مصحف...: بحوالہ دراسات فی الکافی والصحیح: ص۲۹۵.

(۴۶) حقیقة مصحف...: بحوالہ گزشتہ: ص۲۹۵، ۲۹۶.

(۴۷) الف: بحار: ۲۶/۳۷، ح ۶۸، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر.

ب: کافی: ۱/۲۴۰، ح۳، کتاب الحجة، باب فیه ذکر الصحیفة... ومصحف فاطمة (علیها السلام).

ج: وافی: ۲/۵۸۲، ح۱۱۴۰ـ۵، باب (۸۰)

د: حقیقة مصحف...: ص۹۹، بحوالہ اصول کافی: ۱/۲۴۰، ح۳؛ بصائر: ص۱۵۰، ۱۵۱، ح۱؛ بحار: ۲۶/۳۷، ح۶۸.

(۴۸) آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص۱۲، بحوالہ مرآة العقول: ۳/۵۷.

(۴۹) الف: رنجہائے حضرت زہراء علیہا السلام: مرتضیٰ عاملی: ص۹۹، ۱۰۰.

ب: آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص۱۲، بحوالہ ماساة الزہراء علیہا السلام: ۱/۱۰۹، مذکورہ روایت دیکھئے: بصائر الدرجات: ص۱۵۶ـ۱۵۴ و بحار الانوار: ۲۷/۲۷۱.

(۵۰) الف: بحار: ۲۵/۱۱۶، ۱۱۷، ح۱، باب (۴) جامع فی صفات الامام و شرائط الامامة، بحوالہ معانی الاخبار: ص۳۵؛ خصال: ۲/۱۰۵، ۱۰۶؛ عیون: ص۱۱۸، ۱۱۹.

ب: حقیقة مصحف...: ص۱۰۰، بحوالہ معانی الاخبار: ص۱۰۲، ۱۰۳؛ خصال: ۲/۵۲۷؛ عیون: ۱/۲۱۲، ۲۱۳، ح۱؛ بحار: ۲۵/۱۱۶، ح۱؛ حقیقة الجفر عند الشیعة: ص۸۹.

(۵۱) حقیقة مصحف...: بحوالہ اعیان الشیعہ: ۱/۳۱۴، ۳۱۵.

(۵۲) آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص۱۳، بحوالہ حوار مع فضل اللہ حول الزہراء: سید ہاشم ہاشمی: ص۱۸۱.

(۵۳) حقیقة مصحف...: ص۱۰۱.

(۵۴) حقیقة مصحف...: ص۱۰۲، ۱۰۳، بحوالہ اصول کافی: ۱/۲۴۱، ح۵؛ بصائر: ص۱۵۳، ۱۵۴، ح۶؛ بحار:

۲۶/۴۱، ح ۷۲، وج ۲۲/۵۴۵، ۵۴۶، ح ۶۳، وج ۴۳/۷۹، ح ۶۷و ص ۱۹۴، ۱۹۵، ح ۲۲؛ مناقب: ۳/۳۳۷.

(۵۵) حقیقة مصحف... : ص ۱۰۳، بحوالہ بحار: ۲۶/۱۸، ح ۱؛ روضة الواعظین: قتالؒ، ۱/۲۱۱.

(۵۶) حقیقة مصحف... : بحوالہ اصول کافی: ۱/۲۴۰، ح ۲؛ بصائر: ص ۱۵۷، ح ۱۸؛ بحار: ۲۶/۴۴، وج ۲۲/۵۴۵، ح ۶۲، وج ۴۳/۸۰، ح ۶۸؛ وافی: ۲/۵۸۰، ۵۸۱.

(۵۷) اصول کافی: باترجمہ وشرح مصطفوی: ۱/۳۴۶، ۳۴۷.

(۵۸) حقیقة مصحف... : ص ۱۰۴، بحوالہ بحار: ۴۷/۳۲.

(۵۹) حقیقة مصحف... : بحوالہ بحار: ۲۶/۱۸، ح ۱؛ روضة الواعظین: ۱/۲۱۱.

(۶۰) الف: کافی: ۱/۲۴۱، باب فیه ذِکر... و مصحف فاطمه (علیها السلام) ح ۸؛ اصول کافی باترجمہ وشرح: مصطفوی: ۱/۳۵۰.

ب: وافی: ۲/۵۸۴، ح ۱۱۴۳ـ۸، باب (۸۰)

ج: حقیقة مصحف... فصل ۳، ص ۱۰۴، بحوالہ اصول کافی: ۱/۲۴۲، ح ۸؛ علل الشرائع: ص ۲۰۷، ح ۷؛ وافی: ۲/۵۸۴... .

(۶۱) اصول کافی باترجمہ وشرح: ۱/۳۵۰.

(۶۲) حقیقة مصحف... : ص ۱۰۵، بحوالہ اصول کافی: ۱/۲۴۱، ح ۴؛ بصائر: ص ۱۵۷، ح ۱۶؛ وافی: ۲/۵۸۳؛ حقیقة الجفر... : ص ۲۲۶.

(۶۳) حقیقة مصحف... : ص ۱۰۸، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۲، ح ۳؛ اصول کافی: ۱/۲۳۹، ح ۸؛ بحار: ۲۶/۳۹، ح ۱۰؛ وافی: ۲/۵۷۹، ۵۸۰.

(۶۴) اصول کافی باترجمہ وشرح: مصطفوی، ۱/۳۴۶.

(۶۵) سورۂ توبہ: ۹/۸۰.

(۶۶) حقیقة مصحف... : ص ۱۰۸، ۱۰۹.

(٦٧) **وحی به غیر انبیاء**: (الف) وحی بہ آسمان: ۱۰/۴۱ (ب) وحی بہ حواریین: ۱۱۱/۵ (ج) وحی بہ فرشتگان: ۱۲/۸ (د) وحی بہ زنبور عسل: ۶۸/۱۶ (ہ) وحی بہ مادر موسیٰ علیہ السلام: ۶/۲۸ (و) وحی بہ مادر موسیٰ علیہ السلام: ۳۹/۲۰.

تکلم ملائکه با غیر انبیاء: (الف) با مریم (علیہا السلام): ۴۲/۳ (ب) با مریم (علیہا السلام): ۱۹/۲۰ (ج) با زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام: ۷۳،۷۰/۱۱ (د) با مادر موسیٰ علیہ السلام: ۷/۲۸، اسی کتاب میں اس موضوع کے متعلق اس کے بعد چھٹے باب میں اس طرح کی آیات کریمہ سے مفصل طور پر بحث کی گئی ہے اسی لئے یہاں پر کتاب آقائے قزوینیؒ کے صرف حوالوں پر اکتفاء کی گئی ہے۔

(٦٨) **فاطمة الزهراء (علیها السلام) از ولادت تا شهادت**: آیت اللہ سید قزوینیؒ (علی کرمی) بخش سوم، ص ۱۵۰ تا ۱۵۵.

(٦٩) **حقيقة مصحف**...: ص ۱۱۱، بحوالہ **سيرة الائمة الاثنى عشر**: سید ہاشم حسینیؒ: ۹۶/۱، ۹۷.

باب ششم (٦) کے حوالے و حواشی

(۱) سورۂ مائدہ: ۱۱۱/۵.

(۲) سورۂ طٰہٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): ۳۸/۲۰.

(۳) سورۂ قصص: ۷/۲۸.

(۴) سورۂ نحل: ۶۸/۱۶.

(۵) سورۂ فصلت: ۱۲/۴۱. (ترجمہ علامہ جوادیؒ)

(٦) سورۂ زلزال: ۹۹/۱ تا ۵.

(۷) کافی: ۱۸۶/۱، ۱۸۷، ح ۲، **باب فيه ذكر الصحيفة... ومصحف فاطمه (عليها السلام)**

(۸)حلیۃ الاولیاء:۲/۲۱۹؛اعیان الشیعہ :۱/۳۰۷؛صحیح بخاری:مناقب قرابۃ رسول الله(صلی الله علیه و آله وسلم) ومناقب فاطمه(علیها السلام).

(۹)بیت الاحزان:محدث قمی(مترجم فارسی:اشتہاردی)بخش چہارم؛ص۲۲۲تا۲۲۸.

(۱۰)ناسخ التواریخ:زندگانی حضرت زہراءعلیہا السلام:۱۹۳/۳،۱۹۵،۱۹۶،۲۰۱.

(۱۱)سورۂ تحریم:۶/۶۶.

(۱۲)تفسیر نمونہ:۱۷۴/۱۸.(سورۂ انبیاء:۲۱/۲۷)

(۱۳)سورۂ آل عمران(ع):۴۲/۳،۴۳.

(۱۴)سورۂ آل عمران:(ع)۴۵/۳.

(۱۵)سورۂ مریم(ع):۱۶/۱۹تا۱۹.

(۱۶)سورۂ ہود(ع):۶۹/۱۱تا۷۳.

(۱۷)سورۂ ذاریات:۲۴/۵۱تا۳۰.

(۱۸)الف:الغدیر:علامہ امینیؒ:۶۷/۵تا۸۰(عنوان سوم)طبع،اول مرکز الغدیر قم مقدسہ ایران.

ب:بحار:۶۶/۲۶،وج۱۴۰/۴۰،۱۴۲،ح۴۰،۴۱،۴۳،۴۴،بحوالہ الغدیر:۷۷/۵،حاشیہ نمبر(۱)

(۱۹)حقیقة مصحف فاطمه(علیها السلام):فصل ٦،ص١٦٨،بحوالہ صحیح مسلم:۲۴۴/۲،ح۲۳۹۸؛الجامع الصحیح:ترمذی،۵۰/۵،اس کے آخر میں ابوعیسیٰ نے کہا:"یہ حدیث صحیح ہے"؛الغدیر:۴۳/۵؛صفة الصفوة:ابن جوزی،۱۰۵/۱.

(۲۰)حقیقة...:بحوالہ بخاری:۲۴۱/۴،ح۳۶۸۹،وج۱۷۹/۴،ح۳۴۶۹وفیه:فانه عمر بن الخطاب؛فتح الباری:عسقلانی،۳۹/۷؛ارشادالساری:قسطلانی،۱۰۳/۶؛الغدیر:۴۲/۵؛مصابیح السنة:بغوی،۲۷۰/۲؛طرح التثریب:عراقی،۸۸/۱.

(۲۱)حقیقة...:ص۱۶۹،بحوالہ ارشادالساری:۱۰۳/۶.

(۲۲) حقیقة...: ص ۱۷۰، بحوالہ المصاحف: ص ٦.

(۲۳) حقیقة...: بحوالہ طبقات الکبریٰ: ابن سعد، ۲۸۸/۴؛ معجم الکبیر: طبرانی، ۱۰۷/۱۸.

(۲۴) حقیقة...: ص ۱۷۱، بحوالہ الاصابہ: عسقلانی، ۲۶/۳.

(۲۵) الغدیر: ۲/۵ ۷، بحوالہ فتح الباری: ابن حجر، ۴۰/۷.

(۲٦) مصابیح الانوار: ۴۳۴/۱، حدیث نمبر ۸۳.

(۲۷) الغدیر: ٦/۵ ۷، مرکز الغدیر قم طبع، اول، بحوالہ امالی شیخ الطائفہ طوسیؒ: ص ۴۰۷، ۴۰۸، ح ۹۱۴، ۹۱٦.

(۲۸) حقیقة...: ص ۱۷۳.

(۲۹) الغدیر: ۸/۵ ۷ (بالقاف، القصیمی) طبع اول ۱۴۱٦ھ، ق، مرکز الغدیر قم.

(۳۰) حقیقة...: ص ۱٦۴، بحوالہ الصراع بین الاسلام و الوثنیة: عبداللہ عصیمی، ص ۳۵، ۳٦، ۳۷، طبع قاہرہ ۱۳۵٦ منشورات مطبعة السلفیة.

(۳۱) حقیقة...: ص ۱٦۷، بحوالہ قصص الانبیاء: ابن کثیر، ۳٦۱/۲.

(۳۲) فاطمة الزہراء (علیہا السلام) بخش دوم، موضوع نہم، ص ۷۹.

(۳۳) الکشکول... ص ۸۲، منشورات رضی قم ایران، طبع اول ۱۳۷۲ھ، ق)

(۳۴) کشکول: منتظری یزدی، ٦/۲.

(۳۵) کفایة الواعظین: حسینی، ۱۴۱/۱، بحوالہ الکنیٰ و الالقاب: ۱۷۷/۱.

(۳٦) ابو ہریرہ: موسوی عاملیؒ، بخاری نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کی ہے: (۱) لقد کان... فعمر. (صحیح بخاری: ۱۹۴/۲، باب مناقب عمر)۔ (۲) انه قد کان... فانه عمر بن الخطاب. (بخاری: ۱۷۱/۲)؛ مناقب نسائی.

(۳۷) ابو ہریرہ و احادیث ساختگی: فصل ۱۱، کیفیت احادیث ابو ہریرہ، ح ۱۹۷، گفتگوئے فرشتگان با عمر، ص ۱۵۸ تا ۱٦۰.

اس دور میں انسان جتنا زیادہ بےچین اور پریشان ہے کسی دور میں نہیں تھا...
''دورِ علم'' میں سکون واطمینان اور امن وامان کا فقدان کیوں ہے؟... تمام آسائشوں کے باوجود ''آج کی دنیا'' بےچین کیوں ہے؟ اس لئے کہ ''علم'' پر ہوا وہوس کی حکومت کارفرما ہے جب علم پر عقل کی فرمانروائی ہوتی ہے تب علم کی راہنمائی درست راہوں کی طرف ہوتی ہے.

معصومین علیہم السلام کی مقدس زبانوں نے اسے ''علم صحیح'' سے تعبیر کیا ہے صدیوں پہلے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا تھا: **شرقا وغربا لم تجد علما صحیحا الّا شیئا یخرج من عندنا اهل البیت** : چاہے مشرق میں جاؤ چاہے مغرب میں تم کو ہم اہل بیتؑ کے سوا کہیں علم صحیح نہیں ملے گا.
یہ وہی علم صحیح ہے جو ''آدمی'' کو ''انسان'' بناتا ہے ایسا انسان جو عقل کے تابع ہوتا ہے، ہوا وہوس، خودخواہی اور جاہ طلبی کے نہیں، ہمیں بالکل مرعوب نہیں ہونا چاہئے کہ یہ ترقی اور علم کا دور ہے، جس دور میں انسان کی ''عقل'' اسیر ہوا اس دور میں علم کہاں آزاد ہوسکتا ہے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی نے پوچھا: **ما العقل**؟ مولا! عقل کیا چیز ہے؟ حضرت نے ارشاد فرمایا: **ما عبد به الرحمٰن واکتسب به الجنان** یعنی جس سے خدا کی عبادت کی جائے اور جنت حاصل کی جائے.

راوی نے حیران ہوکر عرض کیا: تو پھر امیر شام کے پاس کیا چیز تھی (عقل نہیں

(۳۸) ابوہریرہ.... فصل ۱۰، کیت احادیث او [ابوہریرہ] ص ۵۹، بحوالہ شرح قسطلانی بر صحیح بخاری: ۲۱۲/۱.

(۳۹) ابوہریرہ.... فصل ۷، روزگار معاویہ: ص ۴۶.

(۴۰) الغدیر: جلد دہم (فارسی) انتشارارت دانشگاہ پیام، والغدیر: جلد پنجم (عربی) طبع، جدید مرکز الغدیر.

(۴۱) تالیف: علامہ سید شرف الدین عاملیؒ، ترجمہ آقائے میرزائی، انتشارات ہجرت قم ایران.

(۴۲) الغدیر: (فارسی) ۱۳۹/۱۰.

(۴۳) الغدیر: (فارسی) ص ۲۷۷.

(۴۴) الغدیر: (عربی) ۵۰۳/۵، بحوالہ میزان الاعتدال: ذہبی، ۶۶۱/۱، نمبر (۲۵۴۵).

(۴۵) الغدیر: (فارسی) ۱۷۷/۱۰، عدد ۳۷، بحوالہ المیزان: ۳۱۰/۱.

(۴۶) الغدیر: (فارسی) ۲۰۱/۱۰.

(۴۷) کشکول اظہری: ۹۳/۵، نمبر ۲۱۶، بحوالہ مردان علم در میدان عمل: حسینی، ۴۴۰/۱.

(۴۸) کشکول اظہری: ۵۹/۵، نمبر ۸۵، بحوالہ منتخب التواریخ: ص ۵۰۶؛ روضات الجنات: ۱۹۸/۳، نمبر ۲۷۳؛ ریاض الانس: ۱۲۵/۲، تتمہ: ص ۵۵۸.

(۴۹) کشکول اظہری: ۸۲/۵، نمبر ۱۷۸، بحوالہ فاکہۃ الظرفاء: ۴۷۸/۱؛ گنجینۂ دانشمندان: ۳۵/۱، ۳۶، آقائے شریف رازیؒ نے ان اشعار کو خواجہ معین الدین چشتی کی طرف منسوب کیا ہے.

(۵۰) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) از ولادت تا شہادت: آیت اللہ کاظم قزوینیؒ (مترجم فارسی: علی کرمی) ص ۱۴۹، بخش سوم.

(۵۱) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): علامہ امینیؒ، بخش دوم، موضوع نہم، ص ۶۸ تا ۷۱.

(۵۲) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): علامہ امینیؒ، بخش دوم.... .

(۵۳، ۵۴، ۵۵) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): علامہ امینیؒ، بخش دوم.... .

(۵۶) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): علامہ امینیؒ، بخش دوم.... .

(۵۷) الف: فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) بخش دوم، موضوع نہم، ص ۶۸ تا ۷۱۔

ب: آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ہ ش: ص ۱۷، بحوالہ علل الشرائع: ۱۸۲/۲؛ بحار: ۷۸/۴۳؛ اختصاص: ص ۳۲۹۔

(۵۸) مفاتیح الجنان: باب سوم، فصل سوم در زیارات حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و فاطمہ زہراء (علیہا السلام) و ائمہ بقیع (علیہم السلام)

(۵۹) ینابیع المودۃ: قندوزی، جزء دوم، ص ۴۸۵، باب ۹۳ (فی ذکر خلیفۃ النبی (ص)، بحوالہ المناقب۔

(۶۰) بحار: ۳۳۵/۲۶، باب ۸، ح ۱، بحوالہ ہائے اکمال، عیون، علل، موسسۃ الوفاء بیروت لبنان، طبع دوم ۱۴۰۳ ھ، ۱۹۸۳ء)

(۶۱) تفسیر کشاف: زمخشری، ۲۷۵/۱؛ تفسیر بیضاوی: ۱۷/۱۔

(۶۲) آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۳، ۴، بحوالہ صحیفۂ نور: ۲۷۹،۲۷۸/۱۹۔

باب ہفتم (۷) کے حوالے و حواشی

(۱) سورۂ اعلیٰ: ۱۹/۸۷۔

(۲) حقیقۃ مصحف فاطمۃ (علیہا السلام): فصل ۳، ص ۹۱۔

(۳) رنجہائے زہراء علیہا السلام۔ ترجمۂ ماساۃ الزہراء (علیہا السلام): مرتضیٰ عاملی، مترجم فارسی: محمد سپہری، بخش اول، فصل دوم، ص ۹۷، ۹۸۔

(۴) حقیقۃ... فصل ۷، ص ۱۸۱، بحوالہ اصول کافی: ۲۴۱/۱، ح ۵؛ بصائر: ص ۱۵۳، ۱۵۴، ح ۶؛ بحار: ۴۱/۲۶، ح ۷، وج ۵۴۵/۲۲، ۵۴۶، ح ۶۳، وج ۷۹/۴۳، ح ۶۷، وج ۱۹۴/۴۳، ۱۹۵، ح ۲۲؛ مناقب: ۳۳۷/۳ (اوردہ مختصراً)

(۵)حقیقة... :ص ۱۸۲،۱۸۱، بحوالہ کافی: ۲۴۵/۱،ح ۲؛ بصائر: ص ۱۵۷، ۱۸؛ بحار: ۴۴/۲۶،ح ۷۷،وج ۵۴۵/۲۲،ح ۶۲،وج ۸۰/۴۳،ح ۶۸.

(۶)حقیقة... : بحوالہ اصول کافی: ۲۴۱/۱،ح ۵؛ بصائر: ص ۱۵۳، ۱۵۴، ح ۶؛ بحار: ۴۱/۲۶،ح ۷،و ج ۵۴۵/۲۲،ح ۶۳،وج ۷۹/۴۳،ح ۶۷،وج ۱۹۴/۴۳، ۱۹۵،ح ۲۲؛ مناقب: ۳۳۷/۳؛ عوالم: ۴۴۷/۱.

(۷)حقیقة... : فصل ۶،ص ۱۷۳، بحوالہ سیرة الحلبیہ: حلبی، ۳۵۳/۳.

(۸)حقیقة... : ص ۱۷۴، بحوالہ گزشتہ.

(۹)حقیقة... : بحوالہ گزشتہ.

(۱۰)ارشاد: شیخ مفیدؒ باترجمہ وشرح محلاتی: ص ۲۶۷ تا ۲۷۱؛ باب ۱۳، دربیان شمہ اے از اخبار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام وسخنان آن بزرگوار.

نوٹ: اس حصہ میں قوسین کے درمیان کی ساری عبارتیں خود مذکورہ کتاب ''ارشاد'' ہی کی ہیں.

حقیقة... : فصل ۷،ص ۱۸۴ تا ۱۸۷، بحوالہ مقاتل الطالبین: ص ۲۰۵ تا ۲۰۸؛ ارشاد مفیدؒ: ص ۲۷۶، ۲۷۷؛ نورالابصار: ص ۸۳، ۸۴؛ بحار: ۲۶۷/۴۷، ۲۶۸،ح ۱۸؛ وج ۱۸۷/۴۶، ۱۸۹؛ اعلام الوریٰ: ص ۲۷۸، ۲۷۹.

(۱۱)الف: بحار: ۴۸/۲۶،ح ۹۱، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۴،وج ۱۵۶/۲۶،ح ۷، باب (۱۰) فی ان عندهم (ع) کتباً فیها اسماء الملوک... بحوالہ بصائر: ص ۴۶.

ب: حقیقة... : فصل ۷،ص ۱۸۸، بحوالہ بصائر: ص ۱۶۹،ح ۷؛ حقیقة الجفر...: ص ۲۳۲.

(۱۲)حقیقة... : ص ۱۸۸، بحوالہ بصائر: ص ۱۶۹،ح ۴؛ مناقب: ۴۹/۴.

(۱۳)الف: اصول کافی: ۲۴۱/۱، باب فیه ذکر... ومصحف فاطمة (علیها السلام) ح ۸.

ب: وافی: ۵۸۴/۲،ح ۱۱۴۳-۸، باب (۸۰)

ج: حقیقة... : فصل ۷،ص ۱۸۸، بحوالہ بصائر: ص ۱۶۹،ح ۳.

(۱۴)حقیقة... : فصل ۷،ص ۱۸۸، بحوالہ بصائر: ص ۱۶۹،ح ۲؛ حقیقة الجفر...: ص ۲۳۲.

(۱۵)الف: کافی:۲۴۲/۱، ح ۷، باب فیه ذکر الصحیفة...

ب: وافی:۵۸۴/۲، ح ۱۱۴۲-۷، باب (۸۰)

(۱۶)اصول کافی با ترجمہ وشرح: مصطفوی، ۳۴۹/۱.

(۱۷) آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۴، ۱۵، بحوالہ اقبال: ص ۸۷-۸۹.

(۱۸) آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۴، ۱۵، بحوالہ الغدیر: ۳۷۸/۳.

(۱۹) آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۵، بحوالہ مقاتل الطالبین: ص ۲۳۹.

(۲۰) آینۂ پژوہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۴، ۱۵، بحوالہ انساب الاشراف: ۹۸/۱، نیز دیکھئے: قیام ہائے شیعہ در عصر عباسی: محمد کاظمی پوران: ص ۹۹؛ سیرة رسول اللہ (ص) واہل بیتہ علیہم السلام: ۳۰۴/۲؛ موسوعة الامام الصادق علیہ السلام: باقر شریف قرشی: ۱۳۲/۷.

(۲۱) بصائر الدرجات: ص ۱۵۴ ح ۸.

(۲۲) حقیقة... فصل ۷، ص ۱۹۰، بحوالہ بحار: ۲۶/۴۷، ح ۸۶؛ بصائر: ص ۱۵۸، ح ۲۳؛ بحار: ۲۶/۴۷، ح ۸۶، باب (۱) جهات علومهم (ع). بحوالہ بصائر: ص ۴۳.

(۲۳) حقیقة... ص ۱۹۰، ۱۹۱، بحوالہ اصول کافی: ۲۴۰/۱، ح ۳؛ بحار: ۳۷/۲۶، ۳۸، ح ۶۸؛ بصائر: ص ۱۵۰، ۱۵۱، ح ۱.

(۲۴) بحار: ۴۰/۲۶، ۴۱، ح ۷۱ باب (۱) جهات علومهم (ع). بحوالہ بصائر؛ وج ۲۷۱/۴۷، ح ۳، باب (۹) احوال اقربائه (الصادق (علیه السلام)... بحوالہ بصائر: ۴۱/۳، باب ۱۴.

(۲۵) الف: بحار: ۴۵/۲۶، ح ۷۹، باب (۱) جهات علومهم (ع). بحوالہ بصائر: ص ۴۲.

ب: حقیقة... فصل ۷، ص ۱۹۱، بحوالہ بصائر: ص ۱۰۴، ح ۸.

(۲۶) مقدمہ میں اس کی تفصیل گزر چکی ہے.

(۲۷) حقیقة... ص ۱۹۳، ۱۹۴.

الف) باب ہشتم (۸) کے حوالے و حواشی

(۱) روایات مربوط بہ مصحف فاطمہ علیہا السلام (باأسناد)

(۱) بصائر الدرجات: ص۲۰۰، ح۲، جزء رابع، باب (۹)

(۲) الف: بحار: ۲۶/۲۱۱، ح۲۲، باب (۱۶) ما عندهم (ع) من سلاح رسول الله (صلی الله علیه و آله وسلم)... بحوالہ بصائر: ص۵۱.

ب: بصائر: ص۱۸۶، ح۴۷، جزء رابع باب (۴)

(۳) الف: بحار: ۲۶/۴۴، ح۷۷، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر: ص۴۳، بحار: ۴۳/۸۰، ح۶۸، باب (۳) مناقبها [فاطمة علیها السلام]... بحوالہ بصائر، بحار: ۴۷/۶۵، ح۷، باب (۵) معجزاته [الصادق علیه السلام]... بحوالہ بصائر: ۳/۴۲، باب (۱۴)

ب: کافی: ۱/۲۴۰، ح۲، کتاب الحجة، باب فیه ذکر الصحیفة... ومصحف فاطمة (علیها السلام)

ج: وافی: ۲/۵۸۰، ح۱۱۳۷-۲، باب (۸۰)

د: حقیقة مصحف... فصل ۶، ص۸۲، بحوالہ کافی: ۱/۲۴۵، ح۲؛ بصائر: ص۱۵۷، ح۱۸؛ بحار: ۲۲/۵۴۵، ح۶۲...

(۴) الف: بحار: ۲۲/۵۴۵، ۵۴۶، ح۶۳، باب۲، وفاته وغسله... (ص) بحوالہ کافی: ۱/۲۴۱ (محمد بن یحیٰ عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابن رئاب عن ابی عبیدة عن ابی عبد الله علیه السلام)، بحار: ۲۶/۴۱، ح۷۲، باب (۱) بحوالہ بصائر: ص۴۲ (بلا اختلاف)، بحار: ۴۳/۷۹، ح۶۷، باب (۳) مناقبها [فاطمة علیها السلام]... بحوالہ بصائر و کافی: ۱/۲۴۱، بحار: ۴۳/۱۹۴، ۱۹۵، ح۲۲، باب (۷) ما وقع علیها من الظلم... بحوالہ کافی.

ب: کافی: ۱/۲۴۱، ح ۵، کتاب الحجة باب فیه ذکر الصحیفة... ومصحف فاطمة(علیها السلام)؛ کافی: (باترجمہ مصطفوی): ۱/۳۴۸، ۳۴۹.

ج: وافی: ۲/۵۸۱، ح ۱۱۳۸-۳، باب(۸۰)

د: حقیقة مصحف... ص ۱۷، بحوالہ بحار (گزشتہ) ومناقب: ۳/۳۳۷(اوردہ مختصراً)؛

بصائر: ص ۱۵۳، ۱۵۴، ح ۶؛ عوالم العلوم: اصفہانی: ۱۱/۴۴۷.

(۵) الف: بحار: ۲۶/۴۳، ح ۷۶، باب(۱) جهات علومهم(ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳.

ب: کافی: ۱/۲۴۱، ح ۴، کتاب الحجة باب فیه ذکر الصحیفة ... ومصحف فاطمة (علیهاالسلام)

ج: وافی: ۲/۵۸۳، ح ۱۱۴۱-۶، باب(۸۰)

د: بصائر: ص ۱۵۷، ح ۱۶، جزء ثالث باب ۱۴.

(۶) بحار: ۲۶/۴۸، ح ۹۱، جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۴، بحار: ۲۶/۱۵۶، ح ۷، باب(۱۰) فی ان عندهم کتبا فیها اسمآء الملوک... بحوالہ بصائر: ص ۴۶.

(۷) الف: کافی: ۱/۲۴۱، باب فیه ذِکر... ومصحف فاطمة(علیها السلام) ح ۸.

ب: وافی: ۲/۵۸۴، ح ۱۱۴۳-۸، باب(۸۰)

ج: حقیقة مصحف... فصل ۳، ص ۱۰۴، بحوالہ اصول کافی: ۱/۲۴۲، ح ۸؛ علل الشرائع: ص ۲۰۷، ح ۷؛ وافی: ۲/۵۸۴... بصائر: ص ۱۶۹، ح ۳.

(۸) بصائر: ص ۱۵۴، ح ۸.

(۹) الف: بحار: ۲۶/۳۸، ۳۹، ح ۷۰، باب(۱) جهات علومهم(ع) بحوالہٗ بصائر: ۴۱، ۴۲.

ب: کافی: ۱/۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ح ۱، باب فیه ذکر الصحیفة... ومصحف فاطمة(علیها السلام)؛ اصول کافی باترجمہ شرح: ۱/۳۴۹.

ج: وافی: ۲/۵۷۹، ۵۸۰، ح ۱۱۳۶-۱، باب(۸۰) طبع اصفہان.

د: بصائر: ص ۱۵۲، ح ۳.

ہ: حقیقة مصحف... :ص ۶۹، ۷۰، بحوالہ ہائے بحار، کافی، وافی وبصائر: ص ۱۵۲، ح ۳؛ علم الامام: مظفرؒ ص ۳۸.

(۱۰) بحار: ۴۶/۲۶، ح ۸۴، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳، بحار: ۴۸/۲۶، ۴۹، ح ۹۲، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۴ [محمد بن الحسين عن احمد بن محمد عن علی بن الحكم عن ابان بن عثمان عن علی بن ابی حمزة عن ابی عبد الله (علیه السلام)

(۱۱) بحار: ۴۷/۲۶، ح ۸۶، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳.

(۱۲) الف: بحار: ۱۱۶/۲۵، ۱۱۷، ح ۱، باب ۴، جامع فی صفات الامام و شرائط الامامة، بحوالہ ہائے معانی الاخبار: ص ۳۵ والخصال: ۱۰۵/۲، ۱۰۶، وعیون الاخبار: ص ۱۱۸، ۱۱۹. (راجعها ففيها اختلافات لفظية)

ب: من لایحضره الفقیه: ۴۱۸/۴، ۴۱۹، ح ۵۹۱۴.

(۱۳) الف: بحار: ۳۷/۲۶، ح ۶۸، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر.

ب: کافی: ۲۴۰/۱، ح ۳، کتاب الحجة، باب فیه ذکر الصحیفة... ومصحف فاطمة (علیها السلام)؛ کافی: باترجمہ وشرح: ۳۴۷/۱.

ج: وافی: ۵۸۲/۲، ح ۱۱۴۰-۵، باب (۸۰)

(۱۴) بحار: ۴۲/۲۶، ۴۳، ح ۷۴، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۲، ۴۳، بحار: ۲۷۲/۴۷، ح ۴، باب (۹) احوال اقربائه [الصادق علیہ السلام] بحوالہ بصائر: ۴۱/۳، باب ۱۴.

(۱۵) بحار: ۴۸/۲۶، ح ۸۹، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳.

(۱۶) الف: بحار: ۱۸/۲۶، ح ۱، باب (۱) جهات علومهم (ع) ... بحوالہ ہائے ارشاد مفیدؒ: ص ۲۵۷، واحتجاج طبرسیؒ: ۲۰۳.

ب: ارشاد: مفیدؒ ۱۸۰/۲، باب ۱۲، باترجمہ وشرح: سید ہاشم رسولی انتشارات علمیہ اسلامیہ تہران ایران (۶/۷/۱۳۴۶، بدون ذکر سند)؛ ارشاد: مفید، باترجمۂ ہاشم رسولی: مجلد ۱-۲-۱۸۰، باب ۱۲، شرح حال

(۱۷) بحار: ۲۶/۴۱، ۴۲، ح ۷۳، باب (۱۳) نادر فی معرفتهم (ع)۔ بحوالہ بصائر: ص ۴۲۔

(۱۸) بحار: ۲۶/۳۸، ح ۶۹، باب (۱) جهات علومهم (ع)۔ بحوالہ بصائر: ص ۴۱۔

(۱۹) الف: بحار: ۴۷/۳۲، ح ۲۹، باب (۴) مکارم سیره [الصادق علیہ السلام]... بحوالہ مناقب: ۳/۳۷۴۔

ب: مناقب: ۴/۲۴۹، فصل فی علمه (بدون ذکر سند) انتشارات علامہ قم ایران۔

(۲۰) بحار: ۴۷/۲۷۱، ح ۲، باب (۹) احوال اقربائه [الصادق علیہ السلام]... بحوالہ بصائر:

۳/۴۰، باب ۱۴۔

(۲۱) الف: بحار: ۳۷/۱۷۶، ح ۶۳، باب (۵۲) اخبار الغدير... بحوالہ کنز الفوائد: کراجکیؒ، و

برہان: ۴/۳۸۱، ۳۸۲۔

ب: کافی: ۸/۵۸، ح ۱۸۔

(۲۲) الف: بحار: ۴۷/۲۶، ح ۲۶، باب (۴) مکارم سیره [الصادق علیہ السلام]... بحوالہ مناقب۔

ب: مناقب: ۴/۲۷۶، فصل فی معالی اموره (بدون ذکر سند) انتشارات علامہ قم ایران۔

(۲۳) الف: بحار: ۲۶/۴۰، ۴۱، ح ۷۱، باب (۱) جهات علومهم (ع)۔ بحوالہ بصائر: ص ۴۲، بحار:

۴۷/۲۷۱، ح ۳، باب (۹) احوال اقربائه [الصادق عليه السلام]... بحوالہ بصائر: ۳/۴۱، باب ۱۴۔

ب: حقيقة مصحف... فصل ۳، ص ۸۴، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۳، ح ۵... بحار: ۴۷/۲۷۱، ح ۳۔

(۲۴) بحار: ۲۶/۴۵، ح ۷۹، باب (۱) جهات علومهم (ع)۔ بحوالہ بصائر: ۴۲۔

(۲۵) بحار: ۲۶/۴۵، ح ۸۰، باب (۱) جهات علومهم (ع)۔ بحوالہ بصائر: ص ۴۲۔

(۲۶) الف: دلآئل الامامة: محمدؒ بن جریرؒ بن رستمؒ طبری: ص ۲۷، ۲۸۔

ب: دلآئل الزهرآء (علیہا السلام): طبریؒ، ص ۶۶ تا ۶۸ "خبر مصحفها" (۳۴/۳۳)

ج: مسند فاطمہ زہراء (علیہا السلام): شیخ الاسلامی: ص ۱۹۹، ۲۰۰۔

د: حقیقة مصحف... :ص ۱۰۶، ۱۰۷، بحوالہ دلائل :ص ۲۹، ۳۰.

ب) باب ہشتم (۸) کے حوالے و حواشی

(۲) روایات مربوط بہ فضائل حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام.

(۱) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) درکلام اہل سنت: سید مہدی ہاشمی: ص ۱۰۳، فصل ۶.

(۲) سہ صد وشصت (۳۶۰) داستان از فضائل، مصائب و کرامات حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام: عباس عزیزی: ص ۳۵ تا ۳۹.

(۳) جرعہ ای از کوثر: علی رضا سبحانی نسب: ص ۱۱۵، بحوالہ بحار: ۴۳/۱۰؛ امالی وعلل.

(۴) جرعہ ای از کوثر: علی رضا سبحانی نسب: ص ۱۱۵.

(۵) جرعہ ای از کوثر: علی رضا سبحانی نسب: ص ۲۴۷، فصل ۳ و فصل ۲، ص ۱۵۸ تا ۲۳۶. روایات کے مطابق (۴۵) القاب اور پھر فصل سوم میں علماء کی زبانی متعدد القاب بیان کئے گئے ہیں.

(۶) مجموعۂ زندگانی چہاردہ معصوم علیہم السلام مطبوعہ تہران ۱۳۳۰ ھ ش: ص ۳۹۰.

(۷) کشکول امینی یا کنز الافادہ فی بیوت العبادہ: ۱/۲۴۳.

(۸) جرعہ ای از کوثر: علی رضا سبحانی نسب: ص ۱۲۶، بحوالہ بحار: ۳۵/۴۵.

(۹) زندگانی حضرت فاطمہ علیہا السلام: محلاتیؒ ص ۴۷، بحوالہ بحار: ۴۳/۸۰ وفضائل الخمسہ من الصحاح الستہ: ج ۳؛ احقاق الحق: ۱۰/۲۷ تا ۱۱۵.

(۱۰) زندگانی حضرت فاطمہ علیہا السلام: محلاتیؒ ،ص ۴۷، بحوالہ ہائے مستدرک: ۳/۱۵۸؛ حلیۃ الاولیاء: ۲/۲۱۹، وج ۸/۳۱۵؛ صواعق: ص ۱۰۷؛ اعیان الشیعہ: ۱/۳۰۷۔ فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): علامہ امینیؒ، موضوع ۱۲، ص ۹۲.

(۱۱) زندگانی حضرت فاطمہ علیہا السلام: محلاتی، ص ۷۴، بحوالہ بحار: ۸۰/۴۳۔

(۱۲) زندگانی حضرت فاطمہ علیہا السلام: محلاتی، ص ۷۵، بحوالہ بحار: ۲۴/۴۳۔ فاطمۃ الزہرا (علیہا السلام): امینیؒ، ص ۵۵۔

(۱۳) زندگانی حضرت فاطمہ علیہا السلام: محلاتی، ص ۷۶، بحوالہ بحار: ۴۴/۴۳۔ فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): امینیؒ، موضوع ۱۴، ص ۱۰۳، بحوالہ جمع الجوامع: سیوطی۔

(۱۴) ترجمۂ بیت الاحزان: اشتہاردی، ص ۳۲۔

(۱۵) ترجمۂ بیت الاحزان: اشتہاردی، ص ۳۲۔

(۱۶) زندگانیٔ فاطمہ زہرا (علیہا السلام): عمادزادہ، ص ۲۱۲۔

(۱۷) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): امینیؒ، موضوع ۶، ص ۵۷۔

(۱۸) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): امینیؒ، موضوع ۱۰، ص ۷۷، بحوالہ تفسیر فرات بن ابراہیمؒ۔

(۱۹) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): امینیؒ، موضوع ۱۰، ص ۷۵، ۷۶۔

(۲۰) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): امینیؒ، موضوع ۱۲، ص ۹۲۔

(۲۱) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): امینیؒ، موضوع ۱۲، ص ۹۲۔

(۲۲) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): امینیؒ، موضوع ۱۲، ص ۹۴۔

(۲۳) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): امینیؒ، موضوع ۱۲، ص ۹۲۔

(۲۴) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): امینیؒ، موضوع ۱۴، ص ۱۰۳۔

(۲۵) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): امینیؒ، موضوع ۱۵، ص ۱۰۵۔

(۲۶) فضائل اہل بیت (علیہم السلام) از منابع اہل سنت: امین زادہ، بخش ۵، ص ۹۴، بحوالہ احقاق: ۵۳/۱۰۔

(۲۷) فضائل اہل بیت (علیہم السلام) از منابع اہل سنت: امین زادہ، بخش ۵، ص ۹۵، بحوالہ کنز العمال: ۱۰۷/۱۲، ۱۰۸، ح ۳۴۲۱۷۔

تھی)؟ حضرت نے فرمایا: نہیں! تلک النکراء و الشیطنة شبیه بالعقل لیست بالعقل: یہ ایک طرح کی تیزی، زرنگی اور شیطنت ہے جو عقل نہیں بلکہ عقل سے مشابہ ہے.

حضرت نے قیامت تک کے لئے عقل کو پرکھنے کا ایک جامع اور صحیح ترین اصول و معیار بتادیا کہ ہر ہوشیاری اور تیزی کو عقل نہ سمجھو اگر اس ہوشیاری کا رشتہ استواری کے ساتھ خدا سے ہے تو عقل ہے ورنہ شیطنت سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے.

آج کا یہ دور جس میں شیطنت اپنی معراج کو پہنچ رہی ہے، انسان آج سے زیادہ کبھی بھی خودفریبی اور خود پرستی میں مبتلا نہیں ہوا تھا جس دور کے علم کا کل خلاصہ ہی ہے ''خداپرستی'' کے بجائے خود پرستی، خودخواہی، تن آسانی اور جاہ طلبی... تحت الثریٰ سے ثریا تک آج انسان کی بھاگ دوڑ بس اسی کے لئے ہے وہ ''خدائی'' انسان کے بجائے ''خلائی'' انسان بننے کی فکر میں ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ اندر سے بالکل کھوکھلا ہے.

علمی دور وہ دور ہوگا جس میں عقل اور علم دونوں کو مکمل آزادی ہوگی اور ان پر ارباب ہوا و ہوس کا کوئی اختیار نہ ہوگا اور اس دور میں ''شیطنت'' کے بجائے ''حکمت'' کارفرما ہوگی جس دور کی بشارت حضرت امیرالمومنین علیہ السلام اپنے خاص لب و لہجے میں دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: و یسقون کأس

(۲۸) فضائل اہل بیت (علیہم السلام) از منابع اہل سنت: امین زادہ، بخش ۵، ص ۹۸، بحوالہ فضائل الخمسہ: ۱۲۴/۳۔

(۲۹) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۵۔

(۳۰) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۱۸، بحوالہ تاریخ بغداد: ۸۶/۵۔

(۳۱) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۱۸، بحوالہ نزہۃ المجالس: ۲۲۲/۲؛ مستدرک حاکم: ۱۶۱/۳۔

(۳۲) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۱۸، بحوالہ ذخائر العقبیٰ۔

(۳۳) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۲۱، بحوالہ فرائد السمطین: ۶۶/۲، باب ۱۵، ح ۳۹۰۔

(۳۴) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۲۱، بحوالہ کنز العمال: ۱۰۵/۱۲، ح ۳۴۲۰۸؛ نور الابصار: ص ۵۱ تا ۵۴۔

(۳۵) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۶۳، فصل ۶، بحوالہ کنز العمال: ۱۰۵/۱۲ تا ۱۱۲۔

(۳۶) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۱۰۰، بحوالہ ارجح المطالب۔

(۳۷) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۲۰۰، بحوالہ مستدرک حاکم: ۱۵۴/۳، ۱۵۵؛ خصائص نسائی: ص ۲۹؛ ذخائر العقبیٰ: ص ۳۵؛ ینابیع المودۃ: ص ۱۷۲، باب ۵۵؛ ریاض النضرہ۔

(۳۸) زندگانی فاطمہ زہرا (علیہا السلام): عماد زادہ، ص ۲۱۹، بحوالہ فصول المہمہ: ابن صباغ، ص ۱۲۸۔

(۳۹) زندگانی فاطمہ زہرا (علیہا السلام): عماد زادہ، ص ۲۲۱، بحوالہ شرف المؤید: ص ۵۸۔

(۴۰) بحار: ۱۸۰/۵۳۔

(۴۱) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): امینیؒ، موضوع ۱۵، ص ۱۰۶۔

ج) باب ہشتم (۸) کے حوالے و حواشی

(۳) روایات منقول از حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام

(۱) نہج الحیاۃ یا سخنان فرہنگ فاطمہ علیہا السلام: محمد دشتیؒ، ص ۱۹، ح (۱) بحوالہ ہائے مناقب: ۷۷/۲؛

بحار: ۱۰۳/۳۷، وج ۱۴۷/۹۳؛ احقاق الحق: ۳۲۳/۱۰، وج ۵۰/۱۸؛ تفسیر کشاف: ۳۰۳/۱... (۲۹ منابع)

(۲) نہج الحیاۃ... ص ۲۲، ح (۳)، بحوالہ ہائے بحار: ۳۰۳/۲۸؛ صحیح بخاری: ۵/۵، وج ۱۹۶/۶، باب ۱۲... (۳۲ منابع)

(۳) نہج الحیاۃ... ص ۵۴، ح (۲۹)، بحوالہ ہائے کنز العمال: ۲۲۲/۱۵، ح (۴۰۷۵۹)؛ عوالم العلوم: ۶۲۸/۱۱... (۵ منابع)

(۴) نہج الحیاۃ... ص ۵۶، ح (۳۱)، بحوالہ کنز العمال: ۳۳۹/۱۲، ح ۳۵۳۰۵۔ (۱ منبع)

(۵) نہج الحیاۃ... ص ۷۸، ح (۴۶)، بحوالہ بحار: ۳۰۳/۸، وج ۸۸/۴۳۔ (۱ منبع)

(۶) نہج الحیاۃ... ص ۸۷، ح (۵۰)، بحوالہ ہائے بحار: ۹۱/۴۳، وج ۳۸/۱۰۱... (۱۰ منابع)

(۷) نہج الحیاۃ... ص ۱۳۹، ح (۶۵)، بحوالہ ہائے بحار: ۳۲۲/۲۸، ۳۸۹...؛ عقد الفرید: ۶۳/۳، وج ۳۲۲/۲۸؛ الغدیر: ۷۸/۷...؛ الامامۃ والسیاسۃ: ۱۲/۱۳/۱-۱۴... (۱۷ منابع)

(۸) نہج الحیاۃ... بحوالہ گزشتہ از اول تا آخر، ح (۶۶)

(۹) نہج الحیاۃ... ص ۱۴۱، ح (۶۷)، بحوالہ بحار: ۱۸/۵ (طبع قدیم)۔ بحار: ۳۳۹/۲۸۔ (۱ منبع)

(۱۰) سورۂ شوریٰ: ۳۳/۴۲۔ نہج الحیاۃ... ص ۱۴۱، ۱۴۲، ح (۶۸)، بحوالہ بحار: ۱۸/۵ (طبع قدیم)... (۳ منبع)

(۱۱) نہج الحیاۃ... ص ۱۴۲، ۱۴۳، ح (۷۰)، بحوالہ بحار: ۴۷/۴۳؛ تاریخ یعقوبی: ۱۱۶/۲... (۱۱ منبع)

(۱۲) نہج الحیاۃ... ص ۱۴۸، ح (۷۶)، بحوالہ ذخائر العقبیٰ: ص ۵۳؛ کوکب دری: ۲۵۴/۱۔ (۳ منبع)

(۱۳) نہج الحیاۃ... ص ۲۰۵، ح (۱۱۸)، بحوالہ بحار: ۱۷۷/۴۳... (۷ منبع)

(۱۴) نہج الحیاۃ... ص ۱۵۳، ح (۳۸)، بحوالہ الغدیر: ۳۱۸/۲؛ نزہۃ المجالس: ۲۲۶/۲۔ (۲ منبع)

(۱۵) نہج الحیاۃ... ص ۲۰۵، ح (۱۱۸)، بحوالہ بحار: ۱۷۷/۴۳... (۷ منبع)

(۱۶) نہج الحیاۃ... ص ۱۱۹، بحوالہ احقاق: ۳۶۷/۱۰، وج ۱۲۹/۱۹... (۷ منبع)

(۱۷) نہج الحیاۃ... ص ۲۲۱، ۲۲۲، ح (۱۲۹)، بحوالہ الجنۃ العاصمہ: ص ۱۹۰؛ روض الفائق: ص ۲۵۵، ۳۱۴۔ (۲ منبع)

(۱۸) نہج الحیاۃ... ۲۲۳، ح (۱۳۱)، بحوالہ بحار: ۱۱۷/۴۳، ۱۳۳... (۴ منبع)

(۱۹) نہج الحیاۃ...:ص۳۱۴، ح(۲۰۰) بحوالہ زہرۃ آلریاض کوکب دری:۱/۲۵۳.(۱منبع)

(۲۰) نہج الحیاۃ...:ص۳۱۵، ح۲۰۱، بحوالہ بحار:۹.۷/۲۷، بیت الاحزان:ص۱۷۶... .(۳منبع)

(۲۱) نہج الحیاۃ...:ص۱۷۴،۱۷۵، ح(۹۹) بحوالہ صحیح مسلم:۱۹۰۴/۴، باب فضائل فاطمہ (علیہا السلام) صحیح بخاری:۲۴۸/۴، بحار:۵۳۶/۲۲... .(۹۷منبع)

(۲۲) نہج الحیاۃ...:ص۶۴، ح(۳۶) بحوالہ احقاق:۴۳۵/۱۰، مودۃ القربیٰ:ص۱۰۳.(۲منبع)

(۲۳) نہج الحیاۃ...:ص۲۳۲، ح(۱۴۰) بحوالہ بحار:۴۱/۲۸... .(۶منبع)

(۲۴) نہج الحیاۃ...:ص۱۰۲، ح(۵۷) خطبۂ اول در مسجد مدینۂ منورہ بحوالہ بحار:۱۵۸/۴۳؛ وسائل: ۱۴،۱۳/۱؛ احقاق:۲۹۶/۱۰،۳۰۴؛ صحیح مسلم:۷۲/۲... .(۶۴منبع)

(۲۵) نہج الحیاۃ...:ص۱۰۲، ح(۵۷) خطبۂ اول در مسجد مدینۂ منورہ، بحوالہ ہائے گزشتہ.

(۲۶) نہج الحیاۃ...:ص۱۰۲، ح(۵۷) خطبۂ اول در مسجد مدینۂ منورہ، بحوالہ ہائے گزشتہ.

(۲۷) نہج الحیاۃ...:ص۱۰۲، ح(۵۷) خطبۂ اول در مسجد مدینۂ منورہ، بحوالہ ہائے گزشتہ.

(۲۸) نہج الحیاۃ...:ص۱۰۲، ح(۵۷) خطبۂ اول در مسجد مدینۂ منورہ، بحوالہ ہائے گزشتہ.

(۲۹) نہج الحیاۃ...:ص۱۰۶، ح(۵۷) خطبۂ اول در مسجد مدینۂ منورہ، بحوالہ ہائے گزشتہ.

(۳۰) بیت الاحزان: محدث قمیؒ (مترجم فارسی: اشتہاردی):ص۴۱.

فہرست منابع

«الف»

۱۔ابوہریرہ واحادیث ساختگی: علامہ شرف الدین عاملی، مترجم فارسی: میرزائی، موسسہ انتشارات ہجرت قم ایران، طبع دوم زمستان ۱۳۷۶ھ ش۔

۲۔الارشاد فی معرفة حجج الله علی العباد (جلد ۲): شیخ الامة عَلَم الشیعة محمدؒ بن محمدؒ بن نعمانؒ ملقب به شیخ مفیدؒ [تلعُکبَری] باترجمہ وشرح: سید ہاشم رسولی محلاتی، طبع اوّل، ازویراست جدید دفتر نشر فرہنگ اسلامی تہران ایران ۱۳۷۸ھ ش۔

۳۔ارشاد (جلد۱۔۲):...شیخ مفیدؒ، باترجمہ وشرح: سید ہاشم رسوّلی، انتشارات علمیہ اسلامیہ تہران ایران۔(۱۳۴۶/۷/۶ شمسی)

۴۔اصول کافی: ثقة الاسلام ابوجعفر محمدؒ بن یعقوّب کلینی، باتصحیح وتعلیق: علی اکبر غفاریؒ، دارالاضواء بیروت لبنان ۱۹۸۵ء۔

۵۔اصول کافی (جلد۱):...کلینیؒ، باترجمہ: سید جواد مصطفوی، انتشارات علمیہ اسلامیہ تہران ایران ۱۳۸۹ھ ق۔

۶۔اقبالؔ اور مدحت آل عبا اطہار علیہم السلام: پروفیسر سید مطلوب علی زیدی مطلوبؔ ناشر: شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لیمیٹڈ پبلشرز ۱۹۹۔سرکلر روڈ چوک انارکلی لاہور نمبر ۲ طبع اوّل ۱۹۹۵ء۔

۷۔اقبالؔ در مدح محمدؐ وآل محمدؐ: سید احسن عمرانی، حق برادرز نئی انارکلی، لاہور طبع اوّل ۱۹۷۷ء۔

﴿ب﴾

۸۔ بحارالانوار (جلد۱): ملا محمد باقر علامہ مجلسیؒ، داراحیاء التراث عربی موسسہ الوفاء بیروت لبنان، طبع دوم ۱۹۸۳ء۔

۹۔ بحارلانوار (جلد۲۲):... باتعلیق: الحاج سید جواد علوی والحاج شیخ محمد آخوندی دار الکتب الاسلامیہ تہران ایران، ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ ق.

۱۰۔ بحارالانوار (جلد۲۳):... موسسۃ الوفاء بیروت لبنان، طبع دوم ۱۴۰۳ھ، ق ۱۹۸۳ء۔

۱۱۔ بحارالانوار (جلد۲۵):... باتعلیق: علوی وآخوندی، اسلامیہ تہران ایران، شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ ق.

۱۲۔ بحارالانوار (جلد۲۶):... باتعلیق: علوی وآخوندی، اسلامیہ تہران ایران، شوال المکرم ۱۳۸۸ھ ق.

۱۳۔ بحارالانوار (جلد۲۶):... داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان موسستہ الوفاء، طبع دوم ۱۹۸۳ء۔

۱۴۔ بحارالانوار (جلد۳۵):... باتعلیق: علوی وآخوندی، اسلامیہ تہران ایران، صفر الخیر ۱۳۸۰ھ ق.

۱۵۔ بحارالانوار (جلد۳۷):... باتصحیح وتحقیق: یحیٰی عابدی زنجانی وسید کاظم موسوی میاموی، اسلامیہ تہران ایران، جمادی الثانیہ ۱۳۸۰ھ ق. (تقریباً)

۱۶۔ بحارالانوار (جلد۴۳):... باتصحیح: محمد باقر بہبودی، اسلامیہ تہران ایران، ذوالحجہ الحرام ۱۳۹۱ھ ق.

۱۷۔ بحارالانوار (جلد۴۵):... داراحیاء التراث العربی موسستہ الوفاء بیروت لبنان، طبع دوم ۱۳۸۲ھ ق.

۱۸۔ بحارالانوار (جلد۴۷):... باتصحیح: محمد مہدی سید حسن خرسان، اسلامیہ تہران ایران، شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ.

۱۹۔ بصائرالدرجات فی فضائل آل محمد (علیہم السلام): شیخ محدث ابوجعفر محمدؒ بن حسنؒ بن فروّخ صفار قمی، باتصحیح وتعلیق: الحاج میرزا محسن کوچہ باغی تبریزی، منشورات مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفیؒ قم مقدسہ ایران ۱۴۰۴ھ ق.

۲۰۔ بیت الاحزان: حاج شیخ عباس محدث قمیؒ، مترجم فارسی: اشتہاردی.

﴿ت﴾

۲۱۔تالیفات شیعہ در شبہ قارۂ ہند: سید شہوار حسین نقوی امروہوی ہندی، انتشارات دلیل ما، قم خیابان معلم کوچہ نمبر ۲۹، پلاک ۴۴۸، طبع اوّل تابستان ۱۳۸۴ھ شمسی، رجب ۱۴۲۶ھ۔ (رحلی ۹۴۸ صفحات)

۲۲۔تتمۃ المنتہیٰ در تاریخ خلفاء وعلماء: ثقۃ المحدثین مرحوم حاج شیخ عباس قمیؒ، تحقیق: صادق حسن زادہ، انتشارات مومنین قم طبع اوّل ۱۳۸۰ھ ش۔ (وزیری ۷۳۴ص)

۲۳۔ترتیب کتاب العین(ج ۲): خلیل بن احمد فراهیدیؒ، تحقیق: الدکتور مهدی المخزومی و الدکتور ابراهیم السامرائی، تصحیح: الاستاذ اسعد الطیب، انتشارات اسوه(التابعة لمنظمة الاوقاف والامور الخیریة) طبع اوّل ۱۴۱۴ھ ق۔

۲۴۔تفسیر رَوح الجِنان و رُوح الجَنان (جلد۱): حسینؒ بن علیؒ خزاعی نیشاپوری معروف بہ شیخ ابوالفتوح رازی، اسلامیہ تہران ایران ۱۳۵۲ھ ش، باتصحیح وحواشی: حاج شعرانی وعلی اکبر غفاریؒ۔

۲۵۔تفسیر رَوض الجِنان و رَوح الجَنان فی تفسیر القرآن (جلد۱): شیخ ابوالفتوح رازیؒ (سابق) باتصحیح: ڈاکٹر یاحقی وڈاکٹر ناصح، ناشر: آستان قدس رضوی مشہد مقدس ایران ۱۳۷۱ھ ش۔

۲۶۔تفسیر عیاشی (جلد۱): محمدؒ بن مسعودؒ بن عیاش سلمیؒ سمرقندی، باتصحیح وتعلیق: سید ہاشم محلاتی مکتبہ علمیہ اسلامیہ تہران ایران (بغیر تاریخ)

۲۷۔تفسیر نمونہ (جلد۱۱): زیر نظر استاد محقق آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی، ناشر: دار الکتب الاسلامیہ تہران ایران، طبع ششم ۱۳۶۶ھ ش۔

۲۸۔تفسیر نمونہ (جلد۱۸):... آقائے مکارم شیرازی، اسلامیہ تہران ایران، طبع ششم زمستان ۱۳۶۸ھ ش۔

﴿ج﴾

۲۹۔جامع الاخبار: محمدؒ بن محمدؒ، نظامی پریس لکھنو ہندوستان ۱۳۴۴ھ ق۔

۳۰۔جرعہ ای از کوثر: علی رضا سبحانی نسب، چاپ نہضت قم ایران، طبع اول ۱۳۷۵ھ ش۔

۳۱۔جلوہ ہائے معرفت یا داستانہائے شنیدنی از کرامات علماء: عبدالرحمن باقرزادہ بابلی۔ موسسہ

مطبوعاتی دار الکتاب جزائری خیابان ارم قم ایران، طبع اول تابستان ۱۳۷۷ھ شمسی. (رقعی ۲۴۳ص)

﴿ح﴾

۳۲۔حقائقی مہم پیرامون قرآن کریم (ترجمۂ حقائق ہامہ: مرتضیٰ عاملی): اسلامی، جامعۂ مدرسین حوزۂ علمیہ قم ایران، طبع سوم پائیز ۱۳۷۷ھ ش.

۳۳۔حقیقة مصحف فاطمة (علیها السلام) عند الشیعة: اکرم برکات عاملی دام ظلہ (معاصر) دار الصفوہ بیروت لبنان، طبع اوّل، ۱۹۹۷ء ۱۴۱۸ھ ق. (مجلد ۲۷۰ صفحات وزیری)

﴿خ﴾

۳۴۔خطبۂ عاشورا در صبح عاشورا: (با حرکات و اعراب و ترجمہ) انتشارات میقات تہران ایران۔ بغیر تاریخ. (جیبی ۱۵ صفحہ)

﴿د﴾

۳۵۔دائرة المعارف قرآن ترجمہ الاتقان فی علوم القرآن: حافظ جلال الدین سیوطی، مترجم فارسی: ڈاکٹر محمد جعفر اسلامی، بنیاد علوم اسلامی چاپ دیبا تہران ایران، بہار ۱۳۶۲ھ ش.

۳۶۔دلائل الامامة: محدث شیخ ابو جعفر محمدؒ بن جریرؒ بن رستم طبریؒ (صغیر) منشورات رضی قم ایران، طبع سوم ۱۳۶۳ھ. (قطع وزیری)

۳۷۔دلائل الامامة:...طبریؒ (سابق) با تحقیق: قسم الدرسات الاسلامیہ موسسۃ البعثت قم ایران، طبع اوّل ۱۴۱۳ھ ق.

۳۸۔دلائل الزہرآء (علیہا السلام):...طبریؒ (سابق) موسسۃ الزہراء (علیہا السلام) طبع اوّل ۱۴۱۵ھ ق، اعداد و تصحیح: قسم الدراسات الاسلامیہ موسسۃ البعثت قم ایران.

﴿ذ﴾

۳۹۔الذریعة الی تصانیف الشیعة (جلد ۲۱): علامہ شیخ آقا بزرگ تہرانیؒ، دار الاضواء بیروت

لبنان، طبع دوم۔(بغیر تاریخ)

﴿ر﴾

۴۰۔رنجہائے حضرت زہرا(علیہا السلام)۔(ترجمہ ماساۃ الزہراء(علیہا السلام): سید مرتضی عاملی): اسلامی، جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم ایران، طبع سوم پائیز ۱۳۷۷ھ ش.

﴿ز﴾

۴۱۔زندگانی حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام: عمادزادہ اصفہانیؒ، کتابفروشی اسلام بازار شیرازی تہران ایران، طبع سوم (بغیر تاریخ ۱۳۴۳ھ ش، مقدمہ مؤلف)۔وزیری ۴۹۶ صفحات.

۴۲۔زندگانی حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام: سید ہاشم رسولی محلاتی، انتشارات علمیہ اسلامیہ تہران ایران، چاپ ۵۷/۸/۷ شمسی.

﴿س﴾

۴۳۔سہ صدو شصت (۳۶۰) داستان از فضائل، مصائب و کرامات حضرت فاطمہ زہراء(علیہا السلام): عباس عزیزی، انتشارات سلسلہ خیابان ارم قم ایران، طبع دوم آذر ماہ ۱۳۷۸ھ ش.

﴿ع﴾

۴۴۔عاشورا: سعید داودی و مہدی رستم نژاد، زیر نظر: آیت اللہ العظمٰی ناصر مکارم شیرازی، ناشر: مدرسۃ الامام علی علیہ السلام بن ابیطالب علیہ السلام قم ابتدائے خیابان شہداء کوئے آمار (۲۲) پلاک ۱۵، طبع اول ۱۳۸۴ھ شمسی.(وزیری ۶۲۴ص)

﴿غ﴾

۴۵۔الغدیر (جلد ۵): عبد الحسین علامہ امینیؒ، مرکز الغدیر للدراسات الاسلامیہ قم مقدسہ ایران، طبع اول ۱۴۱۶ھ ق.

۴۶۔الغدیر (ج ۱۰): مترجم فارسی: قربانی، انتشارات دانشگاہ پیام نور تہران ایران، طبع پنجم ۱۳۷۵ھ ق.

﴿ف﴾

۴۷۔فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): عبد الحسین علامہ امینیؒ صاحبِ کتاب معروف ''الغدیر''۔

۴۸۔فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) از ولادت تا شہادت (ترجمۂ فاطمة علیها السلام من المهد الی اللحد: آیت اللہ سید محمد کاظم قزوینی) مترجم فارسی: علی کرمی، نشر مرتضٰی قم ایران، با تجدید نظر و اضافات، طبع اول پائیز ۱۳۷۵ھ ش۔ (مجلد قطع وزیری)

۴۹۔فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: سید مہدی ہاشمی، انتشارات خُرم قم ایران، طبع اوّل ۱۳۷۶ھ شمسی۔

۵۰۔فاطمہ زہراء (علیہا السلام) شادمانیٔ دل پیامبرؐ (ترجمۂ فاطمة الزهرآء علیها السلام بهجة قلب مصطفیٰ (صلی الله علیه و آله وسلم): احمد رحمانی ہمدانی) مترجم فارسی: ڈاکٹر سید حسن افتخار زادہ سبزواری، دفتر تحقیقات و انتشارات بدر ایران، طبع سوم ۱۳۷۶ھ ش۔

۵۱۔فرہنگ بزرگ جامع نوین: احمد سیاحؒ، انتشارات اسلام تہران ایران، طبع ہیجد ہم ۱۳۷۵ھ ش۔

۵۲۔فرہنگ عمید: حسن عمید، موسسہ انتشارات امیر کبیر تہران ایران، طبع پنجم ۱۳۶۳ھ ش۔

۵۳۔فرہنگ معین: ڈاکٹر محمد معین استاد دانشگاہ تہران، موسسہ انتشارات امیر کبیر تہران ایران، طبع یازدہم ۱۳۷۶ھ ش۔

۵۴۔فرہنگ نظام: داعی الاسلام۔

۵۵۔فضائل اہل بیت (علیہم السلام) از منابع اہل سنت: محمد رضا امین زادہ، انتشارات در راہ حق قم ایران، طبع اول ۱۳۷۷ھ ش۔

﴿ق﴾

۵۶۔قرآن کریم: ترجمہ مرجع بزرگوار حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ العالی انتشارات مدرسہ امیر المومنین (علیہ السلام) قم مقدسہ ایران، طبع اوّل ۱۳۷۸/۴/۵ شمسی (جیبی)

۵۷۔قرآن کریم: ترجمہ مہدی الہیٰ قمشہ ائیؒ، دار الکتب الاسلامیہ تہران ایران، طبع اوّل ۵/۲۳/ ۱۳۷۳شمسی (قطع جیبی)

۵۸۔قرآن کریم: مترجم مولانا حافظ فرمان علی صاحب مرحومؒ ممتاز لافاضل جامعہ ناظمیہ لکھنؤ، ناشر: نظامی پریس لکھنؤ ہندوستان، طبع ۱۹۸۰ء۔

۵۹۔قرآن کریم: ترجمہ وتفسیر علامہ سید ذیشان حیدر جوادی (رضوان اللہ علیہ) پیش کش: الحاج قمر عباس (شارجہ) طبع جون ۱۹۹۹ء۔

﴿ک﴾

۶۰۔کتابنامہ حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا): ناصر الدین انصاری قمی، نشر امام علی علیہ السلام قم ایران، طبع اوّل زمستان ۱۳۶۹ھ شمسی (۸۰ص وزیری)

۶۱۔کرامات رضویہ (جلد اوّل): شیخ علی اکبر مروج الاسلام، چاپخانہ خراسان مشہد مقدس ایران، ۱۰ رجب ۱۳۸۴ھ، ق۔

۶۲۔کشکول اظہری: کرار حسین اظہری مبارک پوری، جلد پنجم۔ (فی الحال غیر مطبوع ہے)

۶۳۔کشکول امینی یا کنز الافادہ فی بیوت العبادہ (جلد اوّل): دانشمند عالی مقام شیخ اسد اللہ جابری انصاری امین الواعظینؒ (ڈزفولی) انتشارات اسلامیہ تہران ایران ۱۳۴۹ھ ق۔

۶۴۔الکشکول فیما جریٰ علیٰ آل الرّسول: سید حیدر حسینی آملیؒ، منشورات رضی قم ایران، طبع اول ۱۳۷۲ھ ق۔

۶۵۔کشکول منتظری (جلد۲) حاج شیخ محمد منتظری یزدی ابن سلمان زمان شیخ عبد الرسولؒ، موسسہ مطبوعاتی خزر تہران ایران، ۱۳۴۸/۱۲/۹ شمسی۔

۶۶۔کفایۃ الواعظین وھدایۃ القارئین: سید ابوالفضل حسینیؒ، طبع پنجم۔ (طبع قدیم)

﴿گ﴾

الحکمة بعد الصبوح: اس دور میں لوگ صبح و شام جام حکمت نوش کریں گے.

یہ دور اس وقت ہوگا جب مصلح بشر، بانی انقلاب اعظم، فرزند حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حجت خدا، وارثِ قرآن و مصحفِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ظہور ہوگا عجل اللہ تعالٰی فرجه الشریف وجعلنامن انصاره واعوانه.

یہ دور وہ دور ہوگا جب عقل اور علم کے باعث انسان کو ایسی حقیقی آزادی نصیب ہوگی کہ "اگر کوئی جوان عورت جواہرات سے بھرا ہوا صندوق لے کر بغداد سے شام تک سفر کرے گی تو کوئی شخص اسے غلط نگاہ سے نہیں دیکھے گا."

البتہ آج کے اس ہوا و ہوس، خود فریبی اور خود خواہی کے دور میں بھی کچھ ایسے افراد موجود ہیں جو خدا پرستی کے جذبے سے سرشار، قرآن کے الہامی و آفاقی پیغام کو مشعل راہ بنائے ہوئے انسانیت کی ڈگر پر قائم رہ کر صاحب قرآن اور قرآن کے حقیقی مفسرین ائمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات کو جو مختلف کتابوں کے علاوہ "مصحفِ فاطمہ علیہا السلام" نہج البلاغہ، صحیفہ علویہ، صحیفہ سجادیہ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی طرف منسوب ادعیہ کو جو اسلام کے امتیازات و افتخارات میں سے ہیں سرنامۂ عمل قرار دینا باعث صد افتخار سمجھتے ہیں.

پیش نظر کتاب "مصحفِ فاطمہ علیہا السلام" اپنے موضوع کے اعتبار سے یقیناً

۶۷۔ گنجینۂ دانشمندان (جلد اوّل): مورخ ودانشمند معاصر آقائے حاج شیخ محمد شریف رازی، کتابفروشی اسلامیہ تہران ایران ۱۳۵۲ھ شمسی۔

﴿ل﴾

۶۸۔ لسان العرب: علامہ ابن منظور افریقی مصری، دار صادر بیروت لبنان۔

۶۹۔ لغت نامہ دہخدا (جلد: ص۔ ضیم وجلد: مسعوذی۔ مکعب): محقق بزرگوار، کثیر الاطلاعات آقائے علی اکبر دہخدا، طبع ایران۔

﴿م﴾

۷۰۔ مجمع البحرین: فخر الدین طریحی نجفیؒ، کتابفروشی مصطفوی تہران ایران، با مقدمہ آیت اللہ مرعشی نجفیؒ، طبع ۱۳۳۹ھ، شمسی۔ (یک جلدی)

۷۱۔ مردان علم در میدان عمل (جلد۱): سید نعمت اللہ حسینی، طبع ایران۔

۷۲۔ مسند فاطمۃ الزھرآء (علیہا السلام): علامہ حجۃ الاسلام والمسلمین سید حسین شیخ الاسلامی تویسرکانی، با تعلیق: سید محمد جواد حسینی جلالی، ناشر: دار القرآن الکریم قم ایران، ۲۷ر رجب ۱۴۱۲ھ۔

۷۳۔ مصابیح الانوار (جلد اوّل): علامہ شبرؒ، انتشارات بصیرتی خیابان ارم قم ایران (بغیر تاریخ)

۷۴۔ المصباح المنیر: علامہ فیومی، طبع مصر ۳۰ر رجب ۱۳۶۹ھ، ق۔

۷۵۔ مصحف امام علی (علیہ السلام): سید محمد ایازی، وزارت فرہنگ وارشاد اسلامی تہرن ایران، طبع ۱۳۸۰ھ ش۔ (قطع رقعی ۲۴۷ صفحات)

۷۶۔ مصحف فاطمی: عبداللہ امینی، انتشارات دلیل ما، قم خیابان معلم شمارہ ۲۹، پلاک ۴۴۸، طبع اوّل تابستان ۱۳۸۲ھ شمسی۔ (رقعی ۱۰۰ صفحہ)

۷۷۔ مصونیت قرآن از تحریف: آیت اللہ محمد ہادی معروف، مترجم فارسی: محمد شہرابی، دفتر تبلیغات اسلامی حوزۂ علمیہ قم ایران، طبع اوّل زمستان ۱۳۷۶ھ شمسی۔

۷۸۔المعجم المفرس لالفاظ القرآن الکریم: محمد فواد عبدالباقی (مصری) انتشارات اسلامی تہران ایران، چاپ دوم ۱۳۷۴ھ شمسی.

۷۹۔مفاتیح الجنان: ثقۃ المحدثین حاج شیخ عباس قمیؒ، مُترجم فارسی: دامغانی، مصحح: حسین استادولی، انتشارات علامہ قم ایران، طبع دوم ۱۳۷۷ھ شمسی.

۸۰۔مفردات: راغب اصفہانی، مصطفوی تہران ایران، طبع ۱۳۷۳ھ (باحرکات واعراب)

۸۱۔ملیکۃ العرب: رئیس المتکلمین لسان الواعظین عالی جناب مولانا سید کرار حسین صاحب قبلہ میر پوریؒ، ناشر: احباب پبلشرز اقبال منزل مقبرہ عالیہ گولہ گنج لکھنؤ ہندوستان، طبع اول ۱۹۷۱ء.

۸۲۔مناقب آل ابی طالبؑ (جلد۴): ابن شہر آشوبؒ، موسسہ انتشارات علامہ قم ایران، باتصحیح و تعلیق: ہاشم رسولی محلاّتی. (بغیر تاریخ)

۸۳۔المنجدفی اللغۃ: لویس معلوف (عربی۔اردو) دارالاشاعت کراچی پاکستان، جولائی ۱۹۷۵ء.

۸۴۔المنجدفی اللغۃ والاعلام: لویس معلوف، ناشر: انتشارات اسماعیلیان قم ایران، ایڈیشن نمبر (۲۱) ۱۹۷۳ء.

۸۵۔من لایحضرہ الفقیہ (جلد۴): شیخ صدوقؒ، طبع ایران.

﴿ن﴾

۸۶۔ناسخ التواریخ (جلد۳): زندگانی حضرت زہرا علیہا السلام: مورخ شہیر میرزا محمد تقی سپہر کاشانیؒ، کتابفروشی اسلامیہ تہران ایران، طبع سوم ۱۳۵۴ھ شمسی.

۸۷۔نہج الحیاۃ (فرہنگ سخنان فاطمہ) علیہا السلام: آیت اللہ محمد دشتیؒ، موسسہ تحقیقاتی امیر المومنین (علیہ السلام) قم ایران، طبع سوم آذر ۱۳۷۲ھ شمسی. (غیر مجلد)

﴿و﴾

۸۸۔الوافی (جلد۲): ملامحسن فیض کاشانیؒ، مکتبہ امام امیر المومنین (علیہ السلام) اصفہان ایران، طبع

اوّل ۱۴۰۶ھ ق۔

۸۹۔ وصیت سیاسی الٰہی امامؒ یا مسئولیت امت از دیدگاہ امام علی (علیہ السلام): آل اسحاق خوئینی، دفتر تبلیغات اسلامی قم ایران، طبع اول مرداد ۱۳۷۰ھ شمسی۔

﴿ی﴾

۹۰۔ ینابیع المودۃ: قندوزی (بغیر مطبع و تاریخ، تاریخ ثبت کتب خانہ آستانہ مقدسہ حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام قم ۱۳۷۳/۹/۶ھ شمسی۔

............بعد میں اضافہ ہوا............

۹۱۔ رجال نجاشیؒ (جلد۲): ابو العباس احمد بن علی نجاشی کوفی اسدیؒ، تحقیق: محمد جواد نائینی، دار الاضواء بیروت لبنان، طبع اوّل ۱۴۰۸ھ، ۱۹۸۸ء۔

۹۲۔ مجمع الرجال (جلد۶): الشیخ العلامۃ البحاثۃ الرجالی النقاد البصیر ذکی الدین مولیٰ عنایت اللہ بن علی قھپائیؒ، تحقیق: السید ضیاء الدین علامہ اصفہانی، طبع اصفہان ۱۳۸۷ھ۔

۹۳۔ تنقیح المقال فی علم الرجال (جلد ۲): الحاج شیخ عبداللہ مامقانیؒ (العلامۃ الثانی) المطبعۃ المرتضویۃ فی النجف الاشرف ۱۳۵۲ھ۔

اختتام کمپوزنگ: ۲۶؍ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ ق۔

مؤلف کے دیگر آثار

(مطبوعہ کتابیں)

۱۔ آثار وفوائد زیارت عاشوراء سید الشہداء حضرت امام حسین ؑ ناشر: عباس بک ایجنسی درگاہ عالیہ حضرت عباس ؑ رستم نگر لکھنؤ ۳ ہندوستان. (رقعی ۲۰۸ صفحہ، محرم ۱۴۲۲ھ قیمت: ۶۰ روپے)

۲۔ الباقیات الصالحات: پہلا ایڈیشن ناشرین ومعاونین: مومنین مبارک پور (رقعی ۱۱۰ ص، ماہ رمضان ۱۴۱۷ھ قیمت: فی سبیل اللہ) **دوسرا جدید ایڈیشن** (رقعی ۳۱۶ ص ۱۴۲۳ھ قیمت: ۸۰ روپے) **تیسرا جدید تر ایڈیشن** ناشر: عباس بک ایجنسی درگاہ عالیہ حضرت عباس ؑ رستم نگر لکھنؤ ۳ (رقعی ۳۶۴ صفحہ ۱۴۲۴ھ قیمت: ۸۰ روپے)۔ کراچی پاکستان (جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ)

۳۔ ترجمۂ تجزیہ وترکیب جدولی: (پارہ نمبر ۳۰ کا ترجمہ وتفسیر) تالیف: استاد حمید محمدی دام ظلہ، ناشر: انصاریان قم ایران (وزیری ۲۹۶ صفحہ ۱۴۲۲ھ)

۴۔ آداب وفضائل زیارت حضرت امام حسین ؑ مطبوعہ لکھنؤ ہندوستان (رقعی ۱۷۶ ص ۱۴۲۴ھ قیمت: ۳۵ روپے) کراچی پاکستان

۵۔ معجزات وکرامات حضرت امام علی رضا ؑ ناشر: عباس بک ایجنسی لکھنؤ (رقعی ۳۰۴ صفحہ ۱۴۲۴ھ قیمت: ۶۰ روپے)

۶۔ اعمال عاشورا، زیارت عاشورا وار بعین، ناشر: مدرسۃ الامام علی بن ابیطالب ؑ قم ایران (نیم جیبی ۹۶ صفحہ ۱۴۲۶ھ قیمت ۱۵ روپے/۳۰۰ تومان)

﴿غیر مطبوعہ کتابیں﴾

﴿۷﴾ معجزات وکرامات حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام (قطع وزیری، جلد اول ۳۷۷ صفحہ۔ جلد دوم ۳۵۰ صفحہ) ناشر: جامعۃ الاطہر کراچی ﴿۸﴾ کشکول اطہری. (جلد ۱ تا جلد ۲۱۔ ہر جلد ۲۰۸ صفحہ رقعی) ﴿۹﴾ حقائق مصحف فاطمہ علیہا السلام (فارسی۔ اردو۔ دونوں زبانوں میں الگ الگ) ﴿۱۰﴾ تجوید وقرائت ﴿۱۱﴾ ترجمہ وشرح "النافع یوم الحشر فی شرح الباب الحادی عشر" تالیف: علامہ حلیؒ وفاضل مقدادؒ ﴿۱۲﴾ ترجمۂ زبان قرآن (علم صرف۔ دورۂ متوسطہ) تالیف: استاد حمید محمدی دام ظلہ (تقریباً ۶۰۰ ص وزیری) ﴿۱۳﴾ ترجمۂ دروس الادب (حصہ اول۔ حصہ دوم) ﴿۱۴﴾ ترجمۂ سُنَنُ النَّبیَّ: تالیف: علامہ طباطبائیؒ صاحب تفسیر معروف المیزان ﴿۱۵﴾ ترجمۂ حقوق اہل بیت علیہم السلام، تالیف: باقری بید ہندی ﴿۱۶﴾ ترجمۂ مباہلہ سند حقانیت شیعہ، تالیف: باقری بید ہندی ﴿۱۷﴾ ترجمۂ مستحبات نماز، تالیف: عباس عزیزی ﴿۱۸﴾ ترجمۂ ثواب وضو، تالیف: عباس عزیزی ﴿۱۹﴾ ترجمۂ ثواب نماز جماعت، تالیف: عباس عزیزی ﴿۲۰﴾ ترجمۂ ثواب نماز جمعہ، تالیف: عباس عزیزی ﴿۲۱﴾ ترجمۂ ثواب قرائت سورہ ہا، تالیف: عباس عزیزی ﴿۲۲﴾ ترجمۂ ۴۰ حدیث و ۴۰ نکتہ دربارۂ پژوہش ونگارش، تالیف: عبد الرحیم موگہی تجیم ﴿۲۳﴾ ترجمۂ ۴۰ حدیث دربارۂ نماز، تالیف: صادق حسن زادہ ﴿۲۴﴾ ترجمۂ ۴۰ حدیث دربارۂ نماز شب، تالیف: حسین خری ﴿۲۵﴾ ترجمۂ ۴۰ حدیث حجاب، تالیف: عبد العلی براتی ﴿۲۶﴾ ترجمۂ ۴۰ حدیث در فضائل مولا علی ؑ بزبان نبی ﷺ، تالیف: علامہ سید شرف الدین موسوی عاملیؒ در کتاب معروف ومقبول المراجعات (از منابع اہل سنت) ﴿۲۷﴾ ترجمۂ ۴۰ حدیث (مرتضیٰ ؑ از نگاہ مصطفیٰ ﷺ) تالیف: حسین صبوری (از منابع شیعہ) ﴿۲۸﴾ ترجمۂ ۴۰ حدیث ورزش، تالیف: حسین صبوری ﴿۲۹﴾ تحفۂ اہل قبور ﴿۳۰﴾ توشۂ آخرت ﴿۳۱﴾ ترجمۂ گہرہائے قدسی تا گہرہائے مہدوی (۱۶ رجلدیں، ہر معصومؑ سے منقول ۴۰ راحادیث (مع احادیث قدسی واحادیث انبیاء علیہم السلام مجموعاً ۶۴۰ راحادیث کا مجموعہ)

۱۔ آثار وفوائد زیارت عاشوراء سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا:
''جو شخص دور یا نزدیک سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی یہ زیارت (عاشوراء) پڑھے گا میں اس کی زیارت قبول کروں گا، دعا مستجاب کروں گا، وہ میری بارگاہ سے ناامید نہیں جائے گا اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور اسے فرحت حاصل ہوگی، اسے جنت کی بشارت اور آتش دوزخ سے اس کی حفاظت ہوگی۔''

اس کتاب میں علماء وصلحاء کے ایسے بہت سے سچے واقعات موجود ہیں جو لوگوں کی راہنمائی واصلاح میں مددگار ثابت ہوں گے اکثر واقعات کا تعلق نیک وصالح عوام، علمائے کرام اور مراجع عظام سے ہے یہ واقعات، زیارت وعبادت کے لئے باعث رغبت وتشویق ہیں ایک ایک حکایت کے متعدد حوالے ہیں اس کتاب کو زیارت عاشوراء کی متعدد کتابوں اور ضخیم شرحوں سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں زیارت عاشوراء کے فضائل اور لعنت وسلام کا ذکر ہے مومنین کرام کی آسانی کے لئے اعمال عاشوراء کے علاوہ خاص خاص تاریخوں میں پڑھی جانے والی سات (۷) زیارتیں بھی درج کردی گئی ہیں مثلاً زیارت اربعین (چہلم) شب برات، شب ہائے قدر، عیدین تا کہ ہر تاریخ میں مخصوص زیارت پڑھ کر ثواب حاصل کر کے آخرت کے لئے ذخیرہ کرسکیں دعائے علقمہ بھی ہے جو قضائے حاجات اور دفع بلیات کے لئے نہایت مؤثر ومجرب ہے۔

زیارت عاشوراء ودعائے علقمہ کی برکت سے مختصر مدت میں ہر قسم کی حل مشکلات کی عجیب وغریب تیس (۳۰) حکایات ہیں، خاک کربلائے معلیٰ کے فضائل اس کی تسبیح وسجدہ گاہ کے فوائد، بے احترامی کی سزا وغیرہ کا بیان ہے۔

نماز زیارت کب پڑھی جائے زیارت سے پہلے یا بعد؟ اس کی مفصل بحث ہے اور آخر میں اس مومنہ کے مزار کا عکس بھی موجود ہے جو پابندی سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھتی تھی مرنے کے بعد پہلی ہی رات میں مولا اس سے ملاقات کے لئے تین (۳) مرتبہ تشریف لائے پورے قبرستان کے مُردوں کو عذاب سے نجات دی یہ کتاب گناہوں کے لئے باعث مغفرت اور بہترین توشۂ آخرت ہے آخر میں جلی قلم سے بالکل صاف صاف دعائے نور اور حدیث کساء بھی موجود ہے۔ قیمت: ساٹھ (۶۰) روپے۔

۲۔ الباقیات الصالحات (جدیدتر، کمپیوٹری)

یہ جدید ایڈیشن آٹھ ابواب پر مشتمل ہے: باب اول: درفضائل تعقیبات: فضائل تسبیح، فضائل سورۂ اخلاص، فضائل آیت الکرسی. باب دوم: درتعقیبات واعمال؛ تعقیبات مشترکہ ومخصہ برائے نماز پنجگانہ، اعمال شب وروز جمعہ. باب سوم: دراعمال واذکار ماہ ہائے سال؛ ماہ محرم سے ذی الحجہ تک سال کے تمام بارہ مہینوں کے مختصر اعمال واذکار، ماہ رمضان المبارک کی تمام دعائیں، ہردن کی مخصوص دعا اور اعمال شب ہائے قدر. باب چہارم: درادعیہ؛ ایام ہفتہ کی دعائیں، دعائے توسل، دعائے نور (کبیر) دعائے عدیلہ، رات میں سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں، قبرستان میں پڑھنے کی دعائیں، تلقین برائے مردوزن، بعض کلمات تلقین میں مولف کی تحقیق. باب پنجم: درنماز؛ نماز آیات، نماز عیدین، نماز شب، دنیاوآخرت میں نماز شب کے فوائد، نماز زیارت کا طریقہ اوراس کی تفصیل. باب ششم: درزیارات؛ حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کی زیارتیں، اس باب میں کل ۱۶ زیارتیں ہیں. باب ہفتم: درمتفرقات؛ متعدد موارد اور حل مشکلات کے لئے ۳۵ دعائیں. باب ہشتم: درسورقرآنیہ، آیت الکرسی اور قرآن مجید کے بارہ سورے. خاتمہ: حدیث کساء کی تصحیح، اصل نسخہ سے تطبیق اور بعض کلمات کی تحقیق. تمام موارد میں سارے حوالے جلد، صفحہ، باب اور فصل وغیرہ کے ساتھ درج کئے گئے ہیں. ناشر: عباس بک ایجنسی لکھنؤ۳۔ ضخامت: ۴۱۶ صفحات۔ قیمت: ۸۰ روپئے

۳۔ معجزات وکرامات چہاردہ معصومین علیہم السلام

معجزہ کی لغوی اوراصطلاحی تعریف۔ معجزہ اور جادو میں فرق۔ معجزہ اور کرامت میں فرق۔ صدورمعجزہ وکرامت کے متعلق اقوال علماء۔ شرائط ظہور معجزہ۔ فوائد معجزہ۔ علت صدورمعجزات۔ معجزات کے متعلق مغربی دانشمندوں کے نظریات۔ انبیاء حضرات کو معجزہ کی ضرورت کیوں ہے؟ معجزات کے بارے میں آقائے ہاشمی نژاد کا ایک علمی اور تحقیقی مقدمہ۔ سیدالبشر (ص) کے سب سے عظیم معجزہ، شق القمر کے متعلق چند شبہات اوران کے جوابات۔ معجزۂ شق القمر کے خصوصیات اس کے چند نکات۔ معجزۂ شق القمر پر تاریخی ثبوت۔ معجزۂ شق القمر پر روائی دلیل۔ شیعوں پر اہل بیت علیہم السلام کے بے انتہا لطف وکرم اوران حضرات کی ایسی ایسی مہربانیاں کہ پڑھ کر آنکھیں ٹھنڈی؛ دل مسرور ہوجائیں اور بے ساختہ خوشی کے آنسو ٹپک پڑیں.

۴۔ توشۂ آخرت

یہ کتاب ان تمام افراد کے لئے بہترین "زادوراہ" ہے جو اسی دنیا میں رہ کر اپنی آخرت وعاقبت کی فکر میں رہتے ہیں مستحبات پر عمل کر کے اپنے خالق ومعبود کی بارگاہ میں شکر ادا کرتے ہیں اس کی خوشنودی خریدتے ہیں ایسے باعمل مومنین کرام کی کار خیر میں مزید دلچسپی کے لئے آنحضرتؐ کے ایک صحابی "قتادہ" کی نماز جماعت میں شرکت اور جماعت کی نورانیت کی روایت بھی نقل کردی گئی ہے. اس کتاب میں ایسے بہت سے سوروں کے فضائل ہیں جن کی تلاوت سے قبر کے اندر نورانیت، عذاب وفشار قبر سے

نجات، قبر کے حساب وکتاب میں آسانی، دنیا سے رخصت ہوتے وقت جان کنی کے سخت وقت پر آسانی، عیوب پر پردہ پوشی، خوف قیامت سے نجات حاصل ہوتی ہے نیز قبر میں وحشت سے نجات کے اسباب، جنت سے محرومی کے اسباب، جہنمی بننے کے اسباب بیان کئے گئے ہیں، احتضار کے وقت زندہ لوگوں کے فرائض، احتضار کی مخصوص دعائیں جن سے نہایت آسانی سے جان نکلتی ہے، عیادت (بیمار پرسی) کے آداب، وصیت کے احکام، علامہ حلیؒ اور آیت اللہ مرعشی نجفیؒ کی وصیتیں، موت کی نشانیاں، قبض روح کے وقت معصومین علیہم السلام کی زیارت پر مسرت، تعزیت وتسلیت کا طریقہ، غسل، کفن، نماز میت، دفن، زیارت قبور مومنین کی تاکید اور زیارت کے ایام واوقات، قبرستان کے اندر پڑھنے کی مخصوص دعائیں، مُردوں کے لئے عمل خیر مثلاً نماز وحشت، قرآن اور دعا وغیرہ کا ثواب یہ سب کچھ بزرگ علماء کی معتبر ومستند کتابوں سے منتخب کر کے جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب بہت سے اسلامی واجبات، محرمات ومستحبات اور مکروہات کا مجموعہ ہے اس میں اکثر امور کو ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے نہایت دقت کے ساتھ مناسب مقام پر بیان کیا گیا ہے یہ کتاب اسم بامسمّی ہے۔

۵۔تحفۂ اہل قبور

یہ کتابچہ درحقیقت کتاب ''توشۂ آخرت'' کا منتخب شدہ ایک حصہ ہے۔ جو صرف ان دعاؤں اور اعمال واذکار پر مشتمل ہے جو قبرستان سے مخصوص ہیں اسے نیم جیبی (پاکٹ) سائز میں مرتب کیا گیا ہے تاکہ مومنین کرام آسانی سے اپنے ساتھ رکھیں اپنے مُردوں کو بھی برابر یاد کریں کم سے کم جمعہ کو ان کی زیارت کرلیا کریں مُردوں پر عظیم احسان ہوگا اور خود پڑھنے والوں کے لئے بھی بہت زیادہ اجر وثواب کا باعث ہوگا۔

۶۔حقائق مصحف فاطمه علیها السلام

یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے: (۱) متعدد کتب لغت سے لفظ مصحف کی تعریف اس کی توضیح۔ لفظ مصحف صرف قرآن ہی پر اطلاق نہیں ہوتا اس میں کوئی خصوصیت نہیں بلکہ عمومیت ہے۔ کیا خود قرآن مجید نے کسی آیت میں اپنے کو مصحف بتایا؟ قرآن کریم نے متعدد آیات شریفہ میں اپنے ۶۷ نام وصفات بتائے مگر کسی آیت میں لفظ مصحف کے ذریعہ اپنا تعارف نہ کرایا۔ گذشتہ وموجودہ علماء کے نزدیک لفظ مصحف کا اطلاق واستعمال کن معانی میں ہوا اور ہو رہا ہے؟ (۲) مصحف حضرت علی علیہ السلام کے خصوصیات۔ مصحف حضرت علی علیہ السلام اس وقت کہاں ہے؟ (۳) مصحف فاطمہ علیہا السلام، مصحف عائشہ، مصحف حفصہ، مصحف ام سلمہؓ وغیرہ کا ذکر ہے۔ فریقین کے نزدیک ایسی متعدد روایات موجود ہیں جن سے تحریف قرآن کی بو آتی ہے تنزیہ قرآن کے سلسلہ میں شیعہ اور اہل سنت کے بزرگ علماء کے اقوال۔ روایات تحریف کے سلسلہ میں شیعہ اور اہل سنت علماء کا موقف۔ قائلین تحریف کے خلاف ایک ہنگامہ! (۴) مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں اقوال علماء اور حضرت زہرا علیہا السلام کی طرف منسوب چند اہم کتابوں کے نام، ان کی تفصیل۔ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اسانید (۵) مصحف فاطمہ علیہا السلام کا املا کرنے والے جبرئیل تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ کاتب مصحف فاطمہ (ع) مصحف فاطمہ (ع) کے مضامین ومندرجات، مصحف فاطمہ (ع) کا حجم (۶) غیر انبیاء سے ملائکہ کی گفتگو۔ منشاء مصحف فاطمہ (ع)۔ آیات وروایات سے غیر انبیاء سے ملائکہ کی گفتگو کا اثبات۔ ملائکہ کی گفتگو اور نبوت میں کوئی ملازمہ نہیں ہے۔ لفظ محدّث کے معانی۔ تعداد احادیث ابوہریرہ۔ گڑھی ہوئی حدیثوں کے بارے میں علامہ امینیؒ کا نظریہ۔ حضرت زہرا علیہا السلام کا محدّثہ

ہونا اور شہزادی کے بعض فضائل (۷) شہادت رسولؐ کے بعد زمین پر جبرئیل کا نزول۔ مصحف فاطمہ (ع) اِس وقت کہاں ہے؟ (۸) الف: روایات مربوط بہ مصحف فاطمہ (ع) مع اسناد (۲۶ عدد) ب: روایات مربوط بہ فضائل حضرت زہرا علیہا السلام (۳۲ عدد) ج: روایات منقول از حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام (۳۰ عدد)۔

اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ عرصۂ دراز سے اس موضوع پر ایک مستقل، مفصل، مکمل اور مدلل کتاب کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی خدا کے لطف و کرم اور اہل بیت علیہم السلام کی بیحد عنایتوں، اساتذۂ کرام اور بزرگان عظام کی نیک دعاؤں کے زیر سایہ یہ اہم علمی، تحقیقی کام انجام پا چکا ہے ابھی تک فارسی میں یقیناً اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ہے شاید اردو میں بھی نہیں ہے اسی لئے دونوں زبانوں میں لکھی گئی ہے اور ان شاء اللہ شائع بھی ہوگی البتہ عربی میں ایک لبنانی معاصر عالم دین نے ابھی حال ہی میں ایک بہترین کتاب تالیف کی موصوف کی کتاب سے اِس کتاب کی تدوین و ترتیب میں بہت زیادہ استفادہ کیا گیا ہے۔

شیعوں پر جو تہمت لگائی جاتی ہے کہ ان کے پاس ایک دوسرا قرآن ہے، وہ قرآن میں تحریف کے قائل ہیں ان باتوں کا بہت تحقیق کے ساتھ جواب دے کر بالکل واضح لفظوں میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا کے تمام مسلمانوں کا جو قرآن ہے شیعوں کا بھی بالکل وہی قرآن ہے اس پر ان کا پورا پورا ایمان ہے اس کتاب میں حضرت زہرا علیہا السلام کے فضائل اور ان پر ڈھائے گئے ظلم و ستم کا بھی بیان ہے ۔ (یہی کتاب حاضر)

کشکول اظہری

﴿خلاصۂ موضوعات بصورت کلیات بترتیب حروف تہجی﴾

آیات، ابیات، پندیات، رباعیات، روایات، حکایات، ختومات، خطبات، خواص میوہ جات، خواص نباتات، عجائبات، غزلیات، کرامات، لغات، مطائبات، معمات۔ اخبار، اخلاق، ادعیہ، ادویہ، اذکار، اسرار، اشعار، اعداد، امثال، احادیث، اصول، اوراد؛ بدیع، بیان؛ تاریخ، تاویل، تراجم، تصحیف، تعبیر، تفسیر؛ حکمت؛ درایہ؛ رجال؛ صرف؛ طب، طرائف؛ ظرائف؛ عبرت، عرفان، عقائد، عجائب؛ غرائب؛ فروع، فضائل، فقہ، فلسفہ؛ قصائد، قصص، قضایا؛ کلمات قصار؛ لطائف؛ معانی، مناقب، منطق؛ نحو، نجوم، نصائح، نفائس، نقوش، نوادر؛ ہیئت۔

﴿کشکول کی تمام جلدیں مذکورہ بالا، تمام علوم و فنون پر مشتمل ہیں فی الحال اکیس (۲۱) جلدیں اشاعت کی منتظر ہیں﴾

﴿کشکول اظہری کی ۲۱ رجلدوں کا خلاصہ﴾

۱۔ تعریف لفظ "کشکول" ۶۵ سے زیادہ کشاکیل اور کشکول جیسی مختلف علوم و فنون پر مشتمل کتابوں کے نام، خلاصۂ تاسیس الشیعہ، محدث قمیؒ و آقا سید حسن صدرؒ کے حالات و کرامات، تمام علوم و فنون میں شیعوں کی برتری۔ قم مقدسہ کے ۵ عظیم کتب خانوں کا ذکر۔ یہ کشکول کیوں اور کیسے لکھا گیا؟ (۱۷۲۔ عناوین)

۲۔ ساٹھ انبیاء علیہم السلام کے اسمائے گرامی، ولادت سے وفات تک انسان کے مختلف حالات اور متعدد نام، حدیث مرآۃ کے نکات۔ (۱۷۵۔ عناوین)

۳۔ انبیاءؑ کے حرفے۔ ۲۶ شیعہ علمائے کرامؒ کے حالات و خدمات اور ان کے بعض کرامات اور دیگر متفرقات۔ چند اولیات۔ وطن کی مفصل بحث۔ (۱۸۳۔ عناوین)

۴۔ آسمان، زمین، سمندر و سیارات اور جدید ایجادات کے متعلق معلومات۔ دنیا کے عظیم دائرۃ المعارف، شیعوں کا عظیم جدید دائرۃ المعارف۔ دنیا کے عظیم ترین فاتح امیر تیمور لنگ، مشہور ادیب صاحب بن عبادؒ کے حالات، اہرام مصر کے کرشمات۔ سگریٹ کے نقصانات۔ عدد پانچ (۵) کا معجزہ۔ (۱۶۷۔ عناوین)

۵۔ اردو، فارسی، عربی مدحیہ اشعار، حضرت آدمؑ، حضرت علیؑ اور آقائے خمینیؒ کے اشعار، اشعار کی نو (۹) عجیب صنعتیں، دیوان مولا علیؑ کا تعارف۔ (۳۹۲۔ عناوین)

۶۔ لطائف و ظرائف: ہنسنے ہنسانے کی تاکید اور اس کے فوائد، ظریفوں کے تذکرے اور ان کے عظیم کارنامے۔ (۱۸ متفرقات ۲۶۴ لطائف مجموعاً ۲۸۲ عناوین)

۷۔ بقیہ لطائف، قم میں قبور علماء و بزرگان دین، حضرت ابوطالبؑ سے متعلق لکھی گئی کتابوں کے نام۔ (۱۶۰ لطائف ۶۴ متفرقات مجموعاً ۲۲۴۔ عناوین)

۸۔ بعض کشکول اور اس جیسی کتابوں کے نام۔ آٹھویں عباسی خلیفہ معتصم کے لئے آٹھ آٹھ کے عجیب اتفاقات، خیریہ اودھ اور چند علماءؒ کے مختصر حالات۔ (۱۶۲۔ عناوین)

۹۔ ادب کی ستائش۔ مشہور حکیم ابن سینا و مسکویہ اور چند دیگر علماء و سلاطین کے مختصر حالات اور متفرقات۔ ۵۲ مدارس کے بانی ایرانی کا انٹرویو۔ (۲۱۶۔ عناوین)

۱۰۔ قاتلانِ حسینؑ کی ذلت و ہلاکت، عتبات عالیات (عراق) کے حالات، چند بزرگ علماءؒ کے حالات اور ان کے بعض کرامات۔ (۱۳۳۔ عناوین)

۱۱۔ (ادبیات جلد اوّل) عربی زبان کی اہمیت، چند عربی کلمات کی اصلیت، انسان، حیوانات اور غیر حیوانات کی عجیب و غریب کنیت، سرزمین ہند کی فضیلت۔ (۱۲۶۔ عناوین)

۱۲۔ (ادبیات جلد دوم) نقاط، حرکات و حروف کی تعداد مع دلچسپ حکایات، تحقیقات و تفصیلات۔ صرف زبر کی زبردست قیمت! حروف تہجی کے معانی و تغییر۔ لفظ مہمل کے معنی۔ تمام اعضائے بدن کے تین تین نام بترتیب حروف تہجی۔ ۲۰۰ رائج اغلاط کا صحیح تلفظ بترتیب حروف تہجی۔ ۳۶ کلمات میں فرق، اہل لغت اور دیگر علماء کے حالات اور انکے اشتباہات۔ "رنگ" کے ۵۸ معانی، ۴۵ نام۔ صفت مشبہ کے ۲۰، مبالغہ کے ۱۸، جمع مکسر کے ۴۰ اوزان (۲۵۰ واحد کی جمع)۔ (۴۱۲۔ عناوین)

۱۳۔ مبارکپوری و دیگر علماءؒ کے حالات و کرامات۔ مذہب کی تجدید کرنے والے علماءؒ و خلفاء اور سلاطین کے مختصر حالات و خدمات۔ (۱۷۲۔ عناوین)

۱۴۔ (آیات جلد یکم) انگریز کی نظر میں قرآن کی عظمت۔ قرآن کے فضائل، اعدادی عجائب، فصاحت، بلاغت۔ ۳۴ آداب تلاوت۔ خیبری کی دلچسپ حکایت۔ حضرت علیؑ اور ان کی اولاد طاہرین علیہم السلام کے قرآنی اسماء کی تعداد۔ اسرار حروف مقطعات، سورہ حمد، نبأ، نازعات و عبس کی تفسیر۔ (۱۲۰۔ عناوین)

۱۵۔ (آیات جلد دوم) مختصات لفظ اللہ، اسکے محذوفات و اشارات۔ خدا، نبیؐ و قرآن کے قرآنی اسماء (قرآن کے ۷۰ نام)۔ قرآنی آیات، کلمات، حروف و حرکات اور نقاط کی تعداد۔ ۲۶ مناسب قرآنی استعارے اور ان کے عجیب اشارے۔ اُمّی، معراج، ذبیح اللہ، وجہ اللہ، ید اللہ کی تفسیر۔ امریکہ کا ذکر! (۲۰۵۔ عناوین)

۱۶۔ (آیات جلد سوم) آیت کے ذریعہ تعداد اصحاب کہف کی تعیین۔ جہاد، مہمان، صدقہ کی فضیلت، انفاق کے ۸ بہترین نمونے۔ اسلام کی نظر میں مال کی اہمیت، دنیا کی مذمت۔ آیت الکرسی کے فضائل، فوائد ۵۰ خواص۔ لفظ حور و عین کی تحقیق۔ لفظ امام، اُمّ، باطل، بغی، تقویٰ، حسنہ، حق، دعا، بخل، اثم، امر کے متعدد استعمالات۔ (۱۶۸۔ ع)

۱۷۔ روایات: مختلف موضوعات پر شیعہ کی ۱۴ معتبر کتابوں سے معصومین علیہم السلام کی ۳۶۰ روایات۔ مشہور حدیث نبویؐ: مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً... سے مراد کون سی چالیس روایات ہیں؟ احادیث، کتب احادیث و مؤلفین کے بارے میں مفید معلومات اور چند اصطلاحات (۴۳۷۔ عناوین)

۱۸۔ حیوانات: شاہ ولایت کے کلام پُر بلاغت میں چمگادڑ، مور و چیونٹی اور ٹڈی کی عجیب خلقت۔ داستان مرگ مامون عباسی اور قصۂ ماہی۔ حلال و حرام حیوانات کے نام و اقسام۔ ہاتھی و بھتنی کی زبان اور پستان کی عجیب خلقت۔ حیوانات کا بلوغ، ان کی عمریں اور حمل کی مدتیں۔ عجیب و غریب حیوانات۔ (۲۶۹۔ عناوین)

۱۹۔ معدودات: طبقات زمین اور اس کے ساکنین۔ جنت و جہنم کے اسماء و اوصاف اور طبقات۔ زہاد ثمانیہ کے نام و حالات۔ اہل جنت کے لئے دس مخصوص نعمات۔ جھوٹ کے ۴۰ مفاسد۔ فقر کے ۱۴۷ اسباب۔ ثروت و برکت کے ۲۰۶ اسباب۔ ۴۰ گناہان کبیرہ۔ ۴۰ احادیث در فضائل نماز۔ (۲۰۷۔ عناوین)

۲۰۔ متفرقات: چند امراء، حکماء، شعراء و عرفاء اور سلاطین کے حالات، حکمرانوں کے القاب۔ دیوان حافظؒ سے چند فال مطابق حال۔ چند خواب اور مشہور معبر ابن سیرین کی عجیب تعبیرات۔ ہندوستان، ایران اور قاہرہ کے ہوٹل مریدیان میں تین عجیب شادیوں کا بیان۔ چند پیٹو لوگوں کی عجیب داستان۔ (۲۲۲۔ عناوین)

۲۱۔ خلافت و حکومت: خلفاء، امراء و سلاطین اودھ کے حالات۔ خلفائے اموی و عباسی کی مدت خلافت۔ سلاطین اودھ کی اصلیت۔

نوٹ: یہ ۲۱ جلدیں ۴۳۶۸ صفحات، ۴۶۴۹ عناوین پر مشتمل ہیں جنھیں ۱۶۸۶ جلد کتابوں سے خوشہ چینی کر کے مرتب کیا گیا ہے۔

کشکول اظہری کی آئندہ جلدیں: ادعیہ، ادویہ۔ فضائل۔ اردو، فارسی، عربی ضرب الامثال و حکم۔ اردو، فارسی، عربی اشعار، قلب و معمات۔ احکام۔ عربی خطبات۔ عجائبات۔ علماءؒ کے حالات و کرامات ...

کشکول اظہری جلد ۱۸ کے خاص خاص عناوین

ابابیل، اربیان، الو، اونٹ، اونٹنی: باز، باشہ، باگھ، ببر، بٹیر، بجو، بچھڑا، بچھو، بط، بکرا، بکری، بلی، بندر، بھیڑی، بیل، بھیڑ، بھیڑا، بھیڑیا، بھینس، بھینسا: پارس، پسو، پتنگ، پہاڑی بکری: تتلی، تلیر، تیہو، تیتر، ٹڈی، جُرا، جری، جگنو، جوں، جونک: چڑیا، چگادڑ، چنڈول، چوہا، چیتا، چیل، چیونٹی، چھپکلی: خچر، خرگوش، خز، خنفساء: دراج، دنبہ، دیمک: ذمر: ریچھ، زرافہ، زغن، زنبور: سانپ، ساہی، سرخاب، سقنقور، سلوئی، سمور آبی، سنجاب، سوسک، سوسمار، سیہ گوش: شاہین چرخ، شتر مرغ، شقراق، شہد کی مکھی، شیر، شیر گنجشک: صدف، صوام: طائی طمر، طوطا، طیرانی: عقاب، عنقاء: فاختہ، فنک: قاز، قبرہ، قرہ قاز، قمری: کبک، کبوتر، کتا، کچھوا، کرپانوں، کلنگ، کنعث، کیکڑا، کھجورا، کنگارو، کوا، کوسہ ماہی، کوئل: گائے، گبریلا، گدھ، گدھا، گورخر، گوریا، گوسفند، گوہ، گیدڑ، گینڈا، گھوڑا، گھونس، گھونگا: لٹور، لمڈور: لوا، لومڑی، مارماہی، مچھر، مچھلی، مرغ، مرغا، مرغابی، مرغ حسینی، مرغ سقا، مکڑی، مکھی، مولہ، مور، مینا، مینڈک، مینڈھا: ناقہ، ناگ، نیل کنٹھ، نہنگ، نیل گائے: وچا، وزغہ: ہاتھی، ہتھنی، ہرن، ہرنی، ہریل، ہلک، ہوبرہ: یوز (بترتیب حروف تہجی تقریباً ڈیڑھ سو حیوانات کے نام واحکام اور بعض کے عجیب وغریب حالات)

مخلوقات کے عجیب حالات، الٰہی آیات ہیں۔ ۵۳ عدد قرآنی حیوانات کے نام (عربی، فارسی، اردو، انگریزی) ایک پرندہ کا لوگوں کو خدا سے ڈرانا! بعض حشرات وحیوانات کی عمروں کا جدول۔ موجودہ "عہد حشرات" میں حیوانات کی کثیر تعداد۔ وہ جانور جن کا گوشت کھانا حلال، حرام، مکروہ ہے۔ وہ جانور جنھیں مارنا یا نہیں مارنا چاہیے۔ وہ جانور جو اپنی تسبیح میں محمد وآل محمد علیہم السلام کا ذکر کرتے ہیں۔ عقاب وزغن اور خرگوش کی تبدیلی جنس! جانور بھی جھوٹ بولتے اور مذاق کرتے ہیں! حیوانات کی تکلیف، کفر واسلام اور ان کا ایمان! بندر کا عجیب منظر دیکھ کر سنی کا شیعہ ہو جانا۔ حیوانات کی بعض پسندیدہ حرکات سے درس عبرت! الو کی اپنے بچوں سے بے انتہا محبت۔ اونٹ کی متعدد خصوصیات اور اس کے بے شمار فوائد۔ اونٹنی اور مجنون کی دلچسپ داستان۔ جانور پر سختی ومہربانی کا اچھا وبرا نتیجہ۔ نام لینے پر بچھو کا نکلنا پھر ڈسنا۔ جرجان وہندوستان (امروہہ) میں بچھو کے ڈنک سے امان! بچھو کے ڈسے ہوئے مریض کا اشک غم عباس علیہ السلام سے شفا پانا۔ دودھ دینے والی بکری، باعث برکت ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت میں بلبل کو آدھی کھجور کی ضرورت۔ مروان اور بلی کی عجیب داستان۔ بلی کے ساتھ امام خمینیؒ کی مہربانی۔ نماز گزار بلی! گناہوں کا کتا اور بندر کی صورت اختیار کرنا! بندروں کی طرح درختوں پر چڑھنے والے جنگلی انسان۔ بندر کی ہوشیاری اور چوری، بکری کی بے گناہی۔ تتلی کی پتلی زبان! شاہِ ولایت کے کلام پُر بلاغت میں ٹڈی، چمگادڑ، چیونٹی، مور کی عجیب وغریب خلقت کا بیان۔ ٹڈی دس جانوروں کی ہمشکل ہے! جفت گیری میں چوہا کی افراط گری۔ انڈا چور چوہے کا انتقام! دریا کے اندر رزق پہنچانے والی چیونٹی۔ عدیؓ کی چیونٹیوں کے ساتھ مہربانی۔ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت کاظم علیہ السلام کی خچر کی سواری۔ خرگوش کی عجیب نیند۔ زرافہ، بکرا وبکری اور ہاتھی وہتھنی کی عجیب خلقت، زرافہ کی متعدد حیوانات سے مشابہت۔ سانپ پر انسان کا احسان اکی دلچسپ داستان۔ سانپ کیوں اور کب کینچلی بدلتا ہے؟ مہمان کی فضیلت، سانپ وبچھو کی روایت۔ حضرت خضر علیہ السلام اور لقمانؑ کے بیٹے کی داستان۔ ساہی کا ہوا دار گھر۔ حالات سوسمار، خلقت کا عجیب شاہکار۔ بھوکے شیر سے قنبرؓ کی نجات۔ شیر کے بچہ پر احسان کا بہترین بدلہ۔ کامل شیر، مکار لومڑی۔ دنیا کی سب سے بڑی صدف۔ طوطا کہاں ہوتا ہے؟ بولنے اور پڑھنے والا طوطا۔ عقاب پرندہ نر نہیں ہوتا۔ عقاب کی سرعت پروازی اور عجیب بینائی۔ عنقاء، پرندہ دلہن کو لے بھاگا! یہ زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں پیدا ہوا تھا۔ قمری کی جوڑے سے عجیب محبت۔ دو کبک پرندوں کی عجیب گواہی۔ کبوتر کی بیٹ اور گوشت کے فوائد۔ ریاکار عابد اور کتے کی عبرتناک حکایت۔ جناب ابوذرؓ کے بت پر کتے کا پیشاب کرنا، ان کا ایمان لانا۔ مردہ کے برے اعمال کا بدبودار کتے کی شکل میں تبدیل ہو جانا! مخالف حکم شریعت کا سیر نہ ہونا۔ کتے کے پسندیدہ صفات (۸ عدد) کتے اور مرغے کی دوستی، نماز جماعت کی تیاری۔ جانوروں کی زبان سیکھنے پر حیرانی وپریشانی۔ کچھوے کی کم خوراکی، طولانی عمر کا راز۔ کچھوے اور نہنگ نر و مادہ کے عجیب حالات۔ کوے کی تین (۳) پسندیدہ عادتیں۔ شکر خدا کے بہانے سے کوے کا لومڑی کے چنگل سے فرار۔ کوئل کا کوے سے اپنے بچوں کی پرورش کرانا! خدا کی کوئی مخلوق بیکار نہیں منجملہ خنفساء (گبریلا)۔ گدھ کی خوراک اور چالیس دنوں تک بھوک وپیاس کا تحمل! گدھوں کا عظیم اجتماع (جلسہ) لید سونگھنے کا راز۔ ماں کی بددعا سے بیٹے کا گدھا بن جانا! آخری پیغمبر کی سواری کے لئے آخری گدھے کا انتظار واشتیاق۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شبانی، سیاہ وسفید گوسفندوں کی کہانی۔ اعلان صلح عام، مکار لومڑی کا کتے سے فرار، مرغا کی پکار۔ روزہ دار، مکار لومڑی اور بھیڑیے کی گرفتاری۔ لومڑی کے دانت توڑنے والے کی تباہی وبربادی۔ مچھلی کا مالک بن دینار کو کشتی کا کرایہ دینا۔ مچھلی کی نیند۔ داستان مرگ مامون عباسی اور قصۂ ماہی۔ مچھلی اور دودھ ایک ساتھ کھانا پھر مرجانا۔ بجلی والی مچھلیاں۔ تابعین معاویہ کی حماقت، ناقہ کے لئے جھوٹی شہادت۔ دو ہاتھیوں میں محبت، جنگ سے نفرت۔ زہد ہد کی اپنی مادہ سے بے انتہا محبت۔ زندان شام میں حضرت امام سجاد علیہ السلام کا معجزہ، بچۂ آہو کا قصہ۔ ہرن کی بیماری، الہامی طور پر علاج اور شفایابی۔ ہوبرہ: بم مارنے والا پرندہ!

بڑی ہی اہمیت کی حامل ہے مگر اس اہم موضوع پر یکجا مفصل مواد موجود نہیں ہے مؤلف کتاب فخر المحققین حجۃ الاسلام والمسلمین زبدۃ الاماثل علامہ کرار حسین صاحب اظہری مبارکپوری قمی نے بڑی عرق ریزی و جانفشانی سے مواد فراہم کر کے بڑے ہی محققانہ انداز میں پیش کیا ہے جو عوام و خواص کے لئے بہترین تحفہ ہے.

مؤلف موصوف کی دوسری کتابیں بھی زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں بیشک مؤلف سلمہ کا میدان تصنیف و تالیف میں یہ ایک قابل صد تحسین و آفرین اور امثال و اقران کے لئے لائق تاسی اقدام ہے، اللہ کرے زور قلم اور زیادہ، خداوند کریم بطفیل محمد و آل محمد علیہم السلام مؤلف سلمہ کے توفیقات میں اضافہ فرمائے، آمین.

مسرور حسن واعظ قمی مبارکپوری

۶ رجنوری ۲۰۰۳ء ۔ ریونین

کشکول اظہری جلد ۱۹ کے خاص خاص عناوین

عدد (۱) خدائے واحد کی صرف ایک چیز کی نصیحت وتاکید۔ جنت تک صرف ایک قدم کا فاصلہ ہے! **عدد** (۲) دفع فلج وثقل سامعہ کے لئے دو چیزیں؛ عدد کی دو قسمیں؛ ملک ودین کے دو دشمن؛ دو افراد کی حسرت کے ساتھ موت **عدد** (۳) درجات یقین ثلاثہ کی مثالیں؛ صلوات کی برکتیں؛ خدا کی رضامندی وناراضگی کی علامتیں؛ تین خواتین کو بشارتیں؛ مومن ومنافق کی علامتیں **عدد** (۴) قلوب، کمتیں، طب سے بے نیازی، بختی سے جان نکلنے، قوت باہ کو گھٹانے، فلج، پتھری، عزت، عمل خیر کو برباد کرنے، ایمان کے ارکان، سال کے عظیم ایام ولیالی، کمر کو توڑنے والی چیزیں چار (۴) ہیں **عدد** (۵) پانچ (۵) تاریخی پیٹو کے نام اوران کی حکایت۔ شدائد دنیا، عقل کو گھٹانے، جنون پیدا کرنے، جسم کو کمزور کرنے، اس امت کے خصائص، دوستی کے شرائط حضرت آدمؑ کی خوش بختی، ابلیس کی بدبختی کے اسباب پانچ (۵) ہیں **عدد** (۶) جہتیں، دعا قبول نہ ہونے، زیارت کعبہ، ادئگی قرض، دائمی ثواب کے اسباب چھ (۶) ہیں **عدد** (۷) دوزخ کے اسماء واوصاف اور اس کے سات (۷) طبقات؛ جہنم کے سات (۷) دروازوں سے انسان کے سات اعضاء کا ارتباط؛ آسانی سے جان نکلنے، قساوت قلب وغضب دور ہونے، جنون سے محفوظ رہنے کے اسباب سات (۷) ہیں؛ سال کے سات (۷) مستحی روزوں کی فضیلت؛ سات (۷) کے حیرت انگیز شمار (۱۸، موارد) خاموشی کے سات (۷) فوائد اور نماز کی روح سات (۷) چیزیں ہیں **عدد** (۸) جنت کے آٹھ (۸) اسماء اور اوصاف؛ بدن کو لاغر، قبر میں وحشت، حساب میں آسانی، میزان میں سنگینی کے اسباب آٹھ ہیں؛ زہد کی تعریف، حروف "زہد" کے اشارات؛ زہاد ثمانیہ: ۱۔ جناب اویس قرنیؒ ۲۔ جناب خواجہ ربیعؒ ۳۔ جناب ہرمؒ ۴۔ جناب عامرؒ ۵۔ حسن بصری ۶۔ ابو مسلم خولانی ۷۔ مسروق ۸۔ اسود کے مختصر حالات **عدد** (۹) نو (۹) چیزیں روز قیامت، سایہ میں رہنے کا سبب بنیں گی؛ اعداد کسری نو (۹) ہیں **عدد** (۱۰) اہل جنت کے لئے دس (۱۰) مخصوص چیزیں؛ تعمیر وتجدید خانہ خدا، کعبہ معظمہ؛ دعا قبول نہ ہونے، زیادتی قوت باہ، تقویت معدہ، تسلط اشرار، محبت، نجات، کے دس (۱۰) اسباب ہیں **عدد** (۱۱) اسماء وتعداد ازدواجات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؛ وسواس وبلیات دور ہونے، پل صراط سے گزرنے کے اسباب گیارہ (۱۱) ہیں۔ کھانے پینے کے آداب ومستحبات اور مکروہات گیارہ (۱۱) ہیں **عدد** (۱۲) ذلت، خدا کی ناراضگی، قبر میں وحشت، ورود جہنم کے اسباب اور مسواک کے فوائد بارہ (۱۲) ہیں **عدد** (۱۳) ذکر کے فوائد وفضائل تیرہ (۱۳) ہیں **عدد** (۱۴) تقویت جسم، مغفرت، جنت سے محرومیت، کے اسباب۔ چودہ کا مبارک عدد کہاں کہاں ہے؟ صلوات کے فوائد وفضائل **عدد** (۱۵) تکمیل وزوال ایمان، پندرہ (۱۵) سوراخوں کی تفصیلات **عدد** (۱۶) عقل کو بڑھانے والی چیزیں **عدد** (۱۷) واجبات غسل **عدد** (۱۸) کھانے کے آداب ومستحبات **عدد** (۱۹) اذان میں انیس (۱۹) چیزیں سنت ہیں۔

عدد (۲۰ تا ۳۹) ذاکری کے لئے بیس (۲۰) ضروری امور؛ چوبیس (۲۴) گھنٹوں میں سانس کی تعداد؛ قبولیت دعا کے پچیس (۲۵) اوقات ومقامات؛ اسلامی جنگیں؛ ابن سیرین کے ایک ہی بیوی سے تیس (۳۰) بچے! مومن کے تیس (۳۰) حقوق؛ تینتیس (۳۳) چیزیں باعث استجابت دعا ہیں؛ اسباب قساوت قلب ۳۹ ہیں **عدد** (۴۰) چالیس (۴۰) مومنین کی گواہی پر خدا کی بخشش؛ جھوٹ کی مذمت، نماز کی فضیلت میں چالیس (۴۰) احادیث؛ زبان کے چالیس گناہ؛ گناہ کبیرہ کی تعداد چالیس (۴۰) ہے؛ بعض ائمہ علیہم السلام کا ماہ رمضان میں چالیس (۴۰) ختم قرآن۔

عدد (۱۰۰ تا آخر) خیر وبرکت کے ۱۰۰، ثروت کے ۱۰۶، فقر کے ۱۷۴ اسباب؛ انسان کے بدن میں (۳۶۰) رگیں ہیں؛ ہزار رات ورکعات اور ہزار ختم قرآن والے بابرکت پیر ابن رضوی کی داستان؛ دو ہزار سال سے زیادہ طولانی عمر والے پانچ افراد کے نام؛ تین ہزار (۳۰۰۰) سال تک کی طولانی عمر! انسانی اعضائے بدن کے (۵۰۰۰) فوائد وخواص؛ عورت کے (۹۰۰۰۰) میٹر لمبے بال! مسافذ بدن آدمی کی تعداد (۲۰) لاکھ ہے! علم الاعداد کے موضوع پر چند کتابوں کے نام۔ چند فارسی متفرق اشعار۔

کشکول اظہری جلد ۲۰ کے خاص خاص عناوین

حکماء و عرفاء کے اقوال اور انکے حالات: شاہی روٹی نہ کھانے کی تاکید نبویؐ۔ بادشاہت، مثل آتش ہے۔ نصف شب میں عبادت کے لئے لقمان کی نصیحت۔ ارسطو: زبان پر کنٹرول، شہوت پر کنٹرول کی علامت ہے۔ ارسطو کا عجیب قول: جسم، روح کے اندر ہے!۔ سقراط: عورت، درندہ ہے۔ عالم کے دروازے سے "شر" کو داخل ہونے کی ممانعت۔ گناہوں کی بدبو اور نفرت۔ افلاطون: دیوانہ کہنے پر خوش رہو!۔ سقراط: خاموشی سے کبھی پشیمانی نہ ہوئی۔ بقراط: چہرے پر دوا کا اثر۔ انسان و حیوان اور فرشتوں میں فرق۔ افلاطون کی نظر میں دس (۱۰) ذلیل افراد۔ حکماء کے مال جمع کرنے کی علت۔ افلاطون کی تاکید: کسی کام میں جلدی نہ کرو!۔ عبد اللہ مبارک کے شاگرد کو حوروں کا بلانا!۔ سقراط کا اپنی بداخلاق بیوی کی اذیت پر صبر و تحمل کرنا۔ حکیم جالینوس کی تیتر پرندے سے دشمنی کی علت، اغلام کی عادت!۔ ارسطو کا اپنے استاد افلاطون پر اعتراض۔ بیماری کی شکایت پر ایک عارف کی نصیحت۔ زُہد سے پیراہن نہ خریدنے والا زاہد۔ زاہد کا بیوی کا عیب نہ بتانا!۔ ایک عارف کو اعمال کے قبول نہ ہونے کا اندیشہ۔ ابراہیم ادہم کا درہم لینے سے انکار، فقر پر افتخار۔ ابراہیم ادہم کے زہد اختیار کرنے کی علت۔ دریائے دجلہ اور ابراہیم ادہم کی سوئی۔ ابراہیم ادہم کو نصیحت، ترک بادشاہت۔ حکیم دیو جانس کی قناعت، کوزہ پھینکنے کی حکایت۔ بے وقت خدا کا شکر کرنے پر تیس سال توبہ!۔ اسکندر کا باپ سے زیادہ اپنے استاد کا احترام کرنا۔ سقراط کا اپنے خاندان کے لئے باعث فخر بننا۔ فارابی کی مفلسی اور شوق مطالعہ۔ باتونی سے حکیم ارسطو کا فرار۔ ایک عارف کا تیس (۳۰) سالوں تک اولاد کو حکم نہ دینا!۔ کعبہ کی زیارت میں باپ سے زیادہ بیٹے کی معرفت۔ وصیت افلاطون و فضیلت عالم۔ لقمان حکیم: لوگوں کا منہ نہیں بند کیا جاسکتا۔ بزرگوں کے چند اقوال۔ مالک بن دینار کا چور کو عبادت گذار بنا دینا!۔ مستجاب الدعوات حبشی غلام اور بارش۔ عجیب حادثہ! واقعی نمازی کا بے نمازی مشہور ہونے کا واقعہ۔ غیرت دار، دیندار، با اخلاص نمازی میاں بیوی کے صرف ایک لباس۔ حدیث نبویؐ میں بیوی کی اصلاحی پٹائی کا طریقہ۔ ایک صحابی کی ہوشیاری، دو میٹر لمبی مسواک سے بیوی کی پٹائی۔ محمد بن المنکدر کی پارچہ فروشی و پارسائی، زائد قیمت کی واپسی۔ ایسا درخت جس کا پھل بڑھا ہونے اور مرنے سے بچاتا ہے!۔ آداب خورد و نوش شیخ جنید و بہلولؒ۔ شعر و شاعری سے متعلق دلچسپ حکایات: حدیث نبویؐ میں شعر و شاعری کی فضیلت۔ فردوسی کی توحیدی بیت، باعث مغفرت بنی۔ قبر حافظ شیرازیؒ پر شادی کی تمنی چھ (۶) عورتیں۔ زاہد زمانہ کا جوار حافظ میں دائمی خانہ، فال مطابق آمال۔ تیمس خان افغانی اور مقبرۂ حافظؒ کی ویرانی۔ حافظ شیرازیؒ اور تمنائے بوسہ، فال مطابق حال۔ نہایت عمدہ فارسی رباعی برائے اشتیاق بوسہ۔ حافظ و سعدی، خیام، عریان، قائز، نوذر کے حالات اور چند اشعار۔ شاعری کی مشق، بیوقوف شاعر کا کتے کو لے کر حوض میں گر جانا۔ "نفس" کی بیمار پری، "نرگسی" کی شفایابی۔ ابو العلاء کے ایصال ثواب کے لئے شعراء کی جانب سے دو سو ختم قرآن!۔ ناصر الدین شاہؒ کی دعوت مقاربت، بیوی کی معذرت۔ ہندوستانی بادشاہ جہانگیر اور نور جہاں کی بیت بازی۔ ایرانی بادشاہ "عباس صفویؒ" کے بہترین مدحیہ اشعار۔ شاہی شعر اور انتقامی اصطبل۔ فتح علی شاہؒ اور فتح علی خانؒ اور حکایت زندان۔ کلہ پاچہ کی لذت، شیرازی بیوی کی حکایت۔ عربی اشعار میں ایک دل فگار سید کی "صدقہ" نامی معشوقہ کا قصہ۔ سید کی چند حکایات۔ ولادت شافعی اور شعر خاقانی۔ مناسک حج میں ابو حنیفہ کی رسوائی۔ قبر ابو حنیفہ پر اندھے کی فریاد۔ عبد القادر جیلانی کی وعدہ وفائی و سچائی اور چوروں کی توبۂ واقعی۔ سلاطین روئے زمین کی حکایات: کریم خان کی حکومت، دعائے بے گناہ کی اجابت۔ چاپلوس اور کریم خان۔ "حقیر احمد" کا نہایت تفصیلی نام اور ہندوستانی راجہ کا دلچسپ قصہ۔ چند منحوس و بدبخت لوگوں کی حکایت۔ سخاوت پر حاتم طائی کی خواستگاری اور شادی، نابغۂ ذبیانی و مدنی کی منگنی۔ شاہی سفارشی مردہ کا زندہ ہو کر غسال سے پیسے وصول کرنا۔ ایاز کی خارکنی، قدیم ایام کی یاد آوری۔ ہندوستانی پھل کھا کر زندہ ہو جانا!۔ چند ہندوستانی راجہ و بادشاہ اور وزیر کے دلچسپ قصے۔ سلطان سنجر کی فروتنی، شکار میں غلطی کی معافی۔ نادانی میں اپنی ہی بربادی کے لئے فرعون کا نوشتہ۔ شداد اور اس کی ماں کی قبض روح کے وقت ملک الموت کا ترس کھانا۔ مختلف ممالک کے بادشاہوں اور حکمرانوں کے القاب۔ اطبائے ماہرین کی حکایات: ہندی و شامی حکیم کی مہارت، ننانوے (۹۹) بوٹیوں کی لذت۔ منصور سامانی کا بہترین مفت علاج، زکریا رازی اور گرم حمام کی داستان۔ روحانی ایذا رسانی سے کنیز ہارون کی شفایابی۔ قارورہ کا ماہر حکیم، گدھے یا خچر کا پیشاب!۔ بوعلی ابن سیناؒ کی ہوشیاری، ساتھیوں کی رسوائی چھت یا زمین کی تبدیلی۔ خواب و تعبیرات ابن سیرین کی حکایات: جناب رسول خداؐ اور حضرت امام رضاؑ کا خواب و بیداری میں خرمے عطا فرمانا۔ اسماء بنت عمیس کا خواب، محمدؐ کی ولادت اور شہادت۔ فہرست وار بارہ (۱۲) تاریخی خوابوں کا تذکرہ۔ حضرت امام جعفر صادقؑ اور ابن سیرین کی چند عجیب تعبیرات۔ تاریخی مشہور پیٹو لوگوں کی حکایات: سلیمان، واثق، حجاج، عبید اللہ زیاد، میسرہ و ہلال مازنی اور معاویہ کی پُرخوری۔ معاویہ کی پُرخوری کی علت۔ سنی عالم نسائی کے نزدیک فضیلت معاویہ پر مشتمل کتاب نہ لکھنے کی علت۔ ہندوستان، ایران و قاہرہ میں تین شادیوں کا تذکرہ۔ ایک وزنی عورت کی زوال بکارت کے لئے دعوت!۔ اشعار نظامی گنجوی میں انسانی زندگی کے نشیب و فراز۔ چند متفرق اشعار۔

کشکول اظہری جلد ۲۱ کے خاص خاص عناوین

حضرت آدم علیہ السلام سے خلافت الٰہی کا آغاز حضرت امام مہدی علیہ السلام پر اختتام۔ آیت میں بنی امیہ کی خلافت اور اس کی مدت کی طرف اشارہ۔ جدول آغاز و اختتام اور مدت خلافت خلفائے اموی و عباسی۔ **خلفائے بنی امیہ** : ۱۔ معاویہ ۲۔ یزید ۳۔ معاویہ ۴۔ عبداللہ ابن زبیر ۵۔ مروان ۶۔ عبدالملک ۷۔ ولید ۸۔ سلیمان (عمر بن عبدالعزیز) ۹۔ یزید ۱۰۔ ہشام ۱۱۔ ولید ۱۲۔ یزید ۱۳۔ ابراہیم ۱۴۔ مروان کے مختصر حالات۔ ابن عباسؓ کی بصارت جانے پر معاویہ کی ملامت۔ واقعۂ حرہ میں یزیدیوں کی جسارت، مقدسات اسلام کی اہانت۔ معاویہ کو اپنی ولادت پر افسوس! خلافت سے بیزاری پر ماں کی مذمت۔ حضرت علی علیہ السلام سے محبت کے جرم میں معاویہ کے استاد کا قتل۔ خاندان اہل بیت علیہم السلام سے ابن زبیر کی دشمنی۔ ابن زبیر کے ذریعہ محمد حنفیہؓ کی اسیری، امیر مختارؓ کے ذریعہ رہائی۔ ابن زبیر کی ذلت و ہلاکت۔ روایت شاہ ولایت میں ہلاکت ابن زبیر کی بشارت۔ رسول و آل رسول علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سے مروان کی عداوت۔ دَورِ عثمان میں مرضی رسولؐ کے برخلاف، مروان کی بے جا حمایت۔ مروان کا اپنی چار اولاد کی خلافت کے لئے سچا خواب۔ شاہ مردان علیہ السلام سے مروان کی دشمنی۔ حدیث نبویؐ میں مروان کی بیحد مذمت اور اس پر لعنت۔ عبدالملک کا اپنی اولاد کی خلافت کے لئے خواب۔ عبدالملک کے زمانہ میں شیعوں کی حالت۔ سلیمان کی پُرخوری۔ عمر بن عبدالعزیز کی تاریخ ولادت، مولا علی علیہ السلام پر لعنت کی ممانعت۔ عمر بن عبدالعزیز کی عدالت، انگور کی حسرت۔ غصبِ خلافت کے باعث عمر بن عبدالعزیز پر اہل آسمان کی لعنت۔ حدیث نبویؐ میں حلال روزی کھانے کی فضیلت۔ حلال و پاک لقمہ سے عمر بن عبدالعزیز کا انعقادِ نطفہ اور اس کا قصہ۔ زمانہ سابق میں سابق الایمان کے ساتھ اہل اصفہان کی عداوت۔ اہل اصفہان سے زیادہ اہل حران کی مولائے متقیان سے بغض وعداوت۔ زمانہ سلاطین صفویہ میں سابق الایمان کے ساتھ اہل اصفہان کی محبت، شہر کی خصوصیت۔ یزید کی عشق بازی اور بربادی۔ کنیز ولید کی حالت جنابت میں امامت!۔ خلفائے بنی امیہ کی دو قسمیں ہیں۔ شامی منشی کو حروف مقطعات الٓمٓصٓ کے ذریعہ خاتمۂ حکومت بنی امیہ کی خبر دینا۔ ابو مسلم خراسانی کی غیرت و شرارت۔ **خلفائے بنی عباس** : خلفائے عباسی کے جد بزرگوار "علی" کے حالات۔ خلیفۂ عباسی کی جانب سے "علی وابوالحسن" نام اور کنیت کو بدلنے کی دھمکی۔ ۱۔ سفاح ۲۔ منصور ۳۔ مہدی ۴۔ ہادی ۵۔ رشید ۶۔ امین ۷۔ مامون ۸۔ معتصم ۹۔ واثق ۱۰۔ متوکل ۱۱۔ منتصر ۱۲۔ مستعین ۱۳۔ معتز ۱۴۔ مہتدی ۱۵۔ معتمد ۱۶۔ معتضد ۱۷۔ مکتفی ۱۸۔ مقتدر ۱۹۔ قاہر ۲۰۔ راضی ۲۱۔ متقی ۲۲۔ مستکفی ۲۳۔ مطیع ۲۴۔ طائع ۲۵۔ قادر ۲۶۔ قائم ۲۷۔ مقتدی ۲۸۔ مستظہر ۲۹۔ مسترشد ۳۰۔ راشد ۳۱۔ مقتفی ۳۲۔ مستنجد ۳۳۔ مستضئی ۳۴۔ ناصر ۳۵۔ ظاہر ۳۶۔ مستنصر ۳۷۔ مستعصم کے مختصر حالات۔ حدیث علوی میں تاسیس شہر بغداد کی پیشین گوئی۔ بیٹے کی محبوبیت کے لئے منصور کی تدبیر۔ منصور و غلام اور کنیز کا عجیب حافظہ، اصمعی کا انتقام و انعام۔ حدیث نبویؐ میں حرام روزی کھانے کی مذمت۔ لقمۂ حرام کا اثر، قبولیت قضاوت و تعلیم اہل شقاوت۔ خلیفہ ہادی عباسی کی عاشقی، "غدار کنیز" کی غداری۔ ہارون کے وزیر سے شیعوں کی حاجت روائی کیلئے حضرت کاظم علیہ السلام کی تاکید۔ حدیث حضرت علی علیہ السلام: باپ اور استاد کے احترام میں اٹھو!۔ واقدی اور دوستوں کے ایثار کی عجیب داستان، مہر لگی ہوئی تھیلی کی واپسی۔ فضل کے گھر معتصم کی دعوت اس کی جان کی حفاظت۔ حکم متوکل ملعون سے ابن سکیتؒ کی دردناک شہادت۔ شاہ ولایت کی شان میں متوکل کی جسارت۔ متوکل کی جسارت سے بیٹے کے ہاتھوں اس کا قتل۔ اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ متوکل کی بیحد عداوت۔ زائرین نجف و کربلا پر متوکل کی سختی، سترہ (۱۷) مرتبہ روضہ کی تخریب۔ حدیث نبویؐ میں بیری کاٹنے پر لعنت کا راز۔ عہد متوکل میں "نیکی کر اور دریا میں پھینک!" کا بہترین مصداق۔ معتضد کی سادات کرام کے ساتھ مہربانی کا راز۔ حدیث علوی میں معتضد کی صلہ رحمی کی پیشین گوئی۔ ہر چھٹے اور دوسرے بھی عباسی خلیفہ پر آفت، خلع خلافت کی حکایت۔ حدیث علوی میں قتل مقتدر کی خبر۔ مشہور کاتب "ابن مُقلہ" کے مختصر حالات۔ ابن مُقلہ کی قاری ماشاء اللہ!۔ بغداد میں "قاہر" عباسی کی منصوری جامع مسجد میں گدائی۔ دس (۱۰) مرتبہ باغ فدک کی واپسی۔ بغداد میں تین (۳) اندھے خلفاء کا اجتماع!۔ حدیث علوی میں قتل عزالدولہ کی پیشین گوئی۔ عضدالدولہؒ کی عظیم خدمات۔ عباسی خلیفہ "مستنجد" کا خلافت کے لئے سچا خواب۔ حدیث علوی میں حملات چنگیز خان کی پیشین گوئی۔ مدت خلافت خلفائے عباسی اور شعر سعدی۔ زوال خلافتِ بنی عباس کا سبب، وزیر علقمی کی بہترین تدبیر۔ بنی عباس کی حکومت میں حضرت صادق علیہ السلام کی صبر و سادگی کی نصیحت۔ خزائن خلفائے عباسی کے نفائس۔ ایرانی بادشاہ خسرو پرویز کے نفائس۔ بادشاہ فخر الدولہ دیلمی، کفن کا محتاج!۔ **سلاطین اودھ** کی اصلیت۔ اودھ کی وجہ تسمیہ، سلطنت اودھ کی تاسیس۔ لکھنؤ کی وجہ تسمیہ، حسینوں کا اجتماع اور تاسیس۔ "سعادت خانؒ برہان الملک" سے "برجیس قدر" تک تمام بارہ (۱۲) سلاطین اودھ کے مختصر حالات۔ لکھنؤ میں ہندوستانی بادشاہ کی تمام ایرانیوں پر عام بخشش۔ لکھنؤ قیصر باغ اور واجد علی شاہؒ کے حالات۔ شاہی تاج میں قیمتی جواہرات۔ لکھنؤ پر انگریزوں کا حملہ، واجد علی شاہؒ کی گرفتاری۔ حضرت محلؒ کی جرأت، انگریزوں کے خلاف بغاوت، ان کی ہزیمت۔ انگریزوں کا تسلط اور دائرۂ حکومت۔ قحط میں بڑے امامباڑے اور مسجد آصفی کی تعمیر۔ لکھنؤ کے بعد کلکتہ میں ترقی، شاندار عزاداری۔ واجد علی شاہؒ کی بے تعصبی کا ایک نمونہ۔ برجیس قدرؒ کا نیپال فرار اور وہیں حضرت محلؒ کی وفات۔ کشکول اظہری کی بعض جلدوں (۱، ۲، ۱۱، ۱۶) کے **مستدرکات** ۔ ملا جلال الدین سیوطی کا مذہب شیعہ اثنا عشری قبول کرنا۔ اردو، انگریزی، سنسکرت، عربی، فارسی کا سب سے بہلا لغت۔ سورۂ فتح میں عَلَیْہُ اللّٰہ کے "ہ" پر "پیش" کے متعلق مزید تحقیق و تفصیل۔ شیعہ اور اہل سنت کی جن کتابوں میں کوئی تفصیل نہ مل سکی۔ آیت الکرسی کے متعلق مزید تحقیق و تفصیل۔ جن علماء کے نزدیک آیت الکرسی خالدون تک ہے۔ جن علماء کے نزدیک آیت الکرسی اَلْعَظِیْم تک ہے۔ آیت الکرسی کے بارے میں آقائے قمیؒ کا نظریہ۔ آثار و بارگاہ اہل بیت عصمت علیہم السلام کے ساتھ وہابیوں کی جسارت۔ سامرا روضۂ عسکریین علیہما السلام میں زبردست بم دھماکہ اور تخریب۔

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج مولانا سید حسین مہدی حسینی قمی دام ظلہ العالی

مرکز تحقیات الحیاۃ ممبئی (ہندوستان)

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

﴿صاحبِ صحیفہ خاتون﴾

عورت، نمود ہستی وارتقائے حیات کی کلید ہے لیکن اسے انسانی تاریخ میں وہ مقام ومرتبہ نہ مل سکا جس کی وہ مستحق تھی، وہ ہر دور میں مردوں کی ظلم وزیادتی کے سبب خون کے آنسو روتی رہی، اس کی درد بھری کہانی مردوں کی جبین شعور کو عرق انفعال سے نمناک کرنے والی بنی ہوئی ہے.

عورت، تھی جسے مرد کی چتا پر جلایا گیا.

عورت، تھی جسے زندہ درگور کیا گیا.

عورت، تھی جس پر بدنفسوں نے تیر نظر چلائے.

عورت، تھی جس کے آبگینۂ عفت کو ہوس پرستوں نے بار بار چکنا چور کیا.

عورت، تھی جسے تہذیب وتمدن کے نام پر بے پردہ کیا گیا.

عورت، تھی جسے مساوات کی لالچ دلا کر کوچہ وبازار میں تشہیر کیا گیا.

عورت کو اس کا صحیح حق دلانے کے لئے بڑے بڑے دانشمند، رفارمر اور

قائد اٹھے لیکن سب کی سعی وکوشش بے سود وبے ثمر رہی، اس سنگلاخ وادی کو اگر کسی نے فاتحانہ عبور کیا ہے تو وہ صرف اور صرف آمنہ (رضی اللہ عنھا) کا یتیم، قرآن کا مبلغ اعظم، عصمت کبریٰ کا مالک، حقیقت ہستی سے آشناء، اسلام کا نظام فطری پھیلانے والا، فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) جیسی اسوۂ زنان خاتون کا چہیتا باپ محمد عربی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تھا.

اسلام نے عورت کو جو اعلیٰ حیثیت بخشی اس کی مثال نہ کل کے دور جاہلیت میں ملتی ہے اور نہ آج کے دور علم وترقی میں.

اسلام، روئے زمین پر پہلا وہ نظام ہے جس نے عورت کو مرد کے شانہ بشانہ خلقت ہستی کا شریک قرار دیا.

اسلام نے عورت کو اس کی صحیح منزل سے روشناس کرایا اور اس کے کھوئے ہوئے وقار کی بازیابی کے لئے مسلسل جد وجہد کی اور اسے اپنی خاص نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا. (سورۂ روم: ۳۰/۲۱) اور جب حضرت احدیت نے عطاو جزا کے مستحقین کا تذکرہ کیا تو اس میں عورت کو قدم قدم پر مرد کے برابر رکھا.

قرآن حکیم کا ارشاد ہے:

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، اطاعت گذار مرد اور اطاعت گذار عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، صابر مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، خاکسار مرد اور خاکسار عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے

والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، پاکباز مرد اور پاکباز عورتیں.(سورۂ احزاب:۳۳/۳۵)

مساوات کے ان سارے بیانات کے باوجود کچھ حدیثیں ایسی ہیں جن میں عورت کو ناقص العقل... جیسے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے مگر درحقیقت ان جیسی حدیثوں سے عورت کی مذمت مطلوب نہیں ہے بلکہ تقاضائے جسمانی کا تذکرہ کیا گیا ہے جس سے مرد کو بھی مستثنیٰ نہیں رکھا گیا ہے.

انسان، روح و جسم کا مجموعہ ہے، اس کا جسم کثیف اور روح لطیف ہے.

قرآن حکیم میں بے شمار ایسی جگہیں ہیں جہاں انسان کو جسم خاکی کے پست اثرات کی وجہ سے چغلخور، فسادی، حریص اور ظالم کہا گیا ہے اور روح کی عظمت کے پیش نظر، خلیفۂ برحق، قبلۂ ملائکہ، بر و بحر کا عبور کرنے والا اور کمالات الٰہیہ کا مظہر بتایا گیا ہے لہٰذا ناقص العقل جیسی روایات میں عورت کے جسمانی پہلو کی طرف اشارہ ہے.

یہ اور بات ہے کہ اسلام دشمن سازشوں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے ایسی حدیثوں کا سہارا لیا ورنہ، مصرع:

"وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ!" اقبال

اسلامی نقطۂ نظر سے مرد و عورت دو الگ الگ سلطنت کے سربراہ ہیں، عورت، الفت و محبت و شفقت، حسن و جمال اور نرم دلی کا محور ہے اور مرد، زحمت و مشقت و ہمت و صولت اور جرأت کا مرکز ہے لیکن اپنی مستقل حیثیت کے باوجود دونوں ایک

دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے لہٰذا جب یہی مرد و عورت ازدواجی زندگی میں جڑتے ہیں تو دونوں کی ذمہ داریاں الگ، دونوں کے تقاضے مختلف ہوا کرتے ہیں.

اگر قرآنی اصولوں کے سایہ میں رہ کر یہ اجتماع آگے بڑھے تو نہ کہیں طلاق وٹکراؤ کا مسئلہ اٹھے گا، نہ خودسوزی وخودکشی کی واردات سامنے آئے گی.

ان مختصر سطروں میں اس کی گنجائش نہیں کہ عورت سے متعلق اسلام نے جو فلسفہ لازوال پیش کیا ہے اس کی طرف اشارہ کیا جائے لیکن یہ مسلم ہے کہ اسلام نے جو قانون بنایا ہے آج نہیں کل سہی اسے علمی حلقوں سے حمایت حاصل ہوگی کیونکہ اسلام نے محبت جیسی نہ دیکھی جانے والی چیز کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے حکم دیا ہے لہٰذا ایک جگہ ارشاد فرمارہا ہے:

اگر متعدد بیویوں کے درمیان عدالت نہ کرسکو تو ایک ہی پر اکتفا کرو. (سورۂ نساء:۳/۴)

دوسری جگہ فرماتا ہے:

تم چاہتے ہوئے بھی اپنی بیویوں کے درمیان عدالت نہیں برت سکتے. (نساء:۱۲۹/۴)

ہشامؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا:

"کیا آیت میں خدا نے محال کا حکم دیا ہے؟ جیسا کہ ابوالعوجاء کہتا ہے."

حضرت نے فرمایا: نہیں! پہلی آیت میں خدا نے نان ونفقہ کے درمیان عدالت ومساوات کا حکم دیا ہے یہ ہر انسان کے لئے ممکن ہے اور دوسری آیت بتارہی ہے کہ ایک سے زائد بیویوں کے درمیان محبت میں مساوات نہیں ہوسکتی.

اسلام نے عورت کے فطری جذبوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے ہر شعبہ زندگی میں آزادی دی ہے، عورت دینی ضابطوں میں رہتے ہوئے خدیجہ کبریٰ (سلام اللہ علیہا) کی شکل میں ملیکۃ العرب اور فاطمہ بنت اسد (سلام اللہ علیہا) کی صورت میں آمنہ (سلام اللہ علیہا) کے لال حضرت مرسل اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حامی و سرپرست بن سکتی ہے، عورت جذبہ دینی سے سرشار دل کے ساتھ کوفہ وشام کے درباروں کے افسوں کو ناکام بنا سکتی ہے۔

حقوق نسواں کے نام پر دنیا جس قدر چاہے اسلام پر حملے کرے لیکن حق تو یہ ہے کہ جناب فاطمہ زہرا (علیہا السلام) جیسی خاتون کی موجوگی کے بعد اسلام کے دامن پر حق تلفی کا کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔

جناب فاطمہ زہرا (علیہا السلام) کا وجود، عورتوں کے سر کو ہمیشہ افتخار سے اونچا کئے رہے گا، یہ ہوتا رہتا ہے کہ ایک عام عورت کی آغوش میں انسانیت کا کھیون ہارا، جنم لے لیکن خود اس عورت کی حیثیت ایک ماں سے زیادہ نہیں ہوتی مگر جناب فاطمہ زہرا (علیہا السلام) ایسی ذی شرف خاتون ہیں جن کی آغوش کے گیارہ (۱۱) معصوم نمائندوں اور اماموں نے شہزادی کی تعظیم وتکریم صرف ماں ہونے کی وجہ سے نہیں کی بلکہ اس تکوینی شرف کی وجہ سے کی جس کا اظہار خود رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لہٰذا جب بھی جناب فاطمہ زہرا (علیہا السلام) آپ کی بزم میں تشریف لاتیں تو آپ شہزادی کے استقبال میں کھڑے ہو جاتے۔

کیا صنف نسواں اس بات پر نازاں نہیں ہے کہ شہزادی کی زبان سے نکلی ہوئی بات، کلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح "حدیث" کہی جاتی ہے، ان کی خوشی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی اور ان کی ناراضگی، خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غضب کا سبب ہے۔

یہ شرف ہی تو ہے کہ جناب فاطمہ زہرا (علیہا السلام) کی یتیمی کے بعد ان کی تسلی و دلاسہ کے لئے ملائکہ روزانہ آتے اور آپ کے غم کو ہلکا کرتے، ملائکہ اور شہزادی کے درمیان کی گفتگو عام بات چیت نہیں تھی بلکہ قیامت تک زمین پر ہونے والے چھوٹے بڑے واقعات پر مشتمل تھی جسے حضرت علی علیہ السلام نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا تھا جسے "مصحفِ فاطمہ علیہا السلام" کہا جانے لگا۔

آل محمد علیہم السلام علم لدنی کے مالک تو تھے لیکن اس کے باوجود یہ حضرات اپنے بزرگوں سے ملنے والی میراث علمی سے بھی استفادہ فرماتے تھے۔

کتاب کافی کی روایت کے مطابق ان حضرات کے پاس:

- قرآن کے ہر زِیر و زَبر کا علم تھا۔
- جفر جیسی کتاب ہے جس میں انبیاء، اوصیاء اور علمائے بنی اسرائیل کے حالات درج ہیں۔
- جامعہ جیسا ستر (۷۰) ہاتھ کا طولانی قلمی مسودہ ہے جسے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے املا پر تحریر کیا تھا۔

◉ جفر ابیض'' نامی کتاب بھی ہے جس میں زبور، توریت، انجیل اور مصحف فاطمہ علیہا السلام یکجا ہے.

◉ ''مصحف فاطمہ'' علیہا السلام کا حجم ہمارے قرآن کے تین برابر ہے اس میں وہ مطالب پائے جاتے ہیں جو قرآن حکیم میں بیان نہیں کئے گئے ہیں.

چونکہ اس مصحف کو آسمانی کتابوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے لہٰذا جس طرح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا مرتبہ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ جتنے بھی حاملان کتب آسمانی ہوئے ہیں ان سے افضل و اعلیٰ ہے اسی طرح ''مصحفِ فاطمہ'' علیہا السلام بھی توریت، زبور، انجیل اور ابراہیمی صحیفوں سے افضل و برتر ہے.

مصحفِ فاطمہ علیہا السلام فضیلت و عظمت میں قرآن کے بعد عظیم علمی کتاب ہے.

برادر گرامی قدر جناب حجۃ الاسلام مولانا کرار حسین صاحب اظہری کی فرمائش پر یہ چند سطریں لکھ دی ہیں امید ہے کہ ان کی ترتیب کردہ کتاب میں ''مصحفِ فاطمہ'' علیہا السلام سے متعلق بہت سے اچھوتے پہلوؤں کی طرف اشارہ ہوگا.

لکھنؤ مدرسہ واعظین کے قیام میں کچھ کتابیں ''مصحفِ فاطمہ'' علیہا السلام سے متعلق نظر سے گذری تھیں لیکن قدیم کتابوں کی زبانیں ایسی نہیں رہیں جن کو آج زندہ کیا جائے، برادر گرامی کی یہ بروقت تحریر نہایت مستحسن اقدام ہے، خدا ہمیشہ ان کے قلم کو رواں دواں رکھے، آمین.

سید حسین مہدی حسینی ممبئی (ہندوستان)۔ ۲۰۰۳ء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

مُقدّمہ

الحمد للہ الذی فطر السماوات العلٰی و الارضین السفلٰی هو الذی انزل الصحف علٰی ابراهیم و موسٰی من المرسلین و الانبیآء و بیّن فیها سُبُل الرشد و الهُدیٰ ثم الصلوٰۃ والسلام علٰی رسوله و حبیبه محمّد ؐ المصطفٰی الذی کان یتلو صحفاً مطهرة و علٰی خلیفته و کاتب وحیه علیّ ؑ المرتضٰی و زوجته فاطمة الزهرآء المحدّثة الصّدّیقة الکبریٰ و علٰی اولادهما النجباء لاسیما بقیة اللہ الامام الثانی عشر الحجة المنتظر (عجّل اللہ تعالٰی فرجه الشریف) الوارث والمحافظ للصُحُف السماویة و لمصحف فاطمة علیها السلام واللعن علٰی اعدآئهم و منکری فضآئلهم من المخالفین الناکثین و القاسطین والمارقین الٰی قیام یوم الدین، امّابعد.

کتاب حاضر اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے بڑا مناسب تھا کہ مشہور ومعروف علماء و محققین کے قلم سے ظہور میں آتی کتب خانوں میں کافی تلاش اور کوشش کے باوجود ''مصحف فاطمہ'' علیہا السلام کے سلسلہ میں فارسی میں کوئی کتاب نہیں مل سکی البتہ بعض کتابوں مثلاً اعیان الشیعہ وغیرہ میں اس کی بہت مختصر بحث ہے لیکن حقیقت کے متلاشی کے لئے اس کے مطالعہ کے بعد بھی تشنگی دور نہیں ہوتی تھی لہٰذا ہم نے بسم اللہ کہہ کر قدم آگے بڑھائے

خداوند عالم کی توفیق اور حضرت بقیۃ اللہ الاعظم (عَجَّلَ اللہُ فَرَجَہُ الشَّرِیف) کی خاص عنایتوں سے راستے کھل گئے جب بحار، کافی اور ہمارے استاد بزرگوار حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے حاج شیخ جعفر الهادی (خوشنویس) دام ظلہ العالی کے جزوہ سے تقریباً آدھا مواد فراہم ہو چکا تو ایک عاملی عالم دین آقائے اکرم برکات دام ظلہ العالی کی کتاب کا نام کانوں سے ٹکرایا بڑی خوشی ہوئی واقعاً دیکھنے اور مطالعہ کے بعد پتہ چلا کہ ان کی کتاب اس موضوع پر بہت عمدہ تالیف ہے انھوں نے تقریباً ایک سو اِکانوے (۱۹۱) منابع سے اپنی کتاب کو مرتب فرمایا میں ان کے لئے مزید توفیقات کی دعا کرتا ہوں.

اس کتاب حاضر کے اکثر مطالب انھیں کی کتاب "حقیقة مصحف فاطمة (علیہا السلام) عند الشیعة" سے لئے گئے ہیں اور بہت سے مطالب کا اضافہ بھی کیا گیا ہے تا کہ یہ کتاب مکمل طور سے مفید ثابت ہو تمام مطالب کے حوالے دیئے گئے ہیں اگر کسی مقام پر حوالہ نہ ہو تو اس طرح کے اکثر مطالب خود یا حقیر کی جانب سے ہیں یا سہو ونسیان کی وجہ سے حوالہ چھوٹ گیا ہے.

مطالب کے نقل کرنے میں مکمل طور سے امانتداری کی رعایت کی گئی ہے اگر کسی کتاب سے کسی مطلب کے نقل کرنے کے دوران کسی لفظ یا جملہ کا اضافہ کیا گیا تو غالباً یہ کوشش کی گئی ہے کہ اضافہ شدہ بات دو کروشوں [...] کے درمیان میں ہو یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ اگر کوئی خوبی وہنر ہو تو اس سے اصلی مولف، مصنف یا مترجم وغیرہ کی تعریف ہو اور اگر خدانخواستہ کوئی نقص وعیب ہو تو وہ بھی اسی کی طرف منسوب کیا جائے کیونکہ "نقل کفر، کفر نباشد".

واضح رہے کہ اس کتاب کی ترتیب وتدوین کے دوران اکثر ایسا ہوا کہ حقیر کتب خانہ میں سب سے پہلے پہونچا اور سب سے آخر میں وہاں سے نکلا بلکہ نکالا گیا پھر بھی خدا کا شکر گزار ہوں کہ مطلوبہ کتابیں دستیاب ہوگئیں کیونکہ فارسی مثل ہے "جوینده یابنده" ڈھونڈنے سے خدا مل جاتا ہے یہ حقیقت میرے لئے روشن ہوگئی کہ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا: اور جن

لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا انھیں ہم ضرور اپنی راہ کی ہدایت کریں گے. [۱]

ہمارے استاد آقائے خوشنویس دام ظلہ نے درس کے دوران اظہار فرمایا: ''کاش توفیق حاصل ہو جاتی اور فرصت مل جاتی تو ''مصحف فاطمہ'' علیہا السلام کی تکمیل ہو جاتی!''

حقیر کو اسی دن سے یہ سن کر تمنا تھی کہ استاد کے جزوہ کا اگر اردو میں ترجمہ ہو جاتا تو بڑا اچھا ہوتا لوگ اس سے مستفید ہوتے چنانچہ اسی جذبہ کے تحت اِس کتاب کی ترتیب و تدوین میں جلدی کی اِس وقت ''مصحف فاطمہ'' علیہا السلام فارسی میں اور عنقریب اردو میں بھی شائع ہو جائے گی. (ان شاءاللہ)

اس امر کی بھی توضیح ضروری ہے کہ چونکہ استاد خوشنویس کے مطالب، جزوہ کی صورت میں تھے لہٰذا حوالہ میں اس کا صفحہ نمبر نہیں دیا گیا ہے اگر یہ کتاب مقبول ہو جائے تو حقیر سے زیادہ تعریف و تحسین کے مستحق وہ علماء ہیں جن کے گرانقدر قلمی آثار سے استفادہ کیا گیا ہے.

عربی مثل ہے: اَلْفَضْلُ لِلْمُبْتَدِیْ وَاِنْ اَحْسَنَ الْمُقْتَدِیْ: فضیلت، ابتدا کرنے والے کے لئے ہے خواہ پیروی کرنے والا اس سے اچھا کر دکھائے.

پہلے جو یہ بات بیان کی گئی کہ کتب خانوں میں اس موضوع پر کوئی مستقل کتاب نہ مل سکی اس سلسلہ میں تائید کے طور پر محقق بزرگوار شیخ آقا بزرگ تہرانیؒ کی بات مِن وعَن ذیل میں نقل کی جارہی ہے موصوف نے شیعہ کتابوں کی فہرست مرتب کرنے میں بہت زیادہ زحمتیں برداشت کیں وہ فرماتے ہیں:

"مصحف فاطمة" (علیها السلام) من ودائع الامامة عند مولانا و امامنا صاحب الزمان (علیه السلام) کما روی فی عدة احادیث من طرق الائمة (علیهم السلام) منها ما فی بصائر الدرجات وقد حکاه العلامة المجلسیؒ فی اوّل البحار": مصحف فاطمہ علیہا السلام تبرکات امام علیہ السلام سے ہے وہ ہمارے آقا و مولا اور ہمارے امام حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے پاس ہے جیسا کہ ائمہ معصومین علیہم السلام کی متعدد

احادیث میں اس کی روایت کی گئی ہے ان روایات میں سے بعض کتاب بصائر الدرجات میں منقول ہیں اور علامہ مجلسیؒ نے بھی ان روایات کو بحار میں نقل فرمایا ہے۔'' [۲]

آقا بزرگ تہرانیؒ نے لفظ مصحف کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ اور نہ فرمایا اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ان کے زمانہ تک ''مصحف فاطمہ'' (علیہا السلام) کے موضوع پر کوئی کتاب لکھی گئی ہوتی تو آپ کتاب لکھنے والے کا نام بھی ضرور ذکر فرماتے۔

آقائے ناصر الدین انصاری قمی نے ایک بہت اہم خدمت انجام دی ہے آپ نے ''کتابنامۂ حضرت فاطمہ زہرا'' (سلام اللہ علیہا) میں تقریباً ۳۳۲ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ عربی، فارسی، اردو، گجراتی، انگریزی و فرانسوی زبانوں میں لکھی جانے والی کتابوں کے نام حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ درج کئے ہیں جو حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے متعلق ہیں ان ساری کتابوں کے تمام مشخصات بھی لکھے ہیں مثلاً مترجم، مصحح، سائز، ایڈیشن نمبر، تعداد صفحات، محل نشر، سال نشر و نام انتشارات اور کسی فاضل نے اشاعت کے بعد تقریباً ہر صفحہ پر چند جدید کتابوں کے نام بھی اپنے قلم سے لکھ کر مزید اضافہ کر دیا ہے یہ کتاب وزیری سائز میں ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور زمستان ۱۳۶۹ھ شمسی میں شائع ہوئی ہے افسوس کہ اس کتاب میں بھی ''الذریعہ'' کی طرح ''مصحف'' نام کی کوئی کتاب نہ مل سکی۔

تقریباً ایسا ہی ایک نہایت تحقیقی کام برادر محترم حجۃ الاسلام والمسلمین سید شہوار حسین نقوی امروہوی نے اپنی ضخیم فارسی کتاب ''تالیفات شیعہ در شبہ قارۂ ہند'' میں کیا ہے جو ابھی حال ہی میں قم مقدسہ سے رجب ۱۴۲۶ھ میں شائع ہوئی صفحہ ۵۷۶، نمبر ۱۰۶۳۰ میں مؤلف کے نام کے بغیر لکھا ہے: ''مصحف فاطمہ علیہا السلام کا ایک خطی نسخہ بنگال [ہند] کے کتب خانہ میں موجود ہے اس میں مصحف فاطمہ علیہا السلام کے متعلق شرح ہے۔'' (تالیفات... بحوالہ فہرست نسخہ ہائے خطی کتابخانۂ انجمن آسیائی بنگال، ج ۲، ص ۲۲۸)

امام خمینیؒ کی پاک و پاکیزہ روح پر ہمارا درود و سلام ہو جنھوں نے اپنے گرانقدر وصیت نامہ میں مصحف فاطمہ علیہا السلام پر فخر کیا ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:

''ہمیں فخر ہے کہ حیات بخش دعائیں جنھیں ''قرآن صاعد'' کہا جاتا ہے وہ ہمارے اماموں سے نقل کی گئی ہیں [ان کی تعلیم کردہ ہیں] ائمہ حضرات کی مناجات شعبانیہ، حضرت امام حسین علیہ السلام کی دعائے عرفہ، صحیفۂ سجادیہ جسے زبور آل محمد (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کہا جاتا ہے اور ''مصحف فاطمہ علیہا السلام'' جس کے مطالب ومندرجات خداوند عالم کی جانب سے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو الہام کئے گئے یہ ساری کتابیں ہماری ہی ہیں۔'' [۳]

خدایا! رہبر معظم انقلاب حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید علی حسینی خامنہ ای دام ظلہ العالی کا سایہ قائم ودائم رکھ! (آمین!)

اس توفیق پروردگار پر میں اس کا بے حد شکر گزار ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدایا! مجھ حقیر کو جو یہ اسلام اور مسلمین کی خدمت اور حق وحقانیت کے اعلان کی فرصت عنایت کی تجھے حضرت زہرا علیہا السلام کے زخمی پہلو کا واسطہ اسے بطور احسن واکمل قبول فرما اور آئندہ اس سے بھی زیادہ توفیقات سے نواز تا کہ میں اجتماعی خدمت انجام دینے میں ہمیشہ آگے آگے رہوں اور دیگر حضرات بھی اس گناہگار کے قلمی آثار سے استفادہ کرسکیں اس طرح میرے لئے ثواب کا ذخیرہ ہوتا رہے اور وہ اُس دن کام آئے جس دن لَا یَنفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُونَ: نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد!

آخر میں اپنے ہموطن بزرگ عالم دین صدر العلماء مولانا مسرور حسن صاحب قبلہ مجیدی دام ظلہ العالی کا نہایت شکر گزار ہوں کہ انھوں نے تقریظ لکھنے کے علاوہ پوری کتاب کو دیکھا جابجا اصلاح بھی کی مفید مشورے دیئے میں نے سب پر عمل کیا موصوف نے ایک مقام پر باب پنجم میں جس کا عنوان یہ ہے:

''مصحف فاطمہ علیہا السلام باعث خنکی چشم ائمہ علیہم السلام'' تاریخ میں دو یادگار ''لَولا'' ہیں: ا۔ عمر نے بارہا کہا: لَولا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ: اگر حضرت علی علیہ السلام نہ ہوتے تو میں (عمر) ہلاک اور نیست ونابود ہو جاتا!''

اس کے بعد میرے لئے یہ دعائیہ مشہور جملہ لکھا: ''احسنت! اللہ کرے زور قلم اور زیادہ!''

میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے یہ دیکھا کہ انھوں نے فارسی وعربی اشعار کا اردو میں بہترین منظوم ترجمہ بھی کر دیا ہے موصوف کا جس قدر بھی شکریہ ادا کروں کم ہے خدا انھیں جزائے خیر دے، مدرسہ حجتیہ کے پرنسپل حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے محامی کا بھی بیحد متشکر ہوں.

حجۃ الاسلام والمسلمین عالی جناب مولانا الحاج سید حسین مہدی حسینی صاحب قبلہ کا بھی نہایت شکر گزار ہوں انھوں نے مفصل اور مدلل تقریظ لکھ کر مجھ پر احسان فرمایا خداوند عالم تمام بزرگوں کا سایہ قائم رکھے ہمیشہ اسی طرح ان کی سرپرستی حاصل رہے ان کی قدردانی سے حوصلے بلند ہوتے ہیں.

یہ کتاب پانچ (۵) سال پہلے تیار ہو چکی تھی لیکن بعض وجوہات کی بنا پر تاخیر ہوتی گئی یہاں تک کہ اب زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائقین کی خدمت میں پہنچ رہی ہے.

تین (۳) بزرگ ایرانی علماء نے بھی لطف کیا کتاب کو باقاعدہ مہینوں اپنے پاس رکھ کر دیکھا اور مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ دیکھ کر تقریظ لکھی حوصلہ افزائی کی میں ان تمام حضرات کا بھی نہایت شکر گزار ہوں آقائے حسینی ۱۹۸۴ء میں مدرسہ حجتیہ کے پرنسپل تھے مدرسہ کے علاوہ حوزہ میں بھی درس دیتے تھے ان سے کئی کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا آپ بہترین استاد ہیں موصوف ہی نے لکھنؤ میں ہمارا ایرانی اختبار لیا تھا جس کے بعد قم مقدسہ کے حوزہ میں ورود ہوا.

آقائے خوشنویس حوزہ کے مشہور استاد ہیں متعدد مدارس منجملہ مدرسہ حجتیہ دمرعشیہ وغیرہ میں درس دے چکے ہیں اور آقائے عابدی متعدد مدارس کے علاوہ یونیورسٹی میں بھی درس دیتے ہیں حوزہ میں اصول اور فقہ کا "درس خارج" دیتے ہیں خداوند عالم ان بزرگوں کا سایہ باقی رکھے. (آمین!)

تاریخ دفاع: مورخہ ۲ / جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ قمری ۸۴/۳/۱۹ھ شمسی شب جمعہ ۱۰ / بجے سے ۱ ابجے تک.

مولف

کرار حسین اظہری مبارکپوری ہندی حوزۂ علمیہ قم مقدسہ ایران

مورخہ ۲۰ / جمادی الثانیہ ۱۴۲۲ھ ۔ روز ولادت حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام

ا

باب اوّل

تعریف مصحف

تعریف لغوی مصحف:

کچھ لوگوں کا خیال خام ہے کہ بارہ اماموں کو ماننے والوں کے پاس ایک دوسرا قرآن ہے جس کا نام ''مصحف فاطمہ'' علیہا السلام ہے اوران کا قرآن دوسرے مسلمانوں کے قرآن سے بہت زیادہ فرق رکھتا ہے.

شیعہ کی معتبر کتابوں میں لفظ ''مصحف فاطمہ علیہا السلام'' کا ذکر ہوا ہے یہاں پر سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ''صحیفہ اور مصحف'' کے کیا معنی ہیں؟ پھر آئندہ بحثوں میں اس کی وضاحت پیش کی جائے گی کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام سے مراد کیا ہے؟ ذیل میں اہل لغت کے اقوال اوران کے نظریات کو نقل کیا جارہا ہے تاکہ لفظ ''مصحف'' کے معنی خوب اچھی طرح واضح ہوجائیں:

۱۔ فرہنگ عمید میں ہے:

صَحِیفه: خط، ورق، کتاب، چھوٹی کتاب، اخبار، اس کی جمع صَحائِف اور صُحُف ہے.[۴]

مُصحَف: کتاب، خطوط اور وہ اوراق جنھیں ایک جلد میں جمع کیا گیا ہو اس

کے معنی، قرآن مجید کے بھی ہیں اور اس کی جمع ''مَصَاحِف'' ہے.[۵]

۲۔ڈاکٹر محمد معین نے اپنی فرہنگ میں لکھا ہے:

مُصْحَف: یہ اِصْحَاف کا اسم مفعول ہے:۱۔ایسے اوراق کا مجموعہ جنھیں ایک جلد میں رکھا جائے ،جلد۲۔کتاب ۳۔کتاب آسمانی ۴۔قرآن (اسم خاص ہے).[٦]

صُحُف: یہ صحیفہ کی جمع ہے، خطوط کتابیں.[۷]

۳۔محقق بزرگوار دہخدا نے لکھا ہے:

صَحِیفه :خط،اس کی جمع صَحَائف اور صُحُف ہے،لکھا ہوا خط، کتاب (منتہی الارب) کتاب اور رسالہ.(غیاث اللغات)[۸]

مُصْحَف، مَصْحَف، مِصْحَف :جمع کیے گئے خطوط (ناظم الاطباء) کاپی، اس کی جمع مَصَاحف ہے (منتہی الارب) جس میں صحیفے اور رسالے جمع کیے گئے ہوں (غیاث) ایسے اوراق کا مجموعہ جنھیں ایک جلد میں رکھا جائے، جلد، مجلد.[۹]

۴۔مصباح المنیر میں ہے:

الصحیفة:قطعة من جلد او قرطاس کتب فیه...والجمع:صحف (بضمتین) و صحائف.

المُصْحَف: بضم المیم اشهر من کسرها: صحیفہ،کھال یا کاغذ کا وہ ٹکڑا جس پر لکھا جائے...جمع صُحُف (بہ ضم صاد وحاء) اور صحائف ہے.

مُصْحَف: (بہ ضم میم) مِصْحَف (بہ کسر میم) سے زیادہ مشہور ہے۔ [۱۰]

۵۔ مجمع البحرین میں ہے:

الصحيفة : قطعة من جلد او قرطاس كتب فيه ومنه صحيفة فاطمة عليها السلام روى ان طولها سبعون ذراعاً...والمُصْحَف: بضم الميم اشهر من كسر ها: صحیفہ، کھال یا کاغذ کا وہ ٹکڑا جس پر لکھا جائے اور صحیفۂ فاطمہ علیہا السلام بھی اسی قبیل سے ہے روایت کے مطابق وہ صحیفہ ستر (۷۰) ہاتھ طولانی ہے... مُصْحَف (بہ ضم میم) مِصْحَف (بہ کسر میم) سے زیادہ مشہور ہے۔ [۱۱]

۶۔ مفردات راغب میں ہے:

الصحيفة: المبسوط من الشيء كصحيفة الوجه والصحيفة التى يكتب فيها و جمعها صحائف وصحف..والمصحف ما جعل جامعاً للصحف المكتوبة وجمعه مصاحف: ہر پھیلی ہوئی چیز کو صحیفہ کہتے ہیں جیسے چہرہ کی کھال اور صحیفہ وہ چیز ہے جس پر لکھا جائے اس کی جمع صحائف وصحف ہے... مصحف وہ چیز ہے جو چند لکھے ہوئے صحیفوں پر مشتمل ہو اس کی جمع، مصاحف ہے۔ [۱۲]

۷۔ المنجد میں لکھا ہے:

الصحيفة: ج: صَحائف وصُحُف: القرطاس المكتوب. الورقة

من الکتاب بوجهيها. الجريدة.

المَصحف، المِصحف، المُصحف: ج: مَصاحِف: ماجُمِع من الصُحُف بين دَفَّتی الکتاب المشدود: صحیفہ کی جمع، صحائف وصحف ہے یعنی لکھا ہوا کاغذ، ورق.

مصحف یعنی کتاب، مجلد کتاب اس کی جمع مصاحف ہے. [۱۳]

۸۔ فرہنگ نظام میں ہے:

مُصحف: ا۔ لکھے ہوئے اوراق کا مجموعہ جسے کتاب کہتے ہیں ۲۔ قرآن مجید. [۱۴]

۹۔ لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں ہے:

صَحِيفه: وہ چیز جس میں لکھا جائے اس کی جمع صحائف، صُحُف اور صُحْف ہے... مُصْحَفٌ و مِصْحَفٌ: لکھے ہوئے اوراق کا مجموعہ جسے مجلد کردیا گیا ہو جس میں چند صحیفے جمع ہوں... ازہری نے کہا: مصحف کو اس لئے مصحف کہا جاتا ہے کہ اس میں لکھے ہوئے صحیفے جمع کردیئے جاتے ہیں جو مجلد ہوتا ہے، فرا نے کہا: اس لفظ کو مصحف اور مِصحف کہا جاتا ہے... [۱۵]

۱۰۔ معجم مقاییس اللغۃ میں ہے:

صُحُف: اس کے اصلی معنی انبساط اور گستردگی (پھیلاؤ) کے ہیں اسی لئے کھلتے ہوئے چہرہ کو صحیفہ کہا جاتا ہے جس صفحہ پر کوئی بات لکھی جاتی ہے اسے بھی

صحیفہ کہا جاتا ہے چونکہ کاپی اور کتاب وغیرہ میں لکھنے کے لئے جگہ بالکل کھلی ہوئی ہوتی ہے اسی لئے ان کو بھی صحیفہ کہا جاتا ہے.[۱٦]

صَحِیْفَه: چمڑے یا کاغذ کا وہ ٹکڑا جس پر لکھا جائے اسے صحیفہ کہتے ہیں.[۱۷]

مُصحَف: اس وجہ سے مصحف کہتے ہیں کہ دو دفتیوں کے درمیان اس میں بہت سے نوشتے ہوتے ہیں.[۱۸]

مُصحَف: عام طور سے مصحف چند صحیفوں اور صحف سے تشکیل پاتا ہے.[۱۹]

اس تفصیل کے بعد اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ صحیفہ اور مصحف کے اصل لغوی معنی انبساط (کھلنے) اور تسطح (ہموار ہونے) کے ہیں خواہ وہ چیز کوئی دھات مثلاً تانبا وغیرہ ہو یا چمڑا یا کاغذ البتہ یہ شرط ہے کہ وہ لکھنے کے لئے ہو.

اِس وقت لکھنے پڑھنے کے آلات میں بہت ترقی ہو چکی ہے شروع شروع میں خاک اور گل پر لکھا جاتا تھا پھر پتھر پر لکھا جانے لگا اس کے بعد آہستہ تانبے، پتے، لکڑی اور درخت کی چھالوں پر لکھا جانے لگا پھر دھیرے دھیرے اتنی زیادہ ترقی ہوئی کہ انسان نے جانوروں کی کھال پر دباغی کی قدرت حاصل کر لی خاص طور سے ہرن، گائے اور اونٹ کی کھالوں پر دباغی کے بعد لکھا جانے لگا اس کے بعد اہل مصر اور چین نے کاغذ، ایجاد کئے رومی لوگ سفید ریشمی کپڑوں پر لکھتے تھے.[۲۰]

کتابت، کتاب اور کاپیوں کی ان مختلف فضاؤں کو "صحیفہ، صحف

اور مصحف“ کہا جانے لگا اسی لئے گزشتہ ایام میں لفظ مصحف کوئی خاص عنوان نہیں رکھتا تھا اور کسی معین ومخصوص کتاب کا نام نہ تھا اسلام سے پہلے بھی اس کی کوئی خاص اصطلاح نہ تھی کیونکہ جن کاغذوں پر لکھ دیا جاتا ان پر لفظ مصحف کا اطلاق ہونے لگتا تھا اسلام سے پہلے جن دینی کتابوں کو لفظ صحف ومصحف سے یاد کیا گیا ہے وہ صرف اس لئے ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے انبیاء کی لوحیں اور لکھی ہوئی باتیں ان میں موجود ہیں۔ [۲۱]

فرق بین صحف ومصحف:

اکثر اہل لغت نے جس خاص نکتہ کی طرف متوجہ کیا وہ یہ ہے کہ لفظ مصحف کی تعریف کرتے وقت اس میں جامعیت کے علاوہ ایک قید کا اضافہ کیا کہ مصحف وہ چیز ہے جس کے مطالب لکھنے کے بعد دو دفتیوں کے درمیان قرار دیئے گئے ہوں یہ قید اکثر کتب لغت جیسے تاج العروس (۱۶۱/۶) لسان العرب (۱۸۶/۹) صحاح اللغۃ (۱۳۸/۴) العین (۱۲۰/۳) میں موجود ہے۔

صحف اور مصحف میں فرق یہ ہے کہ صحف کا صرف اوراق والواح پر اطلاق ہوتا ہے لیکن جب انھیں اوراق کو جمع کر کے سب کا صرف ایک مجموعہ بنا دیں پھر دو لوح یا دو دفتیوں کے درمیان رکھ دیں تو وہ مصحف کہلائے گا اسی لئے لفظ مصحف کی یہ مختصر اور جامع ومانع تعریف کی گئی ہے:

المصحف: هو الجامع للصحف المكتوبة بين الدَّفتين: مصحف لکھے ہوئے صحف کے ایسے مجموعہ کو کہتے ہیں جو دو دفتیوں کے درمیان میں ہو.

اگر تاریخ میں یہ عبارت موجود ہے: ''قرآن کو مصحف میں رکھا گیا'' تو اس سے مراد یہ ہے کہ پہلے اس کو پراگندگی سے نکال کر اس کے اوراق والواح کو اکٹھا کیا گیا پھر دو دفتیوں کے درمیان رکھ دیا گیا انھیں دو عنوان کے اعتبار سے قرآن اور مصحف کے درمیان فرق ہے.[۲۲]

لفظ مصحف کے حرکات:

آقائے اکرم برکات عاملی دام ظلہ العالی نے فرمایا: مصحف کے لغوی معنی بیان کرنے سے پہلے یہ بیان کردینا مناسب ہے کہ اہل لغت کے اقوال کا تتبع کرنے کے بعد یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس لفظ کو حسب ذیل تین (۳) حرکتوں اور طریقوں سے پڑھا جاسکتا ہے:

ا۔ المُصْحَف: [بہ ضم میم] یہی مشہور ہے اور [۲۳] یہ لفظ اسم مفعول ہے. [۲۴] یہ لفظ یا قیس کی لغت ہے جیسا کہ عبید نے ذکر کیا ہے.[۲۵]

۲۔ المِصْحَف: [بہ کسر میم] عرب کے نزدیک میم پر ضمہ، ثقیل تھا لہٰذا اسے کسرہ دے دیا جیسا کہ فرّا سے منقول ہے.[۲۶] یا لغت تمیم ہے جیسا کہ ابن عبید نے ذکر کیا ہے.[۲۷]

۳۔الْمَصْحَف: [بہ فتح میم] کسائی کے علاوہ کسی بڑے اہل لغت نے ''میم'' پر ''فتحہ'' نہیں دیا ہے۔[۲۸]

لفظ مصحف کی مزید وضاحت:

زبان وادب کے ماہرین نے لکھا ہے: اَلْجَامِعُ لِلصُّحُفِ الْمَکْتُوبَةِ بَیْنَ الدَّفَّتَیْنِ: لکھے ہوئے صحیفوں کے ایسے مجموعہ کو مصحف کہتے ہیں جو دو دفتیوں کے درمیان میں ہو۔[۲۹]

اس تعریف میں خصوصی طور پر دو لفظ ''المصحف اور الدفتین'' زیادہ توجہ اور اہمیت کے حامل ہیں لہٰذا مصحف کی تعریف کرنے سے پہلے مقدمہ کے طور پر ان دو لفظوں کی وضاحت کر دینا ضروری ہے پھر اصل مطلوب پر تفصیلی بحث کی جائے گی:

الصُّحُف: یہ لفظ صَحِیْفَة کی جمع ہے اور صحیفہ وہ چیز ہے جس کی تعریف میں کہا گیا ہے: ''ہر وہ چیز جس پر لکھا جائے خواہ وہ پتے ہوں یا کاغذ یا ان کے مانند دوسری چیزیں۔''[۳۰]

الدَّفَّتَان: یہ لفظ ''دَفَّة'' کا تثنیہ ہے جس کے معنی یہ ہیں:

کنارہ اور ہر چیز کا پہلو۔[۳۱] [اور اس کے اوپر و نیچے کا حصہ، دَفَّةُ الْکِتَاب یعنی کتاب کی جلد، دَفَّتَا الْمُصْحَفِ یعنی مصحف کے دونوں طرف کے حصے۔

[۳۲]]...اور کہا جاتا ہے: دَفَّتَا الطَّبْل یعنی باجے کے دونوں طرف کا چمڑا، اسی قبیل سے ہے: دَفَّتَا الْمُصْحَف یعنی مصحف کے دونوں طرف کے حصے ایک حصہ اوپر اور دوسرا نیچے ہوتا ہے یہ دونوں اس کی حفاظت کرتے ہیں.

مصحف کے معنی میں دو چیزیں قابل ملاحظہ ہیں:

۱۔ مصحف چند صحیفوں کا مجموعہ ہوتا ہے پس ایک صحیفہ پر بطور حقیقت اس کا اطلاق نہیں ہوسکتا ہے. [۳۳] اسی اعتبار سے مصحف اور کتاب کے معنی میں فرق ہے.

۲۔ صحف کے لئے ضروری ہے کہ وہ دو دفتیوں کے درمیان میں ہو جیسا کہ گزر چکا برخلاف لفظ مصحف کے کیوں کہ اس کے معنی میں یہ شرط نہیں ہے. [۳۴] خلاصہ یہ ہوا کہ مصحف یعنی مجلد کتاب پس تمام اقوال سے نتیجہ یہ نکلا کہ عربی زبان میں مصحف ہر مجلد کتاب کو کہتے ہیں اور یہ لفظ صرف قرآن سے مخصوص نہیں ہے. [۳۵]

تعریف اصطلاحی مصحف:

عام اصطلاح میں مصحف ہر اس کتاب کو کہتے ہیں جو مجلد ہو اور خاص اصطلاح میں مصحف اس کتاب کو کہتے ہیں جس کے مطالب، خداوند عالم کی جانب سے اس کے سب سے عظیم فرشتہ جبرئیل امین کے ذریعہ پیغمبر خدا حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پر القاء کئے گئے اور اسی وقت اس کے لکھنے کا شرف آپ کے شوہر بزرگوار، صاحبِ ذوالفقار، حیدر کرار مولا علی علیہ السلام کو حاصل ہوا جو حضرات معصومین علیہم السلام کی روایات میں "مصحف فاطمہ" علیہا السلام کے نام سے مشہور ہے شروع سے آخر تک اس کے سارے مطالب ومضامین، وحی اور القاء کی صورت میں نازل ہوئے قرآن مجید کا ایک حرف بھی اس میں موجود نہیں ہے.

خلاصۂ معنی مصحف:

اہل لغت کی ان تمام توضیحات وتعبیرات سے نتیجہ نکلا کہ لفظ مصحف کے معنی یہ ہیں: ایسی کتاب اور ایسے لکھے ہوئے اوراق کا مجموعہ جسے ایک جلد میں دودفتیوں کے درمیان رکھا گیا ہو اگرچہ اس لفظ کا اطلاق، قرآن مجید پر بھی ہوا ہے لیکن کسی دلیل کے ذریعہ قرآن سے مخصوص نہیں ہے لہٰذا ہر کتاب اور لکھی ہوئی چیز پر اس کا اطلاق کر سکتے ہیں اور اگر کسی لغت وفرہنگ میں اس کے مؤلف نے مصحف کے معنی "قرآن" کے لکھے ہیں تو یہ از باب مصداق ہے اور مصادیق کی کوئی حد معین نہیں ہے ان میں بڑی کثرت ہے.

ہمارے استاد محترم آقائے جعفر الہادی نے فرمایا:

جب لفظ مصحف، الف ولام عہد ذکری یا ذہنی کے ساتھ ہو تو اس سے قرآن

مراد ہوگا مثلاً ''المُصحَف ''یعنی قرآن کریم اور جب یہ لفظ ،کلمہ مبارک فاطمہ علیہا السلام کی طرف مضاف ہو مثلاً ''مُصحَفُ فَاطِمَة ''(علیها السلام) تو قرآن کے معنی میں نہ ہوگا بلکہ ''کتابِ فاطمہ'' علیہا السلام کے معنی میں ہوگا.

کیا مصحف، قرآن کا خصوصی نام ہے؟

گزشتہ مباحث میں یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ لفظ مصحف، قرآن کا نام نہیں ہے آیہ کریمہ ''صُحُفاً مُّطَهَّرَةً ''کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ اس سے قرآن مجید کی طرف اشارہ ہے لیکن یہ صرف لغوی معنی کے اعتبار سے ہے یعنی ایسی کتابیں جو لکھے ہوئے اوراق پر مشتمل ہیں اسی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتابوں پر بھی اس لفظ کو لغوی معنی کے اعتبار سے اطلاق کیا گیا ہے:

إِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولٰى، صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسٰى: بیشک یہی بات اگلے صحیفوں، ابراہیم علیہ السلام وموسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں بھی ہے.[۳۶]

معیار شناخت معنی مصحف:

لفظ مصحف کے معنیٰ لغوی وغیرہ کے پہچاننے کا طریقہ ومعیار یہ ہے کہ اگر یہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد لغوی معنی ہوں گے جو معنیٰ ''کتاب'' کے مساوی ہیں مثلاً مصحفِ فاطمہ یعنی فاطمہ زہرا علیہا السلام کی کتاب.

البتہ کبھی لفظ مصحف کسی شخص کی طرف مضاف ہوتا ہے اس کے باوجود بھی اس سے مراد قرآن ہی ہوتا ہے مثلاً ''مصحفِ عائشہ و مصحفِ حفصہ'' کیونکہ ان کے پاس موجودہ قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن نہ تھا آگے اسی کتاب کے تیسرے باب میں اس کی مفصل بحث آئے گی. (ان شآء اللہ)

اگر مضاف، واقع نہ ہو تو اس سے غالبی معنی مراد ہوں گے یعنی ''قرآن کریم''.

دوسری صورت (عدم اضافت) کے لئے چند روایات بعنوان استدلال نقل کی جارہی ہیں:

روایت (۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلنَّظَرُ فِي الْمُصْحَفِ مِنْ غَيْرِ قِرَائَةٍ عِبَادَةٌ: صرف قرآن مجید میں دیکھنا جب کہ انسان اسے نہ پڑھے یہ بھی عبادت ہے. [۳۷]

روایت (۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَيْسَ شَيْءٌ اَشَدَّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْقِرَائَةِ فِي الْمُصْحَفِ نَظَراً: قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھنے سے زیادہ شیطان پر کوئی چیز دشوار و ناگوار نہیں ہے. [۳۸]

روایت (۳) پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْقِرَائَةُ فِي الْمُصْحَفِ اَفْضَلُ مِنَ الْقِرَائَةِ ظَاهِراً: قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے بہتر ہے. [۳۹]

لفظ مصحف، نزول قرآن کے بعد:

بلاشک، اسلام کے بعد لفظ مصحف، لکھے ہوئے قرآن پر کثرت کے ساتھ استعمال ہونے لگا اور اس معنی میں مشہور ہو گیا لیکن مشہور ہونا اس بات کا موجب نہیں بنے گا کہ وہ اپنے وسیع لغوی معنی میں استعمال ہونا لغو اور بند ہو جائے بلکہ وہ اپنے سابق لغوی معنی پر باقی رہے گا اور قرآن کریم کے علاوہ دوسرے معنی میں بھی استعمال ہوتا رہے گا جیسا کہ بہت سے آثار و نصوص میں لفظ مصحف کو قرآن مجید کے علاوہ دوسرے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔[۴۰]

کیا خود قرآن نے اپنے کو مصحف بتایا؟

قرآن مجید کی متعدد آیات کریمہ میں اس کے بہت سے نام اور متعدد صفتیں بیان ہوئی ہیں لیکن ان تمام اسماء و صفات میں لفظ ''مصحف''، قطعی طور پر نہیں آیا ہے ہمارے استاد آقائے جعفر الہادی خوشنویس دام ظلہ نے ''مصحف فاطمہ'' علیہا السلام کے جزوہ میں قرآن مجید کے صرف یہ تین نام بعنوان مثال ذکر کیے ہیں: ۱۔ ذکر ۲۔ کتاب ۳۔ فرقان، اسی طرح آقائے اکرم برکات عاملی نے بھی صرف ان تین ناموں پر اکتفا کی: ۱۔ قرآن ۲۔ کتاب ۳۔ فرقان، موصوف نے فرمایا:

سیوطی نے اتقان میں ابو المعالی [عُزیری بن عبد الملک معروف بہ شیذلہ

صاحب کتاب برہان] کے حوالہ سے قرآن مجید کے پچپن (۵۵) ناموں کوذکر کیا ہے.[۴۱]

ابوالفتوح رازی نیشاپوریؒ صاحب تفسیر رَوح الِجنان ورُوح الجَنان نے فرمایا:

''خداوند عالم نے قرآن مجید کی عظمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور مخلوق کے لئے اس میں بہت زیادہ فائدے موجود ہونے کے اعتبار سے اس کتاب کو متعدد شریف ناموں سے یاد کیا تاکہ اس کی مخلوق کو قرآن مجید کی عظمت وجلالت کا اندازہ ہوسکے''.

صاحب تفسیر نے اس کتاب میں قرآن کے تینتالیس (۴۳) نام ذکر کئے ہیں اور ہر نام کے لئے ایک آیت یا کئی آیتیں شاہد کے عنوان سے بیان کی ہیں.[۴۲]

الاتقان فی علوم القرآن کے مترجم آقائے ڈاکٹر محمد جعفر اسلامی نے تمام اسمائے قرآن کا ترجمہ کرنے اور انھیں نقل کرنے کے بعد حاشیہ میں لکھا:

''بعض کلمات جنھیں شیذلہ نے ذکر کیا ہے وہ قرآن مجید کے نام نہیں ہیں بلکہ اس کی صفت شمار ہوتے ہیں جیسے: **قُرآناً عَرَبِیاً**، شیذلہ نے بہت سے ناموں کوذکر نہیں کیا ہے جیسے: **حکم، ذکریٰ، مومن، تبیان، سراج، منیر، نعمت اور اُمُّ الکتاب** وغیرہ وغیرہ میں نے کتاب ''ردّ بر ردّ'' میں اسّی (۸۰) ناموں سے زیادہ بیان کئے ہیں جو اس کتاب [ترجمۂ اتقان] کے بعد بنیاد اسلامی کی طرف سے

شائع ہوگی، ان شاء اللّٰہ" (انتہیٰ)[۴۳]

کاش آقائے اسلامی یہ بھی بتاتے کہ مذکورہ نام (حکم...ام الکتاب) کن سوروں اور آیتوں میں آئے ہیں تو کتنا بہتر ہوتا!

کتاب اتقان کا ایک دوسرا بھی فارسی ترجمہ ہے جسے آقائے مہدی قزوینی نے کیا ہے اس کی پہلی جلد میں صفحہ ۱۸۱ سے ۱۸۶ تک کوئی حاشیہ اور نوٹ وغیرہ نہ مل سکا مترجم نے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کی ہے.

قرآن میں قرآن کے اسماء وصفات:

چوں کہ تلاش کے بعد بھی کتاب "ردّ بر ردّ" کتب خانوں میں دستیاب نہ ہو سکی لہٰذا ہم تفسیر ابوالفتوح رازیؒ سے قرآن مجید کے تینتالیس (۴۳) اسماء وصفات کو نقل کر رہے ہیں اس کے بعد ۴۴ سے ۶۵ تک اتقان سے اور پھر ۶۶ سے ۶۷ تک اس کے ترجمہ سے نقل کریں گے اگرچہ اسم اور صفت میں فرق ہے لیکن چونکہ دونوں عنوان خدا کی کتاب "قرآن مجید" کی تعریف وتوصیف میں مؤثر ہیں لہٰذا ہم نے اس بحث کے عنوان کو جامع قرار دیا تاکہ صرف اسم میں منحصر نہ رہے.

قرآن کے اسماء وصفات

نمبر شمار	اسماء وصفات	نام سورہ	سورہ نمبر	آیت نمبر
۱	قُرآن	بقرة	۲	۱۸۵
۲	فُرقَان	فرقان	۲۵	۱
۳	کِتَاب	بقرة	۲	۲،۱
۴	ذِکر	انبیآء	۲۱	۵۰
۵	تَنزِیل	واقعة	۵۶	۸۰
۶	حَدِیث	زمر	۳۹	۲۳
۷	مَوعِظَة	یونس علیہ السلام	۱۰	۵۷
۸	تَذکِرَة	حاقّة	۶۹	۴۸
۹	حُکم	رعد	۱۳	۳۷
۱۰	ذِکرٰی	ذاریات	۵۱	۵۵
۱۱	حِکمَة	قمر	۵۴	۵
۱۲	حَکِیم	یٰس	۳۶	۲
۱۳	مُھَیمِن	مائدة	۵	۴۸

۱۴	شَافِی(شِفَآء)	بنی اسرآئیل	۱۷	۸۲
۱۵	هُدٰی	بقرة	۲	۲
۱۶	هَادِی(یَهْدِی)	جِنّ	۷۲	۲
۱۷	الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْم	فاتحة الكتاب	۱	۶
۱۸	نُور	اعراف	۷	۱۵۷
۱۹	رَحْمَة	یونس علیہ السلام	۱۰	۵۷
۲۰	حَبْل	آل عمران	۳	۱۰۳
۲۱	رُوح	شوریٰ	۴۲	۵۲
۲۲	قَصَص	یوسف علیہ السلام	۱۲	۳
۲۳	حَقّ	حاقّة	۶۹	۵۱
۲۴	بَیَان	آل عمران	۳	۱۸۳
۲۵	تِبْیَان	نحل	۱۶	۸۹
۲۶	بَصَآئِر	اعراف	۷	۲۰۳
۲۷	فَصْل	طارق	۸۶	۱۳
۲۸	عِصْمَة(۱)	۰	۰	۰
۲۹	مُبَارَک	انبیآء	۲۱	۵۰

۳۰	نُجُوم	واقعة	۵۶	۷۵
۳۱	مَجِيد	قٓ	۵۰	۱
۳۲	عَزِيز	فُصِّلت	۴۱	۴۱
۳۳	كَرِيم	واقعة	۵۶	۷۷
۳۴	عَظِيم	حجر	۱۵	۸۷
۳۵	سِرَاج	احزاب	۳۳	۴۶
۳۶	مُنِير	احزاب	۳۳	۴۶
۳۷	بَشِير	فُصِّلت	۴۱	۴
۳۸	نَذِير	فُصِّلت	۴۱	۴
۳۹	عَجَب	جِنّ	۷۲	۱
۴۰	قَيِّم	كهف	۱۸	۲
۴۱	مُبِين	یوسف علیه السلام	۱۲	۱
۴۲	نِعْمَة	ضُحٰی	۹۳	۱۱
۴۳	عَلِيّ	زُخرف	۴۳	۴
۴۴	كَلام	توبة	۹	۶
۴۵	هِدَايَة	انعام	۶	۱۵۴

۴۶	قَوْل	طارق	۸۶	۱۳
۴۷	نَبأٌ عَظِیم	نبأ	۷۸	۱
۴۸	اَحْسَنُ الْحَدِیث	زمر	۳۹	۲۳
۴۹	مَثَانِی	زمر	۳۹	۲۳
۵۰	مُتَشَابِہ	زمر	۳۹	۲۳
۵۱	وَحُی	انبیآء	۲۱	۴۵
۵۲	عَرَبِیّ	یوسف علیہ السلام	۱۲	۲
۵۳	عِلْم	بقرة	۲	۱۴۵
۵۴	عُرْوَةُ الْوُثْقیٰ	بقرة	۲	۲۵۶
۵۵	صِدْق	زمر	۳۹	۳۳
۵۶	عَدْل	انعام	۶	۱۱۵
۵۷	اَمْر	طلاق	۵۶	۵
۵۸	مُنَادِی	آل عمران	۳	۱۹۳
۵۹	بُشْریٰ	بقرة	۲	۹۷
۶۰	زَبُور	انبیاء	۲۱	۱۵۰
۶۱	بَلاغ	ابراھیم علیہ السلام	۱۴	۵۲

۶۲	صُحُف	عبس	۸۰	۱۳
۶۳	مُکَرَّم	عبس	۸۰	۱۳
۶۴	مَرفُوع	عبس	۸۰	۱۴
۶۵	مُطَهَّر	عبس	۸۰	۱۴
۶۶	مُؤمِن (۲)	۰	۰	۰
۶۷	اُمُّ الکِتاب	زخرف	۴۳	۴

نوٹ : ہم نے اپنے کشکول کی پندرہویں جلد میں کل چھہتر (۷۶) اسماء بترتیب حروف تہجی بیان کئے ہیں دیکھئے: کشکول اظہری: ۱۵/۴۵ تا ۱۰۰، نمبر ۱۹ تا ۱۱۳.

تمام اسماء کو تفسیر محقق سے نقل کیا ہے "عِصمَة، مُؤمن" ان دونوں ناموں کا کوئی ذکر نہیں ہے.

(۱) عِصمَة: کشکول کی مذکورہ جلد میں حرف "ع" سے جو نام ہیں وہ یہ ہیں:

۳۴۔عَجَب ۳۵۔عَدل ۳۶۔عَرَبی ۳۷۔عُروَةُ الوُثقیٰ ۳۸۔عَزِیز ۳۹۔عَظِیم ۴۰۔عِلم ۴۱۔عَلِیّ.

مفسر بزرگوار جناب شیخ ابوالفتوح رازیؒ نے "نامهائے قرآن ومعانی آن" اس فصل میں اجمال کے طور پر تینتالیس (۴۳) ناموں کو شمار کر کے کہا:

"ہم ہر ایک کی تفصیل بیان کریں گے کہ کون سا نام کس آیت میں آیا ہے."

افسوس کہ ''عصمت'' کے علاوہ چند دیگر ناموں کی بھی یہ تفصیل نہ بتائی کہ کس آیت میں ہے؟!

موصوفؒ نے شروع میں پہلی جلد (مطبوعہ آستان قدس رضوی مشہد مقدس) کے صفحہ ۸ پر اجمال کے وقت ''فُصُل'' کے بعد ''عِصمَة'' اور پھر ''مُبارک'' ناموں کو ذکر کیا ہے لیکن ''عِصمَة'' کے لئے شاہد کے طور پر کوئی ایک آیت پیش نہ کی یا تو بھول گئے یا ہے ہی نہیں کیونکہ تفصیل کے وقت صفحہ ۱۳ پر ''فُصُل'' کے بعد بلا فاصلہ ''مُبارک'' کو بیان کر دیا یہ تفسیر ۱۳۷۱ھ شمسی میں ڈاکٹر محمد جعفر یاحقی اور ڈاکٹر محمد مہدی ناصح کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی ان دونوں نے بھی کوئی توجہ نہ دی چنانچہ دونوں مقامات (صفحہ ۸،۱۳) پر مؤلف کی طرح نقل کر دیا ان دونوں ڈاکٹروں کے علاوہ جن لوگوں نے اس تفسیر پر کام کئے ہیں وہ بائیس (۲۲) افراد ہیں سب کے نام شروع میں لکھے ہوئے ہیں اتنے افراد نے مل کر یہ کام کیا تب بھی یہ عیب باقی رہ گیا ظاہر ہے کہ تصحیح و تحقیق کرنے والوں نے محقق بزرگوار آیت اللہ آقائے ابوالحسن شعرانیؒ کی تصحیح شدہ یہی تفسیر (مطبوعہ اسلامیہ تہران ۲۵۳۶ شاہنشاہی) بھی ضرور دیکھی ہوگی اس میں بھی اس مقام پر کوئی حاشیہ نہیں ہے پہلی جلد میں ''کشف الآیات'' بھی ہیں بہر حال نہ تو اس میں اور نہ تو معجم قرآن میں یہ نام نہ مل سکا.

اس سے بھی زیادہ تعجب اس بات پر ہے کہ مطبوعہ مشہد مقدس کے ٹائٹل پر مذکورہ عظیم ادبی تفسیر کا نام اس طرح (حرف ''ض'' کے ساتھ) لکھا ہوا ہے:

''رَوض الجِنان ورَوح الجَنان فی تفسیر القرآن''

علامہ شعرانیؒ کی تصریح کے مطابق یہ نام غلط ہے مرحوم نے تحریر فرمایا ہے:

''شیخ ابوالفتوحؒ کے ایک شاگرد محمدؒ بن علیؒ بن شہر آشوبؒ مازندرانی ہیں انھوں نے اپنی کتاب ''معالم العلماء'' میں لکھا ہے: میرے استاد کی کتاب ''روح الجنان وروح الجنان فی تفسیر القرآن'' فارسی زبان میں ایک عجیب تفسیر ہے''۔

شیخ حر عاملیؒ نے کتاب ''امل الآمل'' میں ''روض الجنان'' نام بتایا ہے جب کہ یہ ''روح الجنان'' کی تصحیف ہے کیونکہ صحیح ''روح الجنان'' ہے اس نام میں بہت لطافت ہے: رَوح الجِنان و رُوح الجَنان یعنی جنت کی بہترین ہوا اور دل کی جان، اگر بغیر حرکات کے لکھا جائے تو دونوں لفظ مشابہ لگتے ہیں تکرار کا وہم وگمان ہوتا ہے یہ صنائع بدیع کی ایک شیرین جناس اور دلنشین صنعت ہے ادیب مفسرؒ نے اپنے ادبی ذوق کے مطابق تفسیر کا یہ عجیب نام رکھا انھوں نے اپنی ایک دوسری کتاب شرح شہاب الاخبار کا نام بھی اسی طرح یہ رکھا ہے:

رَوح الاحباب ورُوح الالباب یعنی دوستوں کی خوشی وآسائش اور عقلوں کی جان.

رَوح: آسائش وباد نسیم؛ رُوح: جان؛ جِنان اوّل، جَنۃ کی جمع ہے اور جَنان دوم بمعنی دل ہے ناسخ [کاتب] لوگ ایسے الفاظ کو مانوس لفظ سے بدل دیتے ہیں میری تحریروں میں بھی ایسا بہت ہوا ہے. (رَوح الجِنان ورُوح الجَنان: ۱/۸و۱۹)

(۲) مُومِن: کشکول کی مذکورہ جلد میں حرف ''م'' سے جو نام ہیں وہ یہ ہیں:

۴۸۔مُبارَک ۴۹۔مُبِین ۵۰۔مُتَشابِہ ۵۱۔مَثَانِی ۵۲۔مَجِید ۵۳۔مُحکَم ۵۴۔
مَرفُوعَة ۵۵۔مُصَدِّق ۵۶۔مُطَهَّرَة ۵۷۔مُفَصَّل ۵۸۔مُکَرَّمَة ۵۹۔مُنَادِی ۶۰۔
مَوعِظَة ۶۱۔مُهَیمِن۔

نام پر بلاوجہ اعتراض!

بعض لوگوں پر بڑا تعجب ہوتا ہے وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ''کتاب فاطمہ علیہا السلام'' کا نام کیوں ''مصحفِ فاطمہ علیہا السلام رکھا گیا؟

حالانکہ یہ لفظ، قرآن مجید کی آیات کریمہ میں کہیں بھی اس کی توصیف کے عنوان سے نہیں آیا ہے پورے قرآن میں کہیں بھی قرآن نے اپنے کو ''مصحف'' نہیں بتایا ''سیبویہ'' پر کوئی اعتراض نہیں کرتا کہ کیوں اس نے اپنی کتاب کا نام ''اَلْکِتاب'' رکھا؟ جب کہ قرآن مجید کے متعدد ناموں میں سے اس کا ایک نام ''کتاب'' بھی ہے اور متعدد آیات نے اس کتاب وحی کو ''کتاب'' کے نام سے یاد کیا ہے۔[۴۴] قرآن کے ناموں اور صفتوں کی اجمالی فہرست اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

معجم قرآن میں دو سو تیس (۲۳۰) مقامات پر لفظ ''کتاب'' کا ذکر ہے اکثر مقامات پر اس سے مراد ''قرآن مجید'' ہے۔[۴۵]

کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کو مصحف کہا؟

اگر چہ لفظ مصحف، قرآن مجید میں نہیں ہے لیکن متعدد روایات میں جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں ان میں آپ کی زبان مبارک پر یہ لفظ جاری ہوا البتہ یہ اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ مصحف کو قرآن کا نام قرار دیا ہو کوئی مسلمان اس کا دعویٰ نہیں کرسکتا اس سلسلہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول تین حدیثیں پہلے گزر چکی ہیں. [۴٦]

دوسری روایات میں بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ مصحف کو لکھے ہوئے قرآن کے معنی میں استعمال فرمایا ہے علامہ محقق سید جعفر مرتضی عاملی [دام ظلہ] نے اپنی گرانقدر کتاب "حقائق ہامہ" میں انھیں بیان فرمایا ہے اور ان روایات سے استدلال کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہی میں قرآن مجید، جمع ہو چکا تھا. [۴۷]

لفظ مصحف وصحابہؓ:

واقعاً بڑے تعجب کی بات ہے کہ سابقہ روایات اور ان کے مانند دیگر روایات کے بھی ہوتے ہوئے جن میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ مصحف استعمال کر کے قرآن کا ارادہ کیا اس کے باوجود بھی اہل سنت کی بعض کتابوں میں لکھا

ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں قرآن کو مصحف نہیں کہا گیا بلکہ ابوبکر کے زمانہ میں لفظ مصحف کا اطلاق، قرآن پر شروع ہوا جیسا کہ سیوطی نے تاریخ مظفری سے نقل کیا ہے:

"جب ابوبکر نے قرآن کو جمع کیا تو حکم دیا کہ اس کے لئے کوئی نام رکھا جائے کسی نے کہا: انجیل، دوسرے نے کہا: سفر، یہ نام لوگوں کو پسند نہ آئے آخر میں ابن مسعود [صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] نے کہا: "میں نے حبشہ میں ایک کتاب دیکھی تھی لوگ اسے مصحف کہتے تھے." اس طرح سے قرآن مجید کا نام "مصحف" رکھ دیا گیا." [۴۸]

اسی مضمون اور معنی کی ایک دوسری روایت بھی ہے جسے کتانی نے کتاب مصاحف ابن شیبہ سے نقل کیا ہے. [۴۹]

روایات اہل سنت پر اشکالات:

(۱) سابقہ روایات میں یہ بات گزر چکی کہ خود پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصحف کا اطلاق، قرآن مجید پر کیا پس یہ دونوں روایتیں گزشتہ روایتوں سے منافات رکھتی ہیں.

(۲) یہ دونوں روایتیں دلالت کرتی ہیں کہ وفات نبی کریمؐ کے بعد پہلی مرتبہ قرآن جمع کیا گیا جب کہ اس سلسلہ میں تحقیق یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی زندگی ہی میں قرآن جمع ہو چکا تھا مزید تحقیق و تفصیل کے لئے کتاب ''حقائق ہامہ'' کا مطالعہ فرمائیں. [۵۰]

بعض نصوص میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [۵۱] اور تابعین [۵۲] نے بھی لفظ مصحف کو قرآن کے علاوہ دوسری کتاب پر اطلاق کیا ہے.

لفظ مصحف اور علمائے متقدمین:

علمائے متقدمین نے لفظ مصحف کو ہر جلد بندھی ہوئی کتاب پر اطلاق کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اس لفظ کو لکھا ہے منجملہ:

مشہور ومعروف کاتب ابوعثمان جاحظ نے کتاب ''الحیوان'' کے تمام اجزاء کو مصحف کہا ہے اور پہلے جزء کے اختتام پر لکھا ہے: ''**تمّ المصحف الاول و یتلوه المصحف الثانی من کتاب الحیوان** ...کتاب حیوان کی پہلی جلد تمام ہوئی اس کے بعد دوسری جلد شروع ہوگی... '' اُس نے اِس کتاب کے تمام اجزاء کے سلسلہ میں اسی طرح یہی عبارت لکھی ہے. [۵۳]

لفظ مصحف اور علمائے معاصرین:

بعض معاصر علماء اور فضلاء نے تصریح کی ہے کہ لفظ مصحف، قرآن کے معنی میں اطلاق و استعمال ہوا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسی معنی میں منحصر ہوگیا

بلکہ لغوی معنی یعنی ''مجلد کتاب'' میں بھی استعمال ہوا ہے منجملہ ڈاکٹر امتیاز احمد ہیں جنھوں نے کتاب دلائل التوثیق میں اس نظریہ کا اظہار کیا ہے اور اس کے لئے متعدد شواہد و دلائل کو بیان کیا ہے. [۵۴]

خلاصہ:

عربی زبان میں مصحف کے معنی مجلد کتاب کے ہیں پس اس اعتبار سے جس کتاب میں یہ صفت موجود ہو اس پر لفظ ''مصحف'' کا اطلاق ہوگا اسی لحاظ سے لوگ انجیل نصاریٰ کو مصحف کہتے تھے اور اسلام کے بعد لفظ مصحف، قرآن کریم کے معنی میں مشہور ہوگیا لیکن یہ شہرت اس بات کی موجب نہ ہوئی کہ لفظ مصحف، قرآن کے علاوہ دوسرے معنی میں استعمال نہ ہو بلکہ یہ لفظ صحابہ، تابعین، متقدمین ومتاخرین علمائے مسلمین کی زبانوں پر مجلد کتاب کے معنی میں استعمال ہوتا تھا اور جو کتاب حضرت زہرا علیہا السلام کی طرف منسوب ہے اور اِس کتاب حاضر کا خاص موضوع ہے اس میں بھی لفظ مصحف کو اسی معنی میں استعمال کیا گیا ہے پس مصحفِ فاطمہ علیہا السلام یعنی کتابِ فاطمہ (علیہا السلام) حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی وہ کتاب جو مجلد ہے مگر قرآن نہیں ہے. [۵۵]

کتاب ''مصحف فاطمی''، مطبوعہ قم ۱۳۸۲ھ شمسی (۱۴۲۴ھ قمری) میں صفحہ ۱۱ پر آقائے عبداللہ امینی نے لکھا ہے:

''سوڈان کے اخبار ''آخر خبر'' میں ۶/رجب ۱۴۱۶ھ میں ایک مقالہ شائع ہوا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ شیعوں کے پاس ''مصحف فاطمہ'' نام کا ایک دوسرا قرآن ہے!''

۲

باب دوم

مصحف حضرت علی علیہ السلام

مصحف حضرت علی علیہ السلام

آقائے برکات عاملی دام ظلہ العالی فرماتے ہیں: بعض لوگ یہ سوچتے ہیں کہ "مصحف فاطمہ" علیہا السلام بالکل وہی "مصحف علی" علیہ السلام ہے پھر ان دونوں کو ایک ہی سمجھ کر غلط نتیجہ نکالتے ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ اختصار کے ساتھ "مصحف علی" علیہ السلام کے بارے میں بھی گفتگو کی جائے۔

حضرت علی علیہ السلام جامع قرآن ہیں:

ایک حدیث میں وارد ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت علی علیہ السلام سے سفارش کی اور فرمایا: **یاعلی! القرآن خلف فراشی فی الصحف والحریر والقراطیس فخذوہ واجمعوہ ولاتضیعوہ کما ضیعت الیهود التوراۃ**: علیؑ! قرآن میرے بستر کے پیچھے ہے وہ صحیفوں، ریشمی کپڑوں اور کاغذ کے [متفرق] ٹکڑوں پر لکھا ہوا ہے اسے لے کر جمع کرنا برباد نہ ہونے دینا جس طرح یہودیوں نے توریت کو برباد اور ضائع کردیا"۔

حضرت علی علیہ السلام قرآن کے ان متفرق ٹکڑوں کو جمع کرنے میں مشغول ہو گئے ایک زرد کپڑے میں جمع کیا پھر اپنے گھر کے اندر ہی اس پر مہر لگائی اور آپ نے فرمایا تھا: ''جب تک میں قرآن کو جمع نہ کرلوں گا اپنے دوش پر عبا، نہ ڈالوں گا۔'' چنانچہ جب کوئی شخص ملاقات کے لئے آتا تھا حضرت بغیر عبا کے باہر نکلتے تھے اس طرح قرآن کو مکمل طور سے جمع کرلیا.[۱]

بعض روایات میں وارد ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے صرف تین (۳) دنوں میں قرآن کو جمع کرلیا تھا.[۲]

ایک دوسری روایت میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت نے چھ(۶) مہینوں میں قرآن کو جمع فرمایا.[۳]

خصوصیات مصحف حضرت علی علیہ السلام:

کتاب مصحف امام علی علیہ السلام میں آقائے ایازی نے لکھا ہے: اس مصحف کی خصوصیات کے بارے میں قرآنی امور سے متعلق تحقیق کرنے والوں نے اپنے اپنے نظریوں کا اظہار کیا ہے[۴] انھوں نے تقریباً نو (۹) خصوصیات کو مختلف تعبیرات سے بیان کیا ہے اگر چہ اس کے بعض موارد میں زیادہ تر اقوال میں اتفاق ہے مثلاً ناسخ ومنسوخ، محکم ومتشابہ، تاویلات کا ہونا بہر حال مصحف حضرت علی علیہ السلام کے خصوصیات حسب ذیل ہیں:

(۱) ترتیب باعتبار نزول.

(۲) ذکر ناسخ ومنسوخ [پہلے منسوخ پھر ناسخ [۵]]

(۳) اشتمال بر تاویل.

(۴) اشتمال بر تنزیل.

(۵) بیان محکم ومتشابہ.

(۶) تفصیل احکام.

(۷) ذکر اسامیٔ اہل حق وباطل.

(۸) املائے پیغمبر وخط علی علیہما السلام.

(۹) بغیر کمی وزیادتی حرف الف ولام.

آقائے ایازی نے صرف پہلی آٹھ (۸) خصوصیات کو بیان فرمایا ہے اور یہ خصوصیات کتاب حقیقت مصحف فاطمہ علیہا السلام میں حقائق ہامہ صفحہ ایک سو ساٹھ (۱۶۰) کے حوالہ سے منقول ہیں اور آقائے برکات عاملی نے صراحت کے ساتھ فرمایا: ”میں نے ان عناوین کو مرتضی عاملی کی کتاب سے نقل کیا ہے.“ [۶]

کاش مصحف حضرت علی علیہ السلام موجود ہوتا!

آقائے برکات عاملی فرماتے ہیں: جب یہ واضح ہوگیا کہ حضرت علی علیہ السلام کا قرآن بہت زیادہ خصوصیات کا حامل تھا تو ظاہر ہے کہ جو شخص بھی اس قرآن کا

نام سنے گا اس کے دل میں یہ تمنا پیدا ہوگی کہ کاش حاصل ہو جاتا تو علم کا خزانہ مل جاتا اسی لئے تاریخ میں لکھا ہے کہ ابن سیرین جیسے بزرگ علماء یہ تمنا کرتے تھے کہ کاش اس مصحف تک دسترسی حاصل ہو جاتی کیونکہ اس میں علم تھا.[۷]

جب ابن عوان نے اس مصحف کے فضائل وخصوصیات سنے تو اسے تلاش کرنا شروع کیا مگر وہ نہ مل سکا چنانچہ وہ کہتا ہے: ''میں نے عکرمہ سے اس مصحف کے بارے میں سوال کیا اس نے جواب دیا کہ مجھے بھی اس کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے.[۸]

زہری نے اس کے بارے میں کہا: **لو وجد لکان انفع واکثر علماً**: اگر وہ مصحف مل جاتا تو بڑا مفید ثابت ہوتا اس میں بہت زیادہ علوم تھے.[۹]

ابن جزی کلبی نے کہا: **لو وجد مصحفه لکان فیه علم کثیر**: اگر مصحف علی (علیہ السلام) تک رسائی ہو جاتی تو اس سے بہت زیادہ علوم حاصل ہو جاتے.[۱۰]

کیوں مصحف علی علیہ السلام تک رسائی نہ ہوئی؟

تاریخ میں مذکور ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام قرآن کو جمع کر چکے تو آپ نے اسے مخفی نہیں رکھنا چاہا لہٰذا لا کر پیش کیا جیسا کہ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حضرت علی علیہ السلام قرآن کو جمع کر کے لوگوں کے سامنے لائے اور فرمایا:

”ھٰذا کتاب ربکم کما انزل علیٰ نبیکم لم یزد فیہ حرف ولم ینقص منہ حرف: یہ تمھارے پروردگار کی کتاب ہے بالکل ویسے ہی ہے جیسے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی نہ اس میں ایک حرف زیادہ ہے اور نہ ایک حرف کم۔

انھوں نے کہا: لاحاجة لنا فیہ عندنا مثل الذی عندک: ہم لوگوں کو آپ کے قرآن کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہمارے پاس بھی ایسا ہی قرآن موجود ہے۔

حضرت نے اپنی طرف سے ان پر حجت تمام کردی اور اسے لے کر واپس آگئے۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ان لوگوں کے انکار کردینے کے بعد فرمایا: اما واللہ ما ترونہ بعد یومکم ھٰذا ابدًا... خدا کی قسم! آج کے بعد پھر کبھی تمھیں اس کا دیکھنا تک بھی نصیب نہ ہوگا۔[۱۱]

کیوں مصحف علی علیہ السلام کو قبول نہ کیا؟

جو انھوں نے یہ کہا: ”ہمارے پاس بھی آپ جیسا قرآن موجود ہے!“ ان کے قبول نہ کرنے کی اصل وجہ یہ نہیں ہے کیونکہ وہ خود اندر اندر اچھی طرح جانتے تھے مگر اس حقیقت وفضیلت کا اقرار واظہار نہیں کرتے تھے: لو جمعت الانس

والجن علیٰ ان یؤلفوا [مِثل] ھٰذا التالیف ما استطاعوا: اگر انسان اور جن بھی مل کر ایسا قرآن لکھنا چاہتے تب بھی نہیں لکھ سکتے تھے وہ ایسی ترتیب پر قادر نہ تھے جیسا کہ عکرمہ نے ابن سیرین سے کہا تھا. [۱۲]

وہ لوگ اس مصحف کے مندرجات سے باخبر تھے اگر اسے قبول کر لیتے تو انھیں آیات قرآنی کی حقیقی تفسیر اور اس کے واقعی مصداق کا پتہ چل جاتا یہ ایسی تفسیر تھی جو سراسران کی سیاست کے خلاف تھی کیونکہ اس میں اہل حق و باطل کے نام ان کے باپ کے نام کے ساتھ درج تھے اسی لئے اس واقعہ کے بعد احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیان کرنے پر پابندی لگا دی گئی.

مصحف علی علیہ السلام کو قبول نہ کرنے کی علت خود حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس طرح بیان فرمائی: "انھیں پتہ چل گیا کہ خدا نے اہل حق و باطل کے ناموں کو بیان فرمایا ہے یہ ان کی سیاست کے خلاف تھا اسی لئے برداشت نہ کر سکے اور کہہ دیا: "ہم کو اس کی کوئی ضرورت نہیں!" [۱۳]

مصحف علی علیہ السلام اِس وقت کہاں ہے؟

روایات میں وارد ہے کہ مصحف علی علیہ السلام آنحضرتؐ کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام پھر حضرت امام حسین علیہ السلام اس طرح سے بالکل آخر میں آخری امام حضرت امام مہدی علیہ السلام تک پہونچا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

فَاِذَا قَامَ...اَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِی کَتَبَهُ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلاَمُ: جب حضرت امام مہدی علیہ السلام قیام اور ظہور فرمائیں گے تو حضرت علی علیہ السلام کا لکھا ہوا قرآن اپنے ساتھ لے کر آئیں گے۔[۱۴]

خلاصہ یہ ہے کہ مصحف علی علیہ السلام میں اور اِس وقت کے موجودہ قرآن میں جو تمام مسلمانوں کے پاس موجود ہے کوئی فرق نہیں ہے اس میں کوئی کمی وزیادتی نہیں ہے صرف اس مصحف کی خصوصیت اور اس کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں قرآن کی حقیقی تفسیر بھی موجود ہے وہ علم ودانش کا ایک سمندر ہے لیکن افسوس کہ جس طرح یہ امت، صاحبِ مصحف کے فیوضات وبرکات سے محروم ہوئی اسی طرح اس مصحف سے بھی محروم ہوگئی۔[۱۵]

نبیؐ کے درد یتیمی کی ہے دوا، زہراؑ   خطاب اُم ابیہا سے صاف ظاہر ہے
خدانخواستہ گر ہو گئیں خفا، زہراؑ   علیؑ خفا ہیں؛ پیمبرؐ خفا؛ خدا بھی خفا

(حجۃ الاسلام مولانا عسکری خان صاحب)

تمام عمر رہیں ان سے جب خفا، زہراؑ   وہ کس دلیل سے ہوں گے بھلا رضی اللہ؟!

(حجۃ الاسلام مولانا مجتبیٰ حیدر صاحب معروفی)

طرحی بزم مقاصدہ بہ سلسلۂ ولادت باسعادت حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا منعقدہ قم مقدسہ منزل حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید احتشام عباس صاحب قبلہ زیدی ختم جونپوری۔ شب ۲۲؍ جمادی الثانیہ ۱۴۲۷ھ

۳

باب سوم

متعدد مصاحف
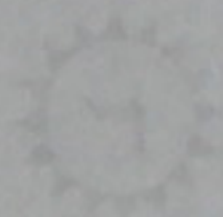
کیا یہی قرآن، مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے؟

حضرات ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین نے متعدد روایات میں تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: ''مصحف فاطمہ علیہا السلام نہ قرآن ہے اور نہ قرآن سے اس کا کوئی ربط ہے یہاں تک کہ قرآن مجید کا ایک حصہ بھی اس میں نہیں ہے وہ صرف علوم وتفسیر قرآن پر مشتمل ہے اور اس سے متعلق اکثر روایات کتاب بصائر الدرجات میں موجود ہیں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ اور دیگر بزرگوں نے انھیں کتابوں میں نقل فرمایا ہے اور اس کتاب میں بھی مصحف فاطمہ علیہا السلام سے متعلق تقریباً تمام روایات ایک علیٰحدہ آخری آٹھویں باب میں نسبتاً تفصیلی طور پر اسناد کے ساتھ نقل کی گئی ہیں اور اس باب سے پہلے بھی اس کتاب کے متعدد مقامات پر روایات کے بعض کلمات وفقرات کو استدلال کے عنوان سے نقل کیا جا چکا ہے.

ہمیں جو تحریف کی تہمت لگائی جاتی ہے وہ ''مصحف فاطمہ'' علیہا السلام سے متعلق روایات کے مطالعہ کے بعد یہاں سے دور ہو جائے گی اور یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ شیعہ حضرات قطعاً تحریف قرآن کے قائل نہیں ہیں البتہ

متعدد کتابوں میں مختلف مصاحف کے قصے موجود ہیں کسی کے مصحف میں کوئی سورہ کم ہے، کوئی زیادہ ہے یہی حال، آیات وکلمات کا بھی ہے تو شیعہ کو تہمت لگانے والے افراد ذرا انصاف سے بتائیں ان مصاحف کے سلسلہ میں ان کی رائے کیا ہے؟ کیا ان روایات کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کتاب خدا میں تحریف ہوئی ہے؟

تمام مسلمانوں کی مقدس کتاب کا دفاع کرتے ہوئے اور یہ اعلان کرتے ہوئے کہ قرآن مجید، تحریف سے پاک ہے اس باب میں چند تحریف شدہ مصاحف سے بحث کی جائے گی اور مسئلہ تحریف نیز اس کے بارے میں شیعہ اور اہل سنت کے نظریے بیان کئے جائیں گے اس باب کے اکثر عناوین ومطالب کو آقائے برکات عاملی دام ظلہ العالی کی کتاب سے نقل کیا جا رہا ہے.

تحریف شدہ مصاحف:

اہل سنت کی روایات میں وارد ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض بیویوں منجملہ عائشہ، حفصہ وام سلمہؓ اور اسی طرح بعض اصحاب منجملہ عبد اللہ ابن مسعود، اُبی بن کعب کے پاس کچھ ایسے قرآن مجید تھے جن میں کمیاں اور زیادتیاں تھیں ذیل میں اس کے پانچ نمونے نقل کئے جا رہے ہیں:

(۱) مصحف عائشہ:

عائشہ بنت ابی بکر کے قرآن مجید میں ایسے بہت سے فقرے تھے جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں:

الف) فقرہ اوّل : اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (سورہ احزاب: ۵۶/۳۳) کے بعد یہ فقرہ زیادہ تھا: وَالَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ فِی الصُّفُوْفِ الْاُوْلٰی.[۱]

ب) فقرہ دوم: حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی. (سورہ بقرہ: ۲۳۸/۲) کے بعد یہ فقرہ زیادہ تھا: وَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ، عائشہ کے حکم سے اس فقرہ کا اضافہ کیا گیا تھا.[۲]

(۲) مصحف حفصہ:

حفصہ بنت عمر کے قرآن مجید میں بھی مثل سابق حَافِظُوا عَلَی الصَّلَوَاتِ والصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی کے بعد یہ فقرہ زیادہ تھا: وَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ، حفصہ نے خود اپنے ہاتھ سے اس فقرہ کا اضافہ کیا تھا.[۳]

(۳) مصحف حضرت ام سلمہؓ:

حضرت ام سلمہؓ کے قرآن مجید میں بھی دو گزشتہ قرآنوں کے مانند وہی زیادتی

موجود تھی، عبداللہ بن رافع کا بیان ہے: حضرت ام سلمہؓ نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے ایک قرآن مجید لکھوں اور اسی وقت یہ تاکید کردی کہ تم جب آیہ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى پر پہونچنا تو مجھے خبر دینا چنانچہ جب میں اس مقام پر پہنچا تو انھیں خبر دی اس وقت فرمایا: اس آیت کو اس طرح لکھو:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى "وَصَلٰوةِ الْعَصرِ." [۴]

(۴) مصحف عبداللہ ابن مسعود:

عبداللہ ابن مسعود کے قرآن مجید میں یہ دو سورہ نہ تھے: (۱) قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ. (۲) قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، انھوں نے قرآن مجید سے ان دونوں کو مٹا دیا اور کہا: جو چیز قرآن سے نہ تھی اسے قرآن میں اضافہ کردیا گیا کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نے صرف یہ حکم دیا ہے کہ ان دونوں کے ذریعہ استعاذہ کیا جائے. [۵]

سیوطی نے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود اپنے قرآن مجید میں فاتحۃ الکتاب (سورہ حمد) کو نہیں لکھتے تھے اور کہتے تھے: اگر اسے لکھوں تو پھر ہر جگہ لکھنا پڑے گا. [۶] بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ عثمان نے ابن مسعود کے قرآن کو جلا دیا. [۷]

(۵) مصحف اُبی بن کعب:

سجستانی نے اپنی کتاب المصاحف میں نقل کیا ہے کہ ابی بن کعب صحابی کے

قرآن مجید میں موجودہ قرآن سے متعدد موارد میں اختلاف موجود تھا. [۸]

سیوطی نے اتقان میں اس سے بھی عجیب بات نقل کی ہے کہ اُبی کے قرآن میں مندرجہ ذیل یہ دو سورے زیادہ تھے:

الف) سورة الخلع : بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم اللّٰھم انانستعینک و نستغفرک ونثنی علیک ولانکفرک ونخلع ونترک من یضجرک.

ب) سورة الحفد : اللّٰھم ایاک نعبد و لک نصلی و الیک نسجد و نحفد نرجو رحمتک ونخشی نقمتک ان عذابک بالکافرین ملحق.[۹]

روایات تحریف کا بین الفریقین موجود ہونا:

اہل سنت اور شیعہ دونوں کے نزدیک تحریف سے متعلق متعدد روایات موجود ہیں ذیل میں دو نمونے اور تین حوالے پیش کئے جا رہے ہیں اس کے بعد ان روایات کے سلسلہ میں فریقین کے علماء کا ردعمل بھی بیان کیا جائے گا.

کتب اہل سنت میں روایات تحریف کے نمونے:

(۱) آیۂ رجم:

اہل سنت کی کتابوں میں متعدد روایات وارد ہیں کہ عمر بڑی تاکید کے ساتھ

کہتے تھے: قرآن مجید سے ایک آیت کم ہوگئی ہے اور وہ یہ ہے:

الشیخ والشیخة[اذا زنیا]فارجموهما البتة: بوڑھے آدمی اور بوڑھی عورت جب یہ دونوں زنا کا ارتکاب کریں تو انھیں ضرور کوڑے مارو.

کتاب اتقان میں منقول ہے کہ ابوبکر کے زمانہ میں عمر یہ آیت لے کر آئے اور زید بن ثابت کو دکھایا تاکہ وہ اسے قرآن میں لکھیں مگر زید نے نہ لکھا کیوں کہ عمر صرف تنہا تھے اور زید نے اس بات کا بہت لحاظ رکھا تھا کہ جب تک دو عادل گواہ حاضر و موجود نہ ہوں وہ کوئی آیت نہیں لکھیں گے.[۱۰]

(۲) آیۂ ولایت علی علیہ السلام:

تفسیر درمنثور میں ابن مسعود سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہم اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے: يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ "إِنَّ عَلِيًّا مَّوْلَى الْمُؤْمِنِينَ" وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ: [۱۱] اے رسول! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمھارے خدا کی جانب سے تمھارے پاس جو پیغام نازل کیا گیا۔ ہے اسے لوگوں تک پہنچادو" کہ بیشک حضرت علی علیہ السلام مومنین کے مولا ہیں" اور اگر تم نے یہ کام انجام نہ دیا تو گویا اس کی رسالت کا کوئی کام ہی انجام نہ دیا اور خداوند عالم تمھیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا.

اس روایت میں حضرت علی علیہ السلام کا اسم مبارک، صراحت کے ساتھ موجود ہے اور ''اِنَّ عَلِیًّا مَّوْلَی الْمُومِنِیْنَ'' کے فقرات زائد ہیں اور ان دو موارد کے علاوہ سیوطی کے نقل کرنے کے مطابق تیسری آیت جہاد، بھی قرآن سے حذف ہوگئی ہے۔ [۱۲] ان کے علاوہ کتاب حقیقت مصحف میں دو اور موارد بھی منقول ہیں: (۴) آیت شہادت (۵) حروف قرآن۔

کتب شیعہ میں روایات تحریف کے نمونے:

(۱) اسمائے رجال:

تفسیر عیاشی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ان فی القرآن مامضی ویحدث وماھو کائن کانت فیه اسماء الرجال فالقیت وانما الاسم الواحد منه فی وجوه لایحصیٰ یعرف ذالک الوصاة۔ [۱۳]

قرآن مجید میں گزشتہ، موجودہ اور آئندہ کی خبریں موجود ہیں اور اس میں کچھ لوگوں کے نام بھی موجود تھے پھر حذف ہو گئے اور ایک ہی نام میں متعدد وجوہات تھیں جو شمار کے قابل نہیں صرف اوصیاء کو ان سے آگاہی تھی۔

تفسیر عیاشی کے حاشیہ میں فیض کاشانیؒ سے منقول ہے: شاید حذف شدہ ''اسمائے رجال'' سے مراد ان کے ''اعلام'' [مثلاً زید، عمرو، بکر] ہوں اور ''اسم

واحد'' سے مراد یہ ہو کہ جن الفاظ کے متعدد معانی ہیں کبھی ان میں سے کسی ایک سے کنایہ کیا گیا اور کبھی دوسرے سے کنایہ کیا گیا جیسے لفظ ''الذکر'' سے مراد کبھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور کبھی حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور کبھی قرآن اور اسی طرح کبھی لفظ ''شیطان'' سے مراد ''دوسرا'' ہے اور کبھی ''ابلیس''، اور کبھی ان دونوں کے علاوہ کوئی اور بھی ہے.

امام علیہ السلام کی مراد یہ ہے کہ قرآن میں کچھ لوگوں کا ذکر نام بنام تھا ان کے نام حذف ہو گئے اور کبھی کنایہ [واشارہ] کے طور پر ان کا ذکر تھا وہ بھی حذف ہو گیا پس آج کل [موجودہ قرآن میں] کنایہ کے طور پر ایسے الفاظ کے ساتھ مذکور ہیں جن کے کئی معانی [قابل تصور] ہیں صرف اوصیاء کو ان کی اطلاع ہے.[۱۴]

(۲) ولایت حضرت علی علیہ السلام

کتاب کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے آیت کی تفسیر میں فرمایا: من یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی(ع) والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماوھکذا انزلت: جو شخص حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بعد دیگر ائمہ علیہم السلام کی ولایت میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرے گا اسے عظیم کامیابی حاصل ہو گی، یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی تھی.[۱۵]

(۳) قول حضرت امام حسین علیہ السلام روز عاشورا:

روایت میں ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عاشور کے دن ایک خطبہ پڑھا اس میں ارشاد فرمایا:... اِنَّمَا اَنْتُمْ مِنْ طَوَاغِیتِ الْاُمَّةِ وَ شُذَّاذِ الْاَحْزَابِ وَ نَبَذَةِ الْکِتَابِ وَ نَفَثَةِ الشَّیطَانِ وَ عُصْبَةِ الْاٰثَامِ وَ مُحَرِّفِی الْکِتَابِ ... :تم لوگ امت کے شیطان وسرکش افراد ہو، مخالف ومنحرف گروہ ہو، کتاب خدا کو چھوڑنے اور نظر انداز کرنے والے ہو، شیطانی وسوسے ہو، گناہوں کی پارٹی (گناہ کے پتلے) ہو اور قرآن کو تحریف کرنے والے ہو![۱٦]

امام علیہ السلام کا مقصد یہ ہے کہ تحریف معنوی ہوئی ہے یعنی ایسی تفسیر وتوجیہ کی گئی ہے جو خدا کے مقصود کے خلاف ہے.

کبھی یہ توہم ہوتا ہے کہ جو روایات، مصحفِ علی علیہ السلام سے متعلق ہیں وہ بھی انھیں روایات میں داخل ہیں جن سے تحریف کی بو آتی ہے لہٰذا اس توہم کو دور کرنے کے لئے اس سے پہلے ایک علیحدہ باب میں "مصحف علی" علیہ السلام سے بحث کی گئی ہے.

روایات تحریف کے سلسلہ میں علمائے فریقین کا ردعمل:

شیعہ اور اہل سنت کے نزدیک مشہور قول یہ ہے کہ قرآن مجید کے اندر ذرہ برابر تحریف نہیں ہوئی ہے وہ بالکل منزہ ہے اگرچہ یہ بات بالکل واضح ہے اس